

UNIVERSAL
LIBRARY

OU-232773

UNIVERSAL
LIBRARY

هذا هو الكتاب الذي...

هذا هو الكتاب الذي...

كتاب الدعوى

بسم الله الرحمن الرحيم

قال المدعي من لا ينجح على الخصم اذ اتركه والمدعي عليه من لا ينجح على الحق ومعه

المدعي من لا ينجح على الحق ومعه

المدعي من لا ينجح على الحق ومعه

المدعي من لا ينجح على الحق ومعه

المدعي من لا ينجح على الحق ومعه

المدعي من لا ينجح على الحق ومعه

المدعي من لا ينجح على الحق ومعه

المدعي من لا ينجح على الحق ومعه

المدعي من لا ينجح على الحق ومعه

المدعي من لا ينجح على الحق ومعه

المدعي من لا ينجح على الحق ومعه

المدعي من لا ينجح على الحق ومعه

المدعي من لا ينجح على الحق ومعه

المدعي من لا ينجح على الحق ومعه

المدعي من لا ينجح على الحق ومعه

المدعي من لا ينجح على الحق ومعه

المدعي من لا ينجح على الحق ومعه

المدعي من لا ينجح على الحق ومعه

المدعي من لا ينجح على الحق ومعه

المدعي من لا ينجح على الحق ومعه

المدعي من لا ينجح على الحق ومعه

المدعي من لا ينجح على الحق ومعه

المدعي من لا ينجح على الحق ومعه

المدعي من لا ينجح على الحق ومعه

المدعي من لا ينجح على الحق ومعه

المدعي من لا ينجح على الحق ومعه

تعريف
المدعي والمدعى
عليه

هذا هو الكتاب الذي...

هذا هو الكتاب الذي...

[illegible]

Handwritten marginal notes at the top of the page, including phrases like "بسم الله الرحمن الرحيم" and other religious or scholarly expressions.

Handwritten marginal notes on the left side of the page, continuing the scholarly discourse.

اولم القاصي... المواضع... العا...
بسم الله الرحمن الرحيم...
هذا هو...

محبوسا...
بسم الله الرحمن الرحيم...
هذا هو...

بسم الله الرحمن الرحيم...
هذا هو...

بسم الله الرحمن الرحيم...
هذا هو...

بسم الله الرحمن الرحيم...
هذا هو...

بسم الله الرحمن الرحيم...
هذا هو...

بسم الله الرحمن الرحيم...
هذا هو...

بسم الله الرحمن الرحيم...
هذا هو...

بسم الله الرحمن الرحيم...
هذا هو...

بسم الله الرحمن الرحيم...
هذا هو...

بسم الله الرحمن الرحيم...
هذا هو...

بسم الله الرحمن الرحيم...
هذا هو...

Handwritten marginal notes on the right side of the page, continuing the scholarly discourse.

Handwritten marginal notes on the right side of the page, continuing the scholarly discourse.

Handwritten marginal notes on the right side of the page, continuing the scholarly discourse.

Handwritten marginal notes on the right side of the page, continuing the scholarly discourse.

Handwritten marginal notes on the right side of the page, continuing the scholarly discourse.

Handwritten marginal notes on the right side of the page, continuing the scholarly discourse.

Handwritten marginal notes on the right side of the page, continuing the scholarly discourse.

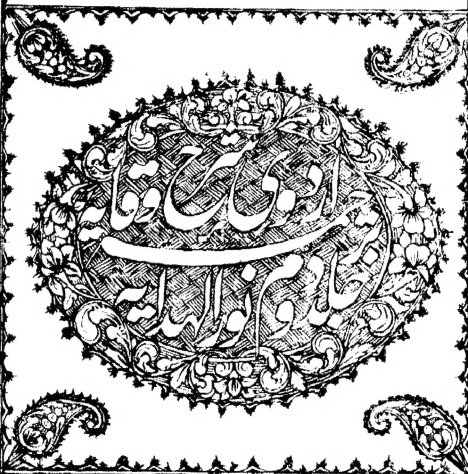
Handwritten marginal notes on the right side of the page, continuing the scholarly discourse.

باب اليمين

باب در بیان ین

۱
مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

از تالیف حاج میرزا محمد تقی و توفیق المفسر و در عهد سلطنت ناصرالدین شاه قاجار



از تالیف میرزا غفران محمد و میرزا حسن بن حاج محمد رشید خان منگل و توفیق المفسر و در عهد سلطنت ناصرالدین شاه قاجار

مطبع دارالاسلام و فرهنگ اسلامیه
دری نظافه کابینه مطبوعه

سخن نہیں جائز ہو تا مگر لفظ کلام اور ترجمہ سے **ص** اور شرط کلام کے جائز ہونے کی یہ کہ ہر ایک دوسرے کے لئے
کوئے اور دوم و آزاد یا ایک ہو آزاد اور دوم و عورتین آزاد حاضر ہوں **ف** کشف الغمین یہ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے
شہادت عورتوں کی ساتھ ایک مرد کے کلام میں اور کلام بغیر شہود یعنی گواہوں کے جائز نہیں کیونکہ روایت کیا جاتی ہے
کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ لا یكلم احدکم الا بالثبوت یعنی نہیں ہی کلام کرے اگر گواہوں سے اور غیر یہ کہا اور کلمہ صلی
نے اور فتح القدیر میں یہ کہ اخیراً کیا اور سکاد اترقطنی نے اور روایت کیا ترمذی نے ابن عباس سے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کہ زانیہ دوم عورتیں ہیں جو کلام کر لیتی ہیں اپنا بغیر گواہوں کے اور کہا کہ صحیح وقت اور سکا ہی ابن عباس پر
اور روایت کیا اور سکود عبد الرزاق نے موقوفاً اور اسی پر اتفاق کیا ہمارے علم نے اور یہی صحیح ہے نزدیک امام شافعی کے
اور امام مالک کے نزدیک اعلان کلام میں شرط یہی اور شہادت شرط نہیں اور یہ حدیث اور نہ بحث **بوص** اور امام شافعی
کے نزدیک بغیر دوم دون کے جائز نہوگا اور وہ گواہ بالغ ہوں عاقل ہوں **ف** اس واسطے کہ شہادت نابالغ اور مجنون
معتبر نہیں **ص** مسلمان ہوں **ف** اس واسطے کہ گواہی کا ذکر کی مسلمان پر قبول کی جاوے گی **ص** اور دونوں نے
معاہدین کی لفظ کو سنا ہو تو اگر ہر ایک نے متفرق سنا اس طرح کہ پہلے ایک کے سامنے دونوں نے الفاظ کلام
ادا کیے اور وہ بجا گیا اور پھر دوسرے کے سامنے تو کلام جائز نہوگا **ف** اس واسطے کہ جس عقد کو جائز فرض کریں فساد
للزام آئی کیونکہ ایک کی گواہی مقبول نہیں **ص** اگر یہ وہ دونوں فاسق ہوں **ف** اور امام شافعی کے نزدیک جب کہ وہ
گماعت فاسق ہوں تو کلام جائز نہوگا کیونکہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کلام ہی بغیر ولی اور دو گواہ عادل کے
روایت کیا اور سکود اترقطنی نے عایشہ سے اور اسناد میں ابوسکی زید بن سنان اور اباسکا کما دارقطنی نے دونوں
میں اور کما نسائی نے متروک الحدیث ہی اور ضعیف کیا اور سکوا احمد وغیرہ نے اور روایت کیا دارقطنی نے عایشہ سے
کہ ضرور میں کلام میں چار چیزیں ولی اور خاوند اور دو گواہ اور ابوسکی اسناد میں نافع بن میسر ابوعبید بن جراح اور اس
باب میں حموی یہ عبد اللہ بن سعد اور ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے اور اسناد ان سب روایتوں کا وہی **ص**
یا اور نہ حد قذف ہی ہو **ف** یعنی کسی مسلمان کو تہمت زانی لگائی ہو اور وہ شرط معتبر سے ثابت نہواور اسکا بیان
کتاب احمد و میں انشاء اللہ آویگا **ص** یا وہ اندھے ہوں **ف** کیونکہ شرط کلام میں عاقلین کی لفظ کو سنا ہی اور
اعراہ ہوں سے حاصل **بوص** یا وہ دونوں بیٹھے ہوں عاقلین کے یا فاطمہ خاوند کے یا فاطمہ جورو کے **ف**
اول صورت کی مثال یہ کہ زید نے زینب سے کلام کیا اور بعد اسکے اسکے دو یا تین بیٹے زینب سے پیدا ہوئے
اور پھر زید نے زینب کو طلاق دیا پھر بعد گذرے عدت کے ارادہ کلام کا کیا تو ان بیٹوں کی گواہی سے کلام درست
اور دوسری صورت کی مثال یہ کہ زید نے زینب سے کلام کیا اور پھر اسکے دوسری بیوی سے زید کے
بیٹے تھے تو اب اولی گواہی سے کلام زینب کے ساتھ درست ہی اور تیسری صورت کی مثال یہ کہ زید نے زینب سے
ارادہ کلام کا کیا اور زینب کے پہلے کسی خاوند سے بیٹھے تھے تو اب زینب کا کلام ساتھ گواہی اسکے بیٹوں کے
زید سے درست ہی **ص** لیکن جسکے بیٹے ہیں اگر وہ دھوئی کر گیا تو اسکے واسطے شہادت اسکے بیٹوں کی مقبول نہیں

فرمایا اللہ تعالیٰ نے دربارِ محمد ﷺ کو حُرْمَتِ نِسَاءِ الْاَلَاءِ دِخَلَتْ مِنْهُنَّ فَاِنْ كُنْتُمْ تَدْرِكُوْنَ
 مِنْ فَلَا حَرَامَ عَلَيْكُمْ يَعْنِي حُرَامِ بَنِیْنِ تَحَارَىٰ اَوْ جَوَارِیْنِ اَوْ جَوَارِیْنِ
 جن سے صحبت کی تنہ اور اگر بنین کی صحبت تنہ اونسے تو نہیں گناہ ہے تہہ اور بانی جمع ربیعہ کی ہر وہ
 کہتے ہیں اپنی عورت کی بیٹی کو جو غیر سے ہو روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ
 علیہ وسلم نے کہ جو مرد نکاح کرے کسی عورت سے اور اس سے صحبت کرے تو نہیں حلال ہے اور اس کو نکاح کرنا اور کسی
 بیٹی سے اور اگر نہیں کی صحبت اس سے تو طہ ہے نکاح کر لے اور کسی بیٹی سے اور جو شخص کہ نکاح کرے کسی عورت سے
 تو حرام ہے اور ہر ان اوس عورت کی برابر کہ اوس عورت سے صحبت کی ہو یا نکاح ہو روایت کیا اسکو تہہ زنی سے اور نکاح سے
 حدیث صحیح نہیں اسناد اوسکا اور ابن ابیعد اور شی بن الصلاح دونوں ضعیف گئے جلتے ہیں حدیثین اور اس باب میں
 مروی ہوا ابن عباس سے بھی اور اس پر اتفاق ہو ایما ربیعہ کا **ص** اور اپنی بیوی کی بان برابر کی اوس سے صحبت کی اور
 یا کہ **ف** کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَأَمَّا حُرْمَتُ نِسَاءِ الْاَلَاءِ فَعَنْ حُرَامِ بَنِیْنِ تَحَارَىٰ اَوْ جَوَارِیْنِ
 اور اسمین فی صحبت کی نہیں اور اوپر دلیل اسکی حدیث سے بھی گذری **ص** اور اپنی اصل کی بیوی **ف** یعنی
 باپ اور دادا کی بیوی یا نانا کی بیوی ہر ان تک باند ہو جن کی یہ کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَلَا تَنْكِحُوا اُمَّهَاتُكُمْ اَبَاؤُكُمْ
 نہ نکاح کرو ان جو اونسے کہ نکاح کیا اونسے یا لون تھارے سے **ص** اور اپنی نس کے بیوی **ف** یعنی
 بیٹے کی بیوی یا پوسنے کی بیوی ہر ان تک بیچہ اور ترین کو نہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَحَلَائِلُ اُمَّهَاتُكُمْ اَلَّذِیْنَ بَنُوْنَ
 اَصْلَکُمْ اور حرام ہیں تہہ ہر ان تھارے بیٹوں کی جو تھارے نطفے سے ہیں اور اس سے نکاح نہیں ہوا یا بیٹی کی
 یعنی اوس شخص کی جسکو بیٹا بنالیا ہو اور اسکو ہندی میں لے یا لک کہتے ہیں **ص** اور بھی حرام ہیں **ب** سب
 رضاعی **ف** چون کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَأَمَّا حُرْمَتُ نِسَاءِ الْاَلَاءِ فَعَنْ حُرَامِ بَنِیْنِ تَحَارَىٰ اَوْ جَوَارِیْنِ اَوْ جَوَارِیْنِ
 حرام ہیں تھارے اور بانی تھارے بیٹوں سے اور دو دہلایا نکاح اور جنین تھاری رضاعت سے اور فرمایا رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم نے یَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعِ مَا یَحْرُمُ مِنَ النِّسَابِ یعنی حرام ہوا ہی رضاع سے جو حرام ہوتا ہی نسب سے
 روایت کیا اسکو بخاری سلم نے غایت سے ہے اور ایک روایت میں سلم کی یہ تحقیق کہ اللہ نے حرام کیا رضاعت سے
 جو حرام کیا نسب سے اور تفصیل رضاع کی کتاب الرضاع میں آوے گی ان شاء اللہ تعالیٰ **ص** اور اسمین بہت سی
 صورتیں ہر ایک میں نکاح نہیں کی بیٹی شامل ہے جن کی رضاعی بیٹی کو اور رضاعی بہن کی نسبی بیٹی کو
 اور رضاعی بہن کی رضاعی بیٹی کو **ف** اور اسی طرح اور اقسام میں مثلاً بھائی کی بیٹی شامل ہے بھائی کی رضاعی
 بیٹی کو اور بھائی رضاعی کی نسبی بیٹی کو اور رضاعی بھائی کی رضاعی بیٹی کو و قس علی ہذا **ص** اور حرام ہے مرد
 فرج اوس عورت کی جس سے زنا کی ہو یا بچھا ہو یعنی مس کیا ہو اور اسکو شہوت سے یا اوسنے مرد کو مس کیا ہو
 شہوت سے یا مرد نے اوسکی فرج داخل پر نظر کی ہو بہ شہوت اور اسی طرح حرام ہیں اصل ان عورتوں کی **ف**
 اور یہی مذہب ہے امام احمد کا اور امام شافعی اور مالک کے نزدیک ثابت ہے حرمت ثابت نہ ہو کی دلیل ہماری دیگر

کہ کہا ایک مرد نے یا رسول اللہ تحقیق کہ سینے زنا کی بھی ایک عورت سے جاہلیت میں کیا نکاح کر دین میں اور اسکی بیٹی سے سو فرمایا آپ نے کہ میں نہیں تجویز کرتا اسکو آخر حدیث تک کہما شیخ ابن النہام نے کہ حدیث منقطع ہو اور بھی روایت کی کہ نکاح سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص میں جو نکاح کرے کسی عورت سے سو اسکو دو بار دے اور اس سے زیادہ کچھ نہ کرے تو نہ نکاح کرے اور اسکی بیٹی سے اور یہ بھی مرسل ہے منقطع ہو مگر مرسل ہمارے نزدیک حجت ہو جب سبکو راوی ثقہ ہوں اور امام شافعی کی دلیل یہ ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں حکم کا یہ عقیدہ اٹھلا کہ کہی جڑا نہیں فاسد کرنا حلال کو روایت کیا اسکو دارقطنی نے عایشہ رضی اللہ عنہا سے اور اسکی اسناد میں عثمان بن عبد الرحمن قاضی ہے کہ یحییٰ بن عیینہ نے لیس شیعی کہاں تکذب یعنی کچھ نہیں جو ٹھہر بولتا تھا اور ضعیف کیا اسکو ابن المدینی نے اور ایسا کہا بخاری اور نسائی اور رازی اور ابو داؤد نے اور کہا دارقطنی نے متروک ہو اور کہا ابن حسان نے روایت کیا تھا نفقات سے موضوعات کو اور زمین جائز ہے احتجاج ساتھ اسکو اور بھی روایت کیا اسکو دارقطنی اور ابن ماجہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور اسکی اسناد میں عبد اللہ بن عمر بھائی عبد اللہ کا کہ ابن حبان نے فاش ہوئی خطا اسکی مستحقی ہو ترک کا اور بھی اسکی اسناد میں اسحق بن محمد عروسی ہے کہ یحییٰ نے کچھ نہیں کہ کتاب ہو اور کہا بخاری نے ترک کیا عثمان بن اسکو صس پشہوت کے معنی یہ ہیں کہ دل سے اسکی ہشتا کرے اور اس سے لذت پائے تو عورتوں میں ہی ہوگا اور مردوں میں بعضوں کے نزدیک یہ کہ کالت مستشرع ہوا ہے یا زیادتی انتشار ہووے **ف** اور یہی صحیح ہے کہ انہی **ص** اور نو برس سے کہ کسی عورت شہتہ یعنی شہوت والی نہیں ہوتی اور اسی پر فتویٰ ہے کہ اگر جاننا چاہیے کہ کبھی عورت نو برس یا زیادہ کی شہتہ ہوتی ہے اور کبھی نہیں بھی ہوتی اور یہ اختلاف بسبب جعفر وعظم جشکے ہے **ف** اور تفصیل کی انتشار اتعالیٰ فصل الحدیث میں آئیگی **ص** اور حرام ہے جمع کرنا درمیان دو بہنوں کے اور درمیان ان دونوں عورتوں کے اگر انہیں سے ایک کو مرد فرض کریں تو دوسری عورت اسکو درست نہوے **ف** اسواسطہ کہ انہی نے فرمایا وہ ان کے ساتھ ہیں **ف** یعنی حرام ہے جمع کرنا درمیان دو بہنوں کے اور فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فیروز دہلی سے اور ان کے نکاح میں دو بہنیں تھیں جب وہ اسلام لائے کہ اختیار کرے جسکو چاہے روایت کیا ابو تریذی اور ابو داؤد نے اور ہدیہ میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ایمان لائے ہاں ساتھ اللہ کے اور پچھلے دن کے سونہ جمع کرے نطفہ اپنے کو رحم میں دو بہنوں کے کہنا زیلعی نے تخریج ہرے میں غریب ہے اس لفظ سے **ص** خواہ دونوں نکاح میں ہوں یا ایک کو طلاق دیوے اگر یہ بائن ہو اور اسکی عدت میں دوسری سے نکاح کرے **ف** اور عدت اور طلاق کا بیان آگے آچکا **ص** اور بھی حرام ہے وطی کرنا دو بہنوں کا جو اپنی لونڈیاں ہوں اور اسی طرح اگر ایک عورت سے نکاح کیا اور پھر دوسری لونڈی ایسی خریدی کہ اگر وہ مرد فرض کرے تو ان کے درمیان میں نکاح جائز نہوے تو اس لونڈی سے وطی حرام ہے اور اگر ایک لڑکی سے وطی کی تو پھر پوری ایسی عورت کہ اگر وہ مرد فرض کی جاوے تو نکاح اون دونوں میں حرام ہے وطی خواہ نکاح سے ہو یا ملک میں سے جائز نہیں اور صرف نکاح جائز ہو تو اگر اس عورت سے نکاح کر لیا تو اب کسی سے وطی نہ کرے جب تک کہ ایک کو اون میں سے

عبداللہ بن عباس

عبداللہ بن عباس

اپنے اور حرام نہ کرے اس طرح کہ او سکواہنی ملک سے نکال دے یا کسی دوسرے مرد سے اسکا نکاح کر دے
ف یہ جو بیان کیا کہ وہ دو عورتیں ایسی ہوں کہ ان میں سے اگر ایک کو مرد فرض کرین تو دوسری سے اسکا
نکاح حرام ہو مثال اوسکی یہ کہ جیسے ایک شخص نے اول ایک عورت سے نکاح کیا اب اس عورت کی بھوپھی یا خالہ یا بھتیجی
یا بھانجی سے نکاح کرنا جائز ہے تو یہ نکاح جائز نہیں کیونکہ اگر بھوپھی کو مرد فرض کرین تو پہلی عورت اسکی بھتیجی ہوئی اور بھتیجی
سے نکاح حرام ہے اور اگر خالہ کو مرد فرض کرین تو وہ عورت اسکی بھانجی ہوئی اور بھانجی سے نکاح حرام ہے اور اگر بھتیجی کو مرد
فرض کرین تو وہ عورت اسکی بھوپھی ہوئی اور بھوپھی سے نکاح حرام ہے اور اگر بھانجی کو مرد فرض کرین تو وہ عورت اسکی
خالہ ہوئی اور خالہ سے نکاح حرام ہے اور اگر پہلی عورت کو مرد فرض کرین تو نکاح بھوپھی یا خالہ یا بھتیجی یا بھانجی سے لازم آتا
اور نکاح ان سب سے حرام ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا جاوے گا دو زبان عورت
کے اور اوکی بھوپھی کے اور نہ دو زبان عورت کے اور اوکی خالہ کے روایت کیا اسکو بخاری سلم نے اور روایت کیا
اسکو ابو داؤد و ترمذی دارمی نے اور اس میں ہے کہ نکاح کچھ ہے عورت اپنی بھوپھی پر اور نہ بھوپھی اپنی بھتیجی پر اور نہ عورت
اپنی خالہ پر اور نہ خالہ بھانجی پر نہ نکاح کی جاوے بڑی یعنی خالہ اور بھوپھی بھتیجی پر یعنی بھانجی اور بھتیجی پر اور نہ بھتیجی بڑی
اور خالہ اور بھوپھی کو بڑا اسواسطے ارشاد فرمایا کہ اکثر وہ سن ہیں بڑی ہوتی ہیں اور بھتیجی اور بھانجی بھتیجی ہوتی ہیں یا دوسرے
میں بڑی ہیں گھٹتے ہیں اس حدیث کو ترمذی نے اور روایت کیا بخاری نے نے جابر سے مناند اسکے اور اس باب میں
روایت ہے ابن عباس سے اسخرج کیا اسکا احمد اور ابو داؤد و ترمذی اور ابن جابر نے کہ کہ وہ رکھا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے نضع درسیان بھوپھی اور خالہ کے اور درسیان و خالہ اور نہ بھوپھی کے اور ابو سعید سے روایت کیا اسکو
ابن ماجہ نے اور علی سے روایت کیا اسکو ہزار نے اور ابن عمر سے روایت کیا اسکو ابن جابر نے اور بہت سے
صحابیوں سے مروی ہے اس باب میں اور باعث اسکا یہی ہے کہ ان سب عورتوں میں اتنی ہیں عاقدہ رحمی اور یہ سب
نکاح کے شایع قطع ہو جاوے کیونکہ اکثر تو بن عدوت و حسد و عناد رکھتا ہے اور اسی بددالت کرنا ہے قول
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ لا ذاک قطعاً کما قطعتم انکما مکھن یعنی جسوقت یہ تم نے کیا سو قطع کیا تم نے
اٹکنے شروع کر دیا روایت کیا اسکو ابن جابر ابن عمر نے حدیث ابن عباس سے اور روایت کیا ابو داؤد نے
فاسیل میں عیسیٰ بن طلحہ سے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نکاح کیا وہی عورت اپنے قرابت و نسب
خون قطع رحم کے **ص** اگر نکاح کیا دو بہنوں سے ساتھ دو عتدوں کے اور بھول گیا کہ اول کس سے عقد کیا تھا
تو درسیان خواہند اور ان دو بہنوں کی جدائی کرائی جاوے گی **ف** یعنی قاضی تفریق کر دے گا **ص** اور ان دونوں میں
آدھ ہر ایک کا **ک** اسواسطے کہ دوسرا نکاح تو باطل ہو اور پہلا نکاح صحیح ہے اور معلوم نہیں کہ کون اول ہو تو اس
مکر کو دونوں میں تقسیم کر دینگے ایک ایک کو اور ایک ربع دوسرے کو **ص** اور اگر ایک ہی عقد میں دو لون نکاح
کیا تو دونوں کا نکاح باطل ہو اور کچھ بہر واجب نہوگا اور درست ہے جمع کرنا درسیان عورت کے اور اوکے غاویہ کی
دختر کے ساتھ دوسرے بیکر وہ دختر اس عورت سے **م** وہ کیونکہ اگر اس عورت سے ہوگی تو مرد کی بھوپھی یا

۱۴

سودہ زاتہ پر اصرار کیا اوسکا دارقطنی نے اور اوسکی اسناد میں ابو حصینہ اسم بن ابی مریم کی گواہی کے کچھ نہیں اور کھار قطنی نے متروک ہے سیدہ لیلین شافعی کے نہیں سبکی تھیں اور حنفیہ جت پکڑنے میں ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھیں نہ کہ کوئی نہ نسبت نکاح کی یہیں طرف عورت کے ہوا اور حدیث ابن عباس سے کہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت بے خاوند کے ہو وہ زیادہ عذر دینی ذات پر ولی لینے سے اور کہ سے اذن لیا جا دیکھا اور اذن اوسکا سکوت پر روایت کیا اوسکو سلم اور مالک اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نے اور یہ حدیث نہایت صحیح ہے اور حدیث ابی سلم بن عبد الرحمن سے کہ کہ اگر کسی ایک عورت طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سو کہ تحقیق کے باب نے نکاح کیا یہ ایک شخص سے اور میں ناراض ہوں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے باپ کو نہیں نکاح ہو واسطے تیرے جانچ کر جس سے چاہے تو روایت کیا اوسکو ابن الجوزی نے اور یہ حدیث اگرچہ مسلم بن سلیمان بن نزید کا ہے کہ حدیث پر اور حدیث حضرت عائشہ سے تحقیق کہ قتادہ داخل ہو میں سو کہ کہ میرے باب نے نکاح کیا میرا اپنے پیچھے سے تاکہ بڑے حسب و سکا اور میں کہ وہ کہتی ہوں سو کہ کہ حضرت عائشہ سے بیٹھ اور کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو خبر کی حضرت عائشہ سے آپ کو سو آپ نے کہا جیسا طرف اوسکے باپ کے اور دیا اختیار قتادہ کو سو کہ قتادہ نے ای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت دی لینے اوسکی جو میرے باب نے کیا اور زمین ارادہ کیا سینے گر یہ کہ آگاہ کرواں میں عورتوں کو کہ زمین ہوا ہوں کے پاپوں کا اختیار روایت کیا اوسکو نسائی نے اور وجہ استدلال کی اس حدیث سے یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سکوت کیا قتادہ کے اس قول پر کہ پاپوں کا کچھ اختیار نہیں تو یہ حدیث میں معارض ہیں حدیث حضرت عائشہ کو جو پہلے مذکور ہوئی اور حدیث کا نکاح الابی کو تو ترجیح میں ابن عباس کی وجہ کیونکہ روایت کیا اوسکو مسلم نے اور وہ صحیح اور اوفیٰ ہے از روئے سند کے بخلاف اہل حدیث کے جسے ترک کیا شافعی نے کہ وہ سب خالی نہیں ضعف سے جس کا بیان کیا عیسا اوسکا و تاویل حدیث کا نکاح الابی کی یہ کہ نہیں جو نکاح بطور مسنت کے بغیر ولی کے اور حدیث حضرت عائشہ کو مل کر ہے ابن ابی اوس نکاح کے جو بغیر کنوے کے ہوئے والد علم زیادہ تفصیل کی اس کتاب میں گنجائش نہیں **ص** جو عورت بکری اور نا بالغہ ہو تو اس پر ولی جبر کر سکتا ہو واسطے نکاح کے اتفاق اور اس پر اجماع کیا مجتہدین نے **ف** اور بکر بالغہ پر ولی کو جبر نہیں ہو چکا اور امام شافعی کے نزدیک باپ اور دادا کو جبر ہو چکا ہے امام شافعی دلیل لاتے ہیں اوس سے جو روایت کیا گیا حسن سے مرسل کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاہیے کہ اذن لی جاوین بکر عورتیں اپنے نفس میں پس اگر انکار کریں تو جبر کی جاوین اصرار کیا اوسکا ابن الجوزی نے اور یہ حدیث ساقط ہے از روئے متن اور سند کے لیکن از روئے متن کے سوا سوا سوا کہ در بیان اذن لینے اور جبر کے تناقض ہو کیونکہ اس وقت میں اذن لینے سے کچھ فائدہ نہیں اور لیکن از روئے سند کے سوا سوا سوا کہ اوسکی سند عبد اللہ بن عمر کی گواہی میں ابن الجوزی نے اجماع کیا مجتہدین نے اوسکی طعن پر علاوہ اسکے حدیث بریل امام شافعی کے نزدیک متعلیٰ نہیں اور دلیل ہماری حدیث ابن عباس کی ہے کہ ایک عورت بکری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہو بیان کیا کہ اوسکے باپ نے نکاح کر دیا اوسکا اور وہ ناراض تھی سو اختیار دیا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت کیا اوسکو احمد ابو داؤد

بہی نکاح
بہی نکاح

۱۴

اور نہانی اور ابن ماجہ نے ساتھ سند متصل کے اور رجال اور اسکے رجال حدیث صحیح کے ہیں اور وہ جو کہا یہ یعنی نے کہ یہ
مرسل ہے کچھ نہیں اس واسطے کہ وہ مرسل ہے بعض طریقوں سے اور مرسل حجت ہے اور بعض طریقوں سے صحیح سے
متصل ہے اس لیے ابن القطن نے حدیث ابن عباس کی صحیح ہے اور نہیں ہے یہ عورت خنسا اور بنت عزام کہ نکاح کر دیا تھا اور کہا
اور اسکے باپ نے اور وہ غیب میں اور نہ ناراض تھی تو رد کیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح اور نکاح وایت کیا اور اسکو بکا
نے اور کہا شیخ ابن الہمام نے ایک روایت میں ہے کہ خنسا بھی بکرتھی اخراج کیا اور سکا نہانی نے لیکن روایت بخاری کی باوجود
اور روایت کیا اور قطنی نے حدیث ابن عباس کو تحقیق کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رد کیا نکاح ایک بکر اور شریک نکاح کر
تھا اور نہ وہ ان کا اور اسکے باپ نے اور وہ دونوں ناراض تھیں اور روایت کیا اور قطنی نے ابن عمر سے تحقیق کیا کہ انھیں
نے نکاح کیا اپنی بیٹی کا سودہ ناراض ہوئی تب رد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح اور سکا اور ایک روایت میں ہے کہ
ابن عمر رضی اللہ عنہ سے تحقیق کہ تم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں لیتے تھے عورتیں اور ان کے خاوندوں سے شیبہ اور بکر بعد
اسکے کہ نکاح کر دیتے تھے اور کہا آپ ان کے جب وہ ناراض ہوتی تھیں اس سے اور روایت کیا اور قطنی نے حباب سے تحقیق کیا
شخص نے نکاح کر دیا اپنی بیٹی کا اور وہ بکرتھی بغیر حکم اور اسکے کہ تو وہ اپنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عدلی گدی اپنے
درمیان اور اسکے اور اسکے خاوند کے **ص** اور اس طرح شیبہ نابالغہ پر ولی کو جو ہو چکا ہے اور ہمارے نزدیک اور امام شافعی
کے نزدیک اور سچے نہیں ہو چکا اور شیبہ بالغہ پر کے نزدیک ولی کو جو نہیں ہو چکا اور ہمارے نزدیک ہر ولی کو جو ہو چکا ہے
ف اس واسطے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح حوان مصبات کے ہے اور کچھ تعین نہیں کی اور زلیخا نے
نہیں کیا اس حدیث کو اور کہا شیخ ابن الہمام نے کہ وہ نبی پر حضرت علی سے متوفی اور مر فوفا اور رد کیا اور سکا سید ابی جوح
نے اور نکاح کر دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا جحفہ کی بیٹی کو ساتھ عہد بن ابی سلمہ کے اور وہ صغیرہ تھیں اور ولی کو جس نے
عہد بنفہ کو اور اسکا بیان آگے آچکا ہے اور امام شافعی کے نزدیک ہر کسی ولی کو نہیں ہو چکا سوا باپ اور والد کے اگر ولی نے
بکر سے اذن لیا اور وہ چپ رہی یا ہنسی تو اذن ہو گیا **ف** کیونکہ روایت ابی ہریرہ میں ہے کہ پوچھا صحابہ نے آنحضرت صلی
علیہ وسلم سے کہ کس طرح ہر اذن ہو گا سو فرمایا آپ نے اذن اور سکا یہ کہ چپ رہے یا خراج کیا اور سکا بخاری سلم نے اور ایک
روایت میں ہے کہ ہر ایک کو کسٹا م و اذھا کسٹو کھا یعنی بکر اذن لی جاوے گی اور اذن اور سکا سکوت ہے اور ایک روایت
میں ابن ماجہ کی ہے کہ **وَأَمَّا مَنْ خَاضَ خَاضًا كَمَا كُنَّا نَعْنِي بِهِ** یعنی بکر رضا اور سکا ہی **ص** اور اس طرح اگر روئے نہ ہو
سے اور اگر روئے تو وہ رد ہو گا نکاح کا اور اگر اسکو خبر ہو چکی نکاح کی اور وہ چپ رہی تو رضائی ہوئی لیکن شرط
کہ خاندان کا نام لیا ہو ورنہ اگر خاندان کا نام نہ لیا تو سکوت اور سکا رضا ہو گا اور مرد کا کہ کچھ شرط نہیں **ف** اس واسطے کہ
کہ نکاح صحیح ہو جائے بغیر کہ اگر اور اسکا بیان آگے آتا ہے **ص** اور اگر اذن لیا اس سے ولی کے سوا اور کسی شخص نے
یا ایسے ولی نے کہ وہ میرا ولی اس سے زیادہ قریب موجود ہے **ف** بیسے اذن لیا جائے یا باوجود ہونے باپ کے
کہ انی الغنا **ص** تو منوگی رضا و سکی ہر ان تک کہ زبان سے کلام کرے جیسا کہ شیبہ رضادوں کے نہیں ہوتی
ف اس واسطے کہ ہر یہ میں ہے ہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **النَّكاحُ نَشَأٌ** یعنی شیبہ شہرہ کی جاو

کما لم یمنع فی خروجہا من غریبہا لفظاً اور مشاورہ دونوں طرف سے ہوتا ہے اور اس واسطے کہ شیب کا ہونا کچھ عیب شمار نہیں کیا جاتا اور یہ نسبت بیکے اور سکوئیہ بھی کم ہے **ص** جو عورت کہ اوکسی بکارت کو نہ ہے جس سے یا بوجہ احت سے یا کان مالی سے یا زنا سے زائل ہو جائے تو کما کما کہ کما یزاس باب میں کہ سکوت اور رضا ہر **ف** اور اس طرح زنا اور سکا بغیر آواز کے اور عین بیاضا ہی **ص** اگر کسی مرد نے کہ عورت پر حرمی بل ہو دعوی کیا کہ جب تک جو کس سے نکاح کی خبر ہو بھی تھی تو تو چاہی تھی اور اس عورت نے اس کا انکار کیا اور کہتا ہے کہ رو کیا تھا تو عذر تو ل عورت کا ہے کہ عجب مرد اس کے سکوت پر گواہ قائم کرے اور اگر مرد نے گواہ پیش نہ کیے تو اس عورت کو حلف نہ لادینگے **ف** اور بیان اسکا کہنا بالعدوی میں آوگا **ص** اور اگر نکاح کر دیا یا پ یا دوا سے اپنے بالغ بالغ لڑکے یا لڑکی کا اگرچہ شیب ہو تو یہ نکاح لازم ہو گیا **ف** یعنی وقت بالغ ہونے کے انکے اختیار نکاح کے فسخ نہیں **ص** اور اگر سو الپ دوا کے اوکسی ولی نے نکاح کر دیا تو اس لڑکے اور دختر کو جائز ہو کہ جب بالغ ہوں تک فسخ کریں اگر وہ نکاح کو پسند سے جانتے تھے گو اگر نکاح کی اولاد ہو بھی اور بعد بلوغ کے خبر ہوئی تو عذر ہوئی تو وقت بھی جائز نکاح فسخ کریں اور امام شافعی کے نزدیک قبل بلوغ کے سو الپ اور دوا کے کسی کو نکاح کر دینا درست نہیں اور جب لڑکے بالغ ہوئی اور وہ کبھی اور اسکو نکاح کی خبر بھی اوچھپ رہی تو سکوت اور سکا رنا ہو جائیگا اور اگر نکاح کی اولاد خبر تھی تو اسکو اختیار ہے کہ خبر ہونے کے اور خبر نہ ہو بھی اور وہ پسپ رہی تو سکوت اور سکا رضا ہو گیا اور اس خیار کا نام خیار البلیغ ہے **ف** اور اگر وہ عورت شیب تھی اور بالغ ہوئی تو سکوت اور سکا رضا ہوگا **ص** اور اختیار بیکہ کہ جب بالغ ہو گئی اوکسی آخر ہشامک تابانی نزدیک دوا سے نکاح کی اوکسو خبر ہو یا بعد بلوغ کے خبر ہو **ف** صورت مسئلہ کی یہ کہ اگر ولی نے نکاح سے انکار کر دیا اور وہ بالغ ہوئی اوکسو خبر تھی نکاح کی اولاد بلوغ کے خبر نہ ہو بھی اور وہ ساکت رہی تو رنا ہو جائیگا اور جب تک کہ اسان بھی رہی اختیار باقی نہیں کہ لڑکے خبر نہ ہو **ف** اختیار ہی اور بعد اس کے سکوت رضا اور بیکہ یا باقی نہیں ہے **ص** اگر یہ وہ کہ اس بات کو ناجاتی ہو کہ بعد بلوغ کے باخبر ہو چنے کے اختیار ہو فسخ نکاح کا برضائے اولاد ہی شوہر دار کے کہ اوکسو لڑکا لک نے آزاد کر دیا اور اسکو معلوم تھا کہ بوقت آزادی کے عورت کو پسند نہ آوے سے اختیار نکاح کے فسخ کا یہ قویہ عذر شمار کیا جائیگا **ف** اختیاج ہر وقت معلوم ہونے اس مسئلہ کے اوکسو نکاح کا فسخ ہو چکا ہو اگر یہ وہ نوٹھی وقت آزادی کے پسپ رہی ہو نکاحات کے خبر کے کہ ہر وقت معلوم ہونے مسئلہ کے بعد اس بات کے کہ وقت بلوغ یا خبر دار ہونے کے پسپ رہی ہو اوکسو اختیار فسخ کا باقی نہیں ہے **ص** اور نوٹھی کا جمل ہوا سطح قبول کرد اوکسو نہ دست ولی وغیرہ سے طاعت نہیں ہوتی کہ علم کے برضائے ان عورتوں کے جو حجرۃ الاول بن یا پہلے کیل نوٹھی حسین پھر آزاد ہو گئیں کیونکہ طلب غرض ہر مسلمان ہے اور عورت پر **ف** کیونکہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلب کر و سکوا اگرچہ میں ہوں اس واسطے کہ طلب مل کر فرض ہے ہر مسلمان پر اور کہ اماما قاری نے کہ ایک روایت میں ہے کہ ہر مسلمان مرد پر اور مسلمان عورت پر اتنی اور خارج کیا اس حدیث کا عقیل ہے اور ابن عدی نے اس حدیث سے مروغاً اور یہ حدیث مروی ہے سن ابن ماجہ میں ہر مسلمان ہر مسلمان ہر مسلمان

مثلاً فرغ میں دینا مقدم ہے پھر پورا ہونے پر اور پورا ہونے کے پورے پر اور اصول میں باپ مقدم ہے اور باپ پر اور والد پر اور والد پر اور پورا ہونے میں بھائی مقدم ہے پھر بیٹے پر اور بیٹے پر اور اسکا بیٹا اس کے بیٹے پر اور چچا مقدم ہے اور اس کے بیٹے پر اور بیٹا اس کا بیٹا اس کے بیٹے پر قیاس کر لینا چاہیے **ص** پھر ترجیح ہوگی ساتھ فوت قرابت کے یعنی عینی مقدم ہوگا علاقائی پھر تو بھائی حقیقی یعنی عینی مقدم ہوگا بھائی علاقائی پھر اور عینی سکتے ہیں حقیقی بھائی کو اور علاقائی اوس بھائی کو سکتے ہیں کہ اپنے باپ کا بیٹا ہو مگر اپنی ماں سے **نحوص** اور کافر کی ولایت مسلمان کو نہیں ہونی مسلمان کی ولایت کافر کو اگرچہ کافر ہو اسکا عصبہ ہوں دلیل دوسرے مسئلہ کی اور بگڑ رہی اور دلیل اس بات کی کہ مسلمان کو ولایت کافر کی نہیں ہے یہ کہ ولایت سبب ہی میراث کا اور مسلم کو میراث کافر کی نہ پہنچے گی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ وارث ہوگا مسلمان کافر کا اور نہ کافر مسلمان کا روایت کیا اسکو بخاری مسلم اور اصحاب سنن نے اسامہ بن زید سے اور یہی حدیث دلیل دونوں مسئلوں کی ہو سکتی ہے اور کافر کافر کی ولایت کرے گا کیونکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَابْغَضْتُهُمْ اَوْ كَانُوا بَعْضُ سِنِي يَهُودٍ كُفَرًا بُوْنَهُ بَعْضُ اَهْلِ دِينٍ بعض کے ولی ہیں بعض کے اور اس میں فرق نہیں کہ ایک نصرانی ہو اور دوسرا یہودی کیونکہ لغت میں حدیث اور وجہ حدیث میں آیا کہ لَا يَتَوَارَثُ اَهْلُ مِلَّتِكَ شَيْئًا مِنْ رِءَاةِ اَهِلِّ دِيْنِهِ وَالنَّسَابُ وَالْوَدَّ اَوْ دَوَابِّنِ بَاغِتٍ وَالِدَ اَرْطَقْنِي اَعْنِي نَعِيْنِ وَلَرْتِ هُوْنَكُ دُو مِلَّتِ وَالْهَ تَفَرَّقَ كَچھ ہمارے مرنے والے نہیں ہیں اس واسطے کہ ملتیں سے مراد اس جگہ کفر و اسلام ہی **ص** پھر ان کے لئے مان پھر صاحب حمف صاحب ہمہ و شمس پر کہ نہ اسکا کوئی حصہ کتاب بعدیا حدیث یا اجماع سے سفر ہے اور نہ عصبہ ہی جیسے فرائض اور بیویوں کے بیٹے اور نانا اور پرنانا اور بھانجا اور بھانجی اور غیر یہ **ص** فریب بعد فریب کے **ف** یعنی جو فریب ہوگا اسکو ترجیح ہوگی بعد پر نشانہ اس مقدم ہے ہوا سے کہ بیٹے پر اور نانا نانا کے بیٹے پر اور اسی طرح **ص** پھر سولی الموالات اور وہ شخص ہے کہ دوسرے کے ساتھ عہد کیا ہے کہ اگر جسے جنایت ہو تو وہ دیت دے گا اور اگر میں ہوں تو وارث ہوگا **ف** صورت اس کی یہ ہے کہ ایک شخص مجموعی النسب تھا دوسرے سے کہ جب میں مرے گا تو تو میرا وارث ہوگا اور تو میری دیت دے گا جب میں جنایت کرے گا تو یہ کہنے والا اسکا سولی الموالات ہوا تو اسکو وارث شمس کا حصہ ہو چکا ہے جب اسکا اور کوئی فریب ہوگا اور وہ اس کی یہ کہ ولایت سبب ہی میراث کا اور سولی الموالات کو میراث پہنچتی ہے **ص** پھر وہ قاضی کہ اس کے ساتھ عہد میں یہ لکھا گیا ہے کہ اسکو ولایت ترسیع کی ہے **ف** یعنی وہ کوئی کہ اسکو بادشاہ سے عہد ہوا وقت ملے عہد تھا کہ اسکو اس میں اشارہ ہو طرف اس بات کے کہ قاضی کو کچھ ولایت اصل نہیں بلکہ بسبب اس کے کہ وہ نائب بادشاہ کا ہے تو جب نائب بادشاہ کو ولایت ہے تو بادشاہ کو بطریق اولی ہوگی اور ایسا ہی ہے ولی عین کہ وقت نمونے اولیا کے ولایت نام کو ہے اور دلیل لائے ہیں اس پر صاحب ہمارے ساتھ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اَنْتُمْ لَهَا وَلِيٌّ مِّنْ كَافِرِيْنَ لَکُمْ یَعْنِيْ بِلَا شَاہِ وَلِيٍّ ہُوَ اسکا جس کا کوئی ولی نہیں روایت کیا اس حدیث کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایا اور ابن ماجہ اور ارمی نے حضرت عائشہ سے روایا پر بعد حدیث گذشتہ کی اور دوسرے یہ کہ وقت مرنے کے در صورت ہونے کسی وارث فریب کے مال بیت لہلہال میں جانا ہی تو حالت حیات میں ہی در صورت ہونے کسی

فصل نکاح فضولی اور وکالت نکاح میں

نکاح فضولی موقوف ہو اور اجازت اوس شخص کے جس طرف سے وہ فضولی ہو یعنی اگر کسی شخص نے کسی مرد یا عورت کا بلے اذن اوس کے نکاح کر دیا یا نکاح جائز ہو اور موقوف رہے یا نکاح کی اجازت پر **ف** اگر اجازت دینے کو نکاح صحیح ہو جائے گا ورنہ ناواقف یا ناجائز ہے کہ جو شخص اپنے ساتھ نکاح کرے وہ شرع میں اس کی مکمل تائید ہو کسی مرد سے کہ نکاح کر اوسے پس اگر اوس کے اذن سے نکاح کر دیا ہو تو وہ وکیل مکمل تائید ہو اور اگر بغیر اذن کے نکاح کر دیا ہو پس اگر اذن دونوں میں وہ قرابت ہو کہ عورت نکاح میں معتبر ہو تو وہ وکیل مکمل تائید ہو ورنہ وہ فضولی **ب** اسی طرح اگر مرد اور عورت دونوں کا وہ فضولیوں نے نکاح کر دیا بغیر اوس کے اذن کے تو نکاح جائز ہو گا اور موقوف رہے گا یا نکاح کی اجازت پر **ف** تو اگر دونوں نے اذن دیا تو نکاح صحیح ہو اور اگر دونوں یا ایک نے انکار کیا تو نکاح باطل **ب** اسی طرح اور مالک ہو جائے یا ایک شخص جو فضولی ہو کسی کی طرف سے دونوں جانب نکاح کا یعنی اگر اجابت قبول کا اور اذن دونوں کی زبان سے کہنے کی حاجت نہیں رہتی تو جب ایک شخص وکیل ہو اور عورت کی طرف سے اور مکمل اوس کے نکاح کر دیا سینے اوس عورت کا اوس مرد سے کافی **ب** یعنی یہ کہ سنا و زمین کہ قبول کیا سینے سے اور اس کی کئی کئی ہیں ہیں اول یہ کہ اس میں اور نہ لی دونوں جو جیسا کہ چچا کا بیٹا نکاح کرے اپنے چچا کی بیٹی کا ناجائز بالغ ہو اپنے ساتھ **ف** تو چچا کا بیٹا یا عیال بھی بڑی اپنا نکاح کرے یا عورت بھی اپنے چچا کی بیٹی کا **ب** دوسرے یہ کہ وکیل اور وکیل دونوں جو جیسا کہ کسی عورت نے ایک شخص کو وکیل کیا کہ وہ اوس عورت کو اپنے ساتھ نکاح کرے تیسرے یہ کہ دونوں طرف سے ولی ہو **ف** جیسا کہ اپنی دختر کا یا اس کے کا نکاح اپنے بھتیجے یا بھتیجی سے کرے صحیح ہے یہ کہ دونوں طرف سے وکیل ہو **ف** جیسے ایک عورت ایک شخص کو اپنے نکاح کے واسطے وکیل کرے اور کوئی مرد بھی اوس کو اپنے نکاح کے واسطے وکیل کرے **ب** یا جوین یہ کہ ایک طرف سے ولی اور دوسری طرف سے وکیل ہو **ف** جیسے ایک شخص کو کسی مرد نے وکیل کیا اپنے نکاح کا اور اس نے اپنے چچا کی بیٹی کا جو نکاح کرے اوس شخص سے نکاح کر دیا **ب** اور جائز نہیں کہ ایک شخص مالک ہو جائے دونوں طرف کو نکاح کے یعنی اگر اجازت کی اور وہ فضولی ہو جیسے کہ اس میں اور فضولی ہو **ف** جیسا کہ نکاح کیا سینے فلاں عورت سے گواہ رہو تم اور اس عورت کو خیر بونجی اور اوس سے اجازت دی تو نکاح باطل **ب** یا ولی ہو ایک طرف سے اور فضولی ہو دوسری طرف سے **ف** مثلا یوں کہ کہ نکاح کیا سینے اپنے چچا کی بیٹی کا فلاں نے سے اور اوس فلاں کو خیر بونجی اور اوس سے اجازت دی تب بھی نکاح باطل **ب** یا ایک طرف سے وکیل ہو اور دوسری طرف سے فضولی ہو **ف** مثلا یہ کہ وکیل کیا عورت کو نکاح کرے اور اوسے گواہوں کے سامنے کہ گواہ رہو نکاح کر دیا سینے زید کا فلاں عورت سے اور جب اوس عورت کو خیر بونجی تو اوس سے اجازت دی تب بھی نکاح باطل **ب** یا دونوں طرف سے فضولی **ف** مثلا یوں کہ کہ نکاح کر دیا سینے فلاں کا فلاں عورت سے گواہوں کے سامنے اور وہ دونوں شخص غائب ہیں اور پھر دونوں نے اجازت دی تب بھی نکاح باطل **ب** یا ایک طرف سے وکیل کیا

کہ تو میرا نکاح کر دے کسی عورت سے اور اسے اس کا نکاح کر دیا کسی شخص کی نو بیٹی سے صحیح ہوا کہ اس سے مطلق عورت کما تھا جڑہ کی قید نہیں لگائی تھی صدا اور باپ کو اور دادا کو وقت نہو نے باپ کے درست بیٹے کو کرنا چاہا ولد نابالغ کا اگر بیاہ لیا کا ساتھ غبن فاحش کے مہر میں یعنی ایک کانٹا مثل شلہ ہزار درہم ہو اور باپ اور دادا نے نکاح کر دیا اور سکا باپ کی بیوی پر حصہ اور غیر کفوت تو اب اون دونوں کو بعد بلوغ کے اختیار فسخ کا نہیں اور اگر بیاہ مان باپ کے اور بیٹے نے نکاح کیا ہو تو ان کو بوجہ بچہ ہر کہ بعد بلوغ کے فسخ کریں اور اگر کسی شخص نے حکم کیا کسی کو کہ میرے واسطے ایک عورت نکاح میں لاوے اور اسے نکاح کیا اور عورتوں سے ایک ہی عورت کو دو نکاح جائز نہیں اور اگر نکاح کیا دو عورتوں سے ساتھ دو عقدوں کے تو اول عقد درست ہو اور دوسرا نادرست

باب مہر کے بیان میں

اقل مہر کا دس درہم ہیں ہمارے نزدیک اور امام شافعی کے نزدیک جو قیمت داری ہو وہ صالح مہر کی ہے بارہوی کہ قیمت اس کی دس درہم ہوں یا زیادہ یا کم ف کہ صاحب ہدایہ نے دلیل جاری قول ہے حضرت علیؓ علیہ السلام کا نہیں ہو مہر کم دس درہم سے اور یہ حدیث اوپر گزری روایت کیا اسکو داؤد قطنی اور یہ بھی نے جابر سے کہا ابن ابی حجازی نے روایت کیا کہ اس حدیث کو کثرت طریقوں سے اور مدار اس حدیث کا بشر بن عبد بن عبد بن احمد بن حنبل نے بشر کہ نہیں احادیث اس کی موضوع میں کہ ب ہیں اور وہ بنا ما ہو حدیث کو اور کہا داؤد قطنی کا زب ہو اور کہا ابن حسان نے روایت کرتا ہے موضوعات کو ثقافت سے کہ ما شیخ ابن العمامہ نے اس حدیث کا ایک شاہد ہے کہ قوی کرتا ہے اسکو و جو روایت کیا ہے حضرت علیؓ سے موقوفاً نہیں قطع کیا جاوے گا تاہم کہ میں نے اس سے اور نہو گا مہر کم دس درہم سے روایت کیا اسکو داؤد قطنی نے سنن میں اور یہ بھی نے اور کہا محمد نے بخاری میں کہ پونچا بکھوے حضرت علیؓ اور عبد اللہ بن عمر اور عامر اور ابراہیم رضی اللہ عنہم سے اور روایت کیا اسکو اپنے اسناد سے شرح میں اس کی طحاوی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث علیؓ میں داؤد از دی بکر روایت کی اس نے شعی سے اس نے حضرت علیؓ سے کہ ابی بن معین نے داؤد حدیث اس کی کچھ نہیں اور شعبی نے نہیں سنا ہے حضرت علیؓ سے اور بعض طریقین میں اس کے غیاث بن ابراہیم کہ اسکو احمد اور بخاری اور داؤد قطنی نے غیاث بن ابراہیم متروک ہے اور کہ ابی بن حبان نے وضع کرتا ہے احادیث کو اور روایت کیا تھی نے حضرت علیؓ سے کہ انھوں نے اقل درجہ اس کا کہ طلال ہو جاوے اس سے عورت دس درہم ہیں اور روایت کیا اسکو ابن عبد البر نے اور روایت کیا حدیث جابر کو یہ بھی نے سنن کبیر میں بہت طریقوں سے اور نظام ذکر کہ جب بہت طریقہ ضعیف ہوتے ہیں تو حدیث حسن ہو جاتی ہے یا وجود اسکے کہ نوید ہوں اس کے آثار صحابہ و تابعین اور امام مالک کے نزدیک اقل درجہ مہر کا پانچ درہم ہیں اور یہ بھی مروی ہے حضرت علیؓ سے لیکن اسناد میں اس کی حسن بن دینار متروک ہے اور کہ ابی حاتم نے اور امام شافعی کی دلیل بہت ہیں صحاح میں مذکور ہیں اور نہیں ہے قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واسطے سہل بن سعد کے تلاش کرو اگر کہہ لکھو بھی ہو لو ہے کہ یہ نکاح کیا اسکا بدلے

نکاح

داؤد

نکاح

نکاح

تعلیم قرآن کے اخراج کیا اور سیکھنا غاری مسلم نے اور جواب اوسکا یہ ہو کہ یہ خصائص میں سے تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جبکہ کہ روایت کیا سعید بن مسعود نے ابو النعمان از دی سے کہ نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کا اور ایک صورت قرآن کے اور فرمایا کہ نوگامچہ یہ ہر کسی کے واسطے بعد تیسے اور تھیں ایک کتبہ مسطور ہے کہ **ص** اور اگر دس درہم سے کم ہر ماہ دھا تو دس درہم دینا پڑینگے **ف** اس واسطے کہ وہ عورت راضی ہو گئی جس کم میں لیکن حکم شرع کا فاسد کرنا ہی اوسکو تو لازم آوے گا اقل درہم ہر ماہ اور وہ دس درہم میں بھی اور اگر دس درہم معین کیے یا دس سے زیادہ تو عینا معین کیا اور تادینا پڑینگا صحبت کرنے سے خواہاوند جو ایک کے چارے سے **ف** یعنی اگر کوئی خاوند باجوہ رو میں سے مگر کیا تو عینا ہر معین ہی وہ لازم ہوگا کیونکہ فرمایا ابن مسعود نے اوس شخص میں کہ نکاح کیا اسے ایک عورت سے اور وہ مگر کیا بغیر وطن کے اور اوسکا ہر نہیں معین کیا اور اوسکو ہر کوئی اہل اور عورت عدت ہو اور اوسکو بیعت بھی کرنا مسئل بن سنان نے کہ سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حکم فرمایا تھا یوشی و یوشی و یوشی میں روایت کیا اوسکو ابو داؤد وغیرہ نے اور روایت کیا امام مالک نے عوطا میں عبد اللہ بن عمر سے کہ نہیں ہر واسطے اوسکے اور یہی حکم کیا زید بن ثابت نے اور ہمارے واسطے حدیث مرفوعہ ہی معتدل بن سنان کہ کو جب ہر میں سنا اور دلا لایا گیا تو جب میں ہوگا تو بطریق اولیٰ نہ لایا جاوے گا **ص** اور اگر طلاق دے دیا تو اہل طے کے باخلوت صحیح کی تو نصف مہر لازم آتا ہو **ف** کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہو **وَإِنْ طَلَقْتُمْ نِسَاءً مِنْ قَبْلِ أَنْ يَتَمَّ يَهُنَّ وَكُنَّ مَعْصُومَاتٍ فَكُلٌّ مِنْ مَتِّهِنَّ وَكَذَلِكَ وَصَّيْنَا لَكُمْ فِي نِسَائِكُمْ مَا قَدْ وَصَّيْنَا نِسَاءَ الَّذِينَ طَلَقُوا مِنْ قَبْلِ أَنْ يَتَمَّ يَهُنَّ وَكُنَّ مَعْصُومَاتٍ فَكُلٌّ مِنْ مَتِّهِنَّ** اس بات کے کہ کس کرو تم اور نہ یعنی جماع کرو اور تم مقرر کر چکے تھے اسلئے واسطے کہ جو حقد تو واجب ہی تیرے نصف اوسکا جو مقرر کیا تھا تیسے **ص** اور یہ نکاح بغیر خبر ذکر کرنے ہر کے **ف** اور دلیل اسکی وہی حدیث معتدل بن سنان ہی اور اثر ابن مسعود کا **ص** اور اگر نکاح کیا اس شرط سے کہ نہ نہیں ہو یا بے میں شراب کے یا بے میں سوکے یا ایک سوکے کے مکے سے اور اس میں اشارہ کیا اور وہ شراب نکلا یا ایک غلام سے اور اوسکی طوت شامہ کہلا اور وہ آزاد نکلا یا ایک بڑے اور ایک جانور کے بدلے اور اوسکی صفت بیان کی یا تشدیم قرآن کے بدلے یا اس بات پر کہ خاوند آزاد اوسکی ایک سال خدمت کرے یا بیسی بیٹی یا ماہن سے اس بات پر کہ وہ بھی اوس سے اپنی بیٹی یا بہن نکاح کر دیوے تو ان سب صورتوں میں نکاح صحیح ہوا اور جہر مثل لازم آوے گا وقت وطن کے باخلوت صحیح کے یا عورت کے **ف** لیکن اول صورت سے واسطے کہ نکاح نام کر اوس عقد کا جس سے اتصال اور انضمام ہو تو وہ فقط جوہر و خاوند سے درست ہو جاوے گا اور اسکی شرط اسقاط ہو جاوے گی اور دوسری تو تیسری صورت میں اس واسطے کہ شراب اور سوہا سے نزدیک مال نہیں ہو تو گویا ایسا ہوا کہ نکاح کیا بغیر ذکر مہر کے اور اسی طرح جو حق اور یا بچہ میں صورت میں غلام یا سرکہ مال تھا لیکن وہ آزاد نکلا اور سرکہ شراب نکلا اور شراب اور جو شخص آزاد ہووے مال نہیں ہو اور تیسری صورت میں اس واسطے کہ وہ کبیر اور جانور بھول ہو تو نکاح بیگناہت مثل لازم آوے گا اور ساتویں صورت میں اس واسطے کہ تعلیم قرآن کچھ مال نہیں ہو کہ نہ اوس پر چرنا جائز نہیں جیسے کہ لگے آتا ہو اور آٹھویں صورت میں اسلئے کہ خاوند مالک ہی ہو جوہر کا اور نہ متفقہ ہی ہو ملکیت کی

اور اون دونوں میں تناقض یہ تو ضرور لازم آوے گا اور لیکن یوں صورت میں تو دونوں عقد جائز ہیں لیکن اس سے مذکور ہو گیا
جو صلاحیت مالیت کی نہیں رکھتا تو ہر مثل لازم آوے گا لیکن شرب یا سو کو ہر کر دیا اور بیع یا شکار کرنا یا اور منع کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے روایت کیا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نکاح شرافت سے اور شہر پر یہ نکاح کر کے کوئی بی بی کا کسی سے اس بات پر کہ وہ بچی اوس سے اپنی بی بی کا نکاح کر دے
اور کچھ ہر قرینہ و اخراج کیا اسکا ہماری سلم نے اور امام مالک اور امام شافعی نے نہ کیا لیکن ان کو ہر پندھنا جائز ہے اور یہ
اختلاف بی بی ہاں بات پر کہ اجرت لینا قرآن کی تعلیم پر جائز ہو یا نہیں تو جن لوگوں نے نہ دیکھا جائز ہے اس کے نزدیک مکلفین
مقرر کرنا درست ہے اور جتنے نزدیک اجرت لینا تعلیم قرآن پر جائز نہیں اس کے نزدیک ہر بھی پندھنا اسکا درست نہیں اور
امام شافعی اس باب میں دلیل لاتے ہیں حدیث سہل بن سعد سے کہ نکاح کر دیا تھا آپ نے اسکا ایک سورت پر قرآن سے
اخراج کیا اسکا ہماری سلم نے اور جواب اسکا یہی ہے جو روایت کیا سعید بن منصور نے کہ یہ خصوصیات میں سے تھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور روایت کیا ابن ماجہ وری سے کچھ اس سے تحقیق کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کیا
ایک بکا تعلیم قرآن پر اور کہتے تھے کچھ کہ یہ خاصہ میں سے تھا بی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپ کیسے واسطے بعد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ امر جائز نہیں اور نہ کیا علی ایسی نے لیث سے کہ نہیں جائز ہے کیونکہ رسول اللہ صلی
علیہ وسلم کے اور دلیل ہماری وہ ہے جو روایت کیا احمد اور ابو داؤد و ترمذی و ابن ماجہ و ابن کثیر و رسول اللہ صلی
علیہ وسلم نے جب لے لی تھی انھوں نے ایک کمان انھما پر عقد سے اس بات پر کہ ان کو قرآن سکھایا تھا کہ اگر خوش آئے تو کچھ
کہ ان کو نکھایا جاوے گا کہ تو لے اس کو اور اسکی اساتذین وغیرہ ضعیف ہے اور روایت کیا ابن ماجہ وری سے ابی بن کعب
سے کہ سکھایا جانے ایک شخص کو قرآن اور اسے ہدیہ بھیجا میرے لیے ایک کمان سو کر دیا سینے پر رسول اللہ صلی
علیہ وسلم سے سو فرمایا آپ نے اگر دیکھا تو اس کو سو گایا ایک کمان ایک کی اور روایت کیا ابن ماجہ نے عبد الرحمن بن سہل انصاری
سے کہ اس کا سینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے یہ جو قرآن کماؤ نہ نکلو کرو اس میں اور نہ باز نہ و اس سے
اور نکھاؤ اس کے بدلے اور نہ غور کرو اس سے اور فرمایا عثمان بن ابی العاص سے کہ تو لے اسے توڑن کو چونکہ
اذان پر بدلہ روایت کیا اسکو احمد بن حنبل و عطاء بن ابی رباح و ابن کثیر و ابن ماجہ و ابن کثیر و ابن کثیر و ابن کثیر
آن تکتعوا را کتھرا کتھرا لایہ یعنی حلال کی گئیں ہوا ان کے تھامے لیے عورتیں یہ کہ طلب کرو تم ان کو اپنے اقارب
یعنی نکاح کرنا یا غریبوں اور دلیل ہر مثل واجب ہونے کی یہ کہ حکم کیا عبد اللہ بن سعد نے ہر مثل کا اور ہر عورت میں
کہ خاوند کا کر دیا اور اسکا ہر قرینہ و اخراج ہوا شہادت عقل ہی سنائی کی کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر عورت
بنت و اشق میں ایسا ہی اخراج کیا اسکا احمد اور اصحاب میں نے اور صحیح کیا اسکو ترمذی اور ایک جامع احادیث
نے ضرور ہوتے ہر ایسی ہر کوئی خاوند یا بیوی سے مر جاوے اور اگر ان صورتوں میں طلاق دے یا مثل
خلوت صحیحہ کے قیود لازم و یکاف کیونکہ فرمایا اللہ تعالیٰ کہ جُنَاحٌ عَلَیْکُمْ اَنْ تَطْلُقُوْا النِّسَاءَ مَا لَمْ
تَمْسُوْهُنَّ اَوْ فَرَسُوْهُنَّ اِنَّھُنَّ فَرِیضَةٌ وَ مَتَّعُوْھُمْ عَلَی الْمَوْسِعِ قَدْرًا وَ عَلَی الْمُقْسِرِ قَدْرًا

مانا

یعنی نہ سنگناہ ہی تہ اگر طلاق دو تم عورتوں کو بہ تک نہ جماع کرواؤ نہ نہ یا نہ قصہ کرو کوئی حصہ ان کے واسطے لاؤ
 متعدد واکٹو غنی پر تو اسکی مقدار اور نفیس پر ہی اوسکے لائق **ص** اس مقدار کا کہ زائد نہ توصف نہر مثل پر اور کہ نہو
 پانچ درہم سے **ف** اور یہی قول ہو کر غنی کا اور یتیمہ واجب ہی ہمارے نزدیک اور امام مالک کے نزدیک سب تک
 اور کہ کلام اللہ کی اور بہر حجت ہر **ص** اور وہ تین کیلئے ہیں پیرا میں اور بخلاف یعنی اور غنی جس سے وہ اپنا
 سر چھپا دے **ص** اور چاروں **ف** جس سے تمام بچہ پانچ چھاپے **ص** اور سچ یہ کہ اعتبار خاوند کے حال کا ہو
 کیونکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے علی اللہ مع قدرہ و علی المؤمنین قدرہ اور نزدیک کر غنی کے عورت کا حال خیر ہو
ف یعنی عورت کی لیاقت کے موافق اوسکو متعدد یا جاکو اور صحیح قول ہمارا یہ کہ غنی نے والا خاوند ہی تو اسکا
 استطاعت اور لیاقت معتبر ہوگی جیساکہ فقہ کے باب میں یہ کہما شیخ ابن العمامہ نے کہ یہ انداز مری ہو حضرت عائشہ
 اور ابن عباس اور سعید بن المسیب اور عطاء و شعبی سے **ص** اور اگر نکاح کیا غلام نے اوس کی خدمت کرے
 بیوی کی تو خدمت واجب ہوگی **ف** اسواسطے کہ غلام موضع عری واسطے خدمت کے اور خدمت غلام کی عوض
 مال کے ہوتی ہی **ص** اور اگر نکاح کیا عورت غرضہ سے یعنی اوس عورت سے جس نے نکاح کیا اپنا بغیر ذکر مہر کے یا
 اس بات پر کہ اوسکو مہر نہیں **ف** خواہ وہ عورت غرضہ ہو یعنی اوس نے اپنے تین آپ خاوند کو تفویض کیا ہو یا نہیں
 ہو یعنی وہ اپنا اوسکو خاوند کے سپرد کیا ہو **ص** اور پھر دونوں کسی مقدار مہر پر راضی ہو گئے تو بعد وطی کے یا مہر
 کے ہی مقدار لازم آوے گا اور اگر طلاق دے دیا اوسکو قبل وطی کے تو متعدد لازم آوے گا اور امام ابو یوسف اور شافعی
 کے نزدیک نصف اس مقدار کا **ف** یعنی جس مقدار پر وہ دونوں راضی ہو گئے ہیں **ص** لازم آوے گا اور قبل
 ہماری وہ ہی آیت ہی **ص** اگر خاوند نے مہر معین پر کچھ بڑھادیا خاوند کے ذمے پر واجب ہوگا تو اگر طلاق دے دیا
 قبل وطی کے زیادتی ساقط ہو جائیگی **ف** اسواسطے کہ زیادتی اوسنے بسبب اشتیاق وطی کے کی تھی تو جب مقصود
 فوت ہوا یہ زیادتی بھی جاوے گی اور صورت مسئلہ کی یہ کہ کسی نے نکاح کیا ایک عورت سے اور مہر اوسکے دس مہم ٹھہرے
 اور پانچ درہم لے لئے اپنی طرف سے بڑھائے اور پھر اوسکو قبل وطی کے طلاق دے دیا تو پانچ درہم لازم آوے گا نہ ساٹھ
 سات **ص** عورت کو جائز ہے کہ بغیر مہر باطل مہر کے ذمے سے ساقط کر دے **ف** کیونکہ مہر جو عورت کا ہے اور خدا کو
 پہنچتا ہے کہ حق اپنا ساقط کرے **ص** یا اوس زیادتی کو جو مہر نے بڑھادیا تھا اپنی طرف سے **ف** مثلاً اسی صورت
 میں پانچ درہم چھوڑے **ص** اور خلوت مہر کی ساتھ عورت کے بغیر مانع حسی کے جیسے مرض کہ مانع ہو وطی سے
 اور مانع شرعی کے جیسے روزه رمضان کا یا احوام حج فرض یا نفل کا اور مانع طبعی کے جیسے حیض اور نفاس طبیعت
 کو وہ جاتی ہو جماع کرنے کو حالت حیض اور نفاس میں اور اگر مانع شرعی ہی میان موجود ہو **ف** اور وہ قبل اللہ تعالیٰ
 کا ہی فاعل لولا اللہ لکافی الخیض ولا تقر بوطئ حتی یطہس یعنی بدلہ ہو عورتوں سے حیض میں اور
 نہ فریب ہوا جسے یہاں تاکہ پاک ہو جاوے اور قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو شخص جماع کرے حالت سے
 یا کسی عورت سے اوسکی دوہر میں یا کسی کاہن سے نہر ہو چھکے اوسکی تصدیق کی تو اوسنے انکار کیا اوس جبر کا

درہم اور پانچ
 درہم اور پانچ

جو نازل ہوا محمد پر اخراج کیا اور سکا ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی سے اپنی ہر پریشہ سے ثابت کر دیتی جو ہر کو وقت
 اور اسی کا نام غلوٹ بھیجی اور امام شافعی کے نزدیک ہر دون جماع کے مستقر نہیں ہوتا ہی اور دلیل نیامی اجماع صحابہ کا
 اور اس بات کے کہ غلوٹ موجب ہر کو حکایت کیا اس اجماع کو طحاوی نے اور کہا ابن المنذر نے یہی قول ہے عمرہ اور علی اور
 زید بن ثابت اور عبد اللہ بن عمر اور جابر اور عاذ بن جبل اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم کا اور روایت کیا دارقطنی نے محمد
 بن عبد الرحمن بن ثوبان سے مسئلہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کھولا عورت کا اور نظر کیا
 اوس سے تو واجب ہوا مگر خواہ دخول کرے یا نہ کرے اور اسناد میں اوس کی اگرچہ ابن ابیہیمہ ہی ضعیف کیا اوس کو بھیجی نے
 لیکن کہا ابن ابی حوری نے کہ روایت کیا اوس سے علمائے ذہور بھی روایت کیا اوس سے اصحاب سنن نے اور بھی
 اخراج کیا اوس کا ابو داؤد نے فرما سبیل میں ابن ثوبان سے اور رجال اوس کے تفریق میں اور مسل ہمارے نزدیک حدیث
 اور روایت کیا یہی نے عمرہ اور علی رضی اللہ عنہما سے تحقیق کا اون دونوں نے فرمایا کہ جب بن ہوا جو اسے دروازہ اور
 چھوٹ جاوے پر وہ تو عورت کو ہر بھی پورا اور اسپر عدت ہو اور اسناد اس کا منقطع ہو اور سوطا میں ہر مالک عن
 یحییٰ بن سعید عن سعید بن المسیب ان عمر بن الخطاب قضی فی المراءاة اذ انکحھا الرجل انکھا اذ
 انکحیت الشئ فقد وجب علیہ الصلوات یعنی جب چھوٹ جاوے پر وہ تو تحقیق کہ واجب ہوا مگر ہر اور روایت
 کیا عبد الرزاق نے نصف میں ابو ہریرہ سے یہی قول ہے عمرہ کا اور کہا امام محمد بن حسن نے سوطا میں انامالک
 ان ابن شہاب عن زید بن ثابت قال اذ ادخل الرجل امرأتہ وانکحیت الشئ فقد وجب الصلوات
 قال ابیہذا ناخذ وهو قول ابی حنیفۃ والکامۃ من فقہائنا یعنی کہا زید بن ثابت نے کہ جب جاوے پر وہ
 عورت پاس اور چھوٹ جاوے پر وہ تو تحقیق کہ واجب ہوا مگر ہر اور روایت کیا دارقطنی نے حضرت علی سے کہ فرمایا
 آپ نے جب بندہ جاوے پر دروازہ اور چھوٹ جاوے پر وہ اور دیکھے عورت کو تو واجب ہوا مگر ہر اور روایت کیا
 ابو سعید نے کتاب الکلیح میں فرماہ بن اوفی کی روایت سے کہ کہا انھوں نے حکم کیا خلفائے راشدین ہمد میں نے
 کہ جب وقت بندہ جاوے پر دروازہ اور چھوٹ جاوے پر وہ تو تحقیق کہ واجب ہوا مگر ہر اور عدت اور امام شافعی کے مذہب کے
 موافق بھی روایت ہوا ابن مسعود اور ابن عباس سے لیکن صحیح نہیں اور روایت کیا یہی نے شعبی سے انھوں نے ابیہیمہ سے
 کہ شخص غلوٹ کرے عورت سے اور وطی کرے تو اوس عورت کو آدمہ ہر اور یہ منقطع و شعی نے نہیں ہر ابن مسعود
 سے اور روایت کیا شافعی نے ابن عباس سے مسئلہ اوس کے اور اسناد اس کا ضعیف ہو اور اخراج کیا اوس کا ابن ابی شیبہ
 یہی نے بھی اور طریق سے لیکن صحیح روایت صحابہ سے ہمارے مذہب پر ہیں **ص** اور غلوٹ سے یہی کہ خاندان اور
 عورت دونوں ایسے مکان میں جمع ہو جاوے کہ کوئی عاقل نہ ہو اور بڑے اون کے اذن کے اوپر کوئی مطلع نہ ہو سکے پس جب
 اندھیرے اور تاریکی کے کوئی اوپر مطلع نہ پاوے اور خاندان جانتا ہو کہ یہ میری عورت ہو اگرچہ غلوٹ محبوب یا عین
 یا خفی ہووے **ف** محبوب اوس کو کہتے ہیں کہ جبکہ آت اور نصیبتین کٹے ہوں اور عین وہ جو عورت پر تہیز
 نہ کھتا ہووے اور خفی وہ جسکے خفیہ کمال پسے ہوں **ص** یا روزہ دار پر وہ نہ کھا صح مذہب میں اور ایک روایت

نذر کا اور اگر روزہ داری و ضمان کا یا احرام یا عورت خاصہ سے یا نفاس سے یا بیابان پر کوئی اون دنوں میں سے
تو طہارت ثابت نہو گی اور نہ ماہی پر مثل روزے کے یا تو نماز فرض میں غلوت صحیح نہو گی جیسے فرض روزے میں اور صحیح
ہو جاوے گی نماز مثل میں جیسے نفل روزے میں اور عدت واجب ہر **ف** دلیل او سکی وہی ہی جو مردی ہو احضرت عمر
اور علیؓ سے سابقہ خارجہ البیہقی **ص** ان سب میں تو من میں برابر ہر کہ مانع موجود ہو وے جیسے روزہ وغیرہ مانع ہوتا
اور واجب ہوتا اس عورت کو کہ او سکھ طلاق دیا ہو قبل وطی کے اور مہر او سکھ اس میں نہ **و** اور دلیل اسکی او پر
گذری **ص** اور مستحب کہ او سکھ اور عورتوں کو کہ جس عورت سے ٹھہر گیا ہو او را و سکھ طلاق سے قبل وطی کے
جانا چاہیے کہ طلاق یعنی جو عورتین کے طلاق دی جاوین چاقہم پرہین پہلی وہ طلاق نہ او س سے وطی نہ کی ہو او را
نہ او سکھ مہر میں ہو تو او سکھ واسطہ مستحب ہے اور دوسری وہ طلاق کہ وطی نہ کی جاوے اور او سکھ مہر میں نہ دیا ہو
اور اس عورت کو مستحب نہیں **ف** اور صحیح یہ کہ مستحب ہر **ص** تیسری وہ عورت کہ وطی نہ کی جاوے اور او سکھ مہر میں
نہیں پہنچو تھی وہ عورت طلاق نہ کی جاوے اور او سکھ مہر میں نہ ہو وے تو ان دو عورتوں کے واسطہ مستحب
توصیل یہ کہ جو عورت عورت کے وطی نہ کی تو مستحب او سکھ مستحب ہو گا برابر کہ مہر او سکھ اس میں ہو یا نہ ہو اور اگر نہ ہو
تو میں عورت میں مہر میں نہ ہو نصف مہر دے اور مستحب نہیں اور اگر نہیں میں نہ تو مستحب ہے اگر کسی عورت نے
نہا زہر و یا اپنے مہر کے خاوند سے لیکے او سکھ اپنے قبضے میں کیا اور پھر وہی بہرہ روزہ عورت نے خاوند کو کہہ بیٹھنے سے پہلے
اور خاوند نے بعد اس کے طلاق دے دیا او سکھ قبل وطی کے تو وہ مرد بان ہو رہی او اس سے اور لیوے کہ عورت نے
تمام مہر کو قبضہ کر لیا تھا اور مرد پر واجب نصف ہو تو نصف پھر دیوے گی اور وہ جو عورت نے خاوند کو کہہ کر دیا تھا
مہر سے محسوب نہو گا کہ نہ روزہ عود میں **ف** مثل بیع اور شرا و بیع کے **ص** تعین نہیں ہوتے **ف**
یعنی کچھ روزہ مہر نہیں ہوتے بلکہ سب روزہ ہر میں تو وہ جو عورت نے مہر کر دیا تھا اگر یہ وہ روزہ نہ خاوند کے ہے تو
تھے لیکن یہ تعین نہیں کیے کہ یہ وہی روزہ میں **ص** اور اسی طرح خنوع میں **ف** یعنی جو چیز میں کہ عود و کفنی میں
اور زبان اسکا کہ او سکھ اور اگر عورت نے قبضہ نہیں کیا تھا ان دونوں کا نصف مہر کو قبضہ کیا تھا **ف**
مثلاً بیع بیع و روزہ کا ہزار کی صورت میں **ص** اور پھر عورت نے مہر کر دیا خاوند کو کل مہر **ف** او تو صورت میں
مگر او صورت میں یہ میں عورت کو کچھ بیع نہ پڑ گیا اس واسطے کہ کل مہر خاوند کے پاس ہو اور دوسری صورت میں پہلے
مہر کا اس طور پر ہو گا کہ او س نصف کو چھو لیا ہی پھر بے **ص** یا باقی کو **ف** دوسری صورت میں **ص** او طلاق
او سکھ خاوند نے قبل وطی کے تو اب عورت پر کچھ لازم نہیں او سکھ اس واسطے کہ اب عورت کے پاس کچھ نہ ہو نہ عورت نے
اور اگر مہر کچھ اسباب ہر **ف** جیسے غلام گھر لڑکا وغیرہ **ص** اور عورت نے او سکھ قبضہ کیا یا نہ کیا اور خاوند کو کہہ کر دیا
تو اب عورت پر دونوں صورتوں میں **ف** یعنی قبضہ کی صورت میں اور عدم قبضہ کی صورت میں **ص** کچھ لازم
نہ او سکھ اس واسطے کہ جب تعین نہیں کیا ہو تو تو ظاہر ہر **ف** یعنی جیسارہ دونوں میں جب قبضہ نہ کرے تو کچھ لازم نہیں
اتھنا اسی طرح اسباب میں ہو گا **ص** اور جب قبضہ کیا ہی تب بھی کچھ لازم نہیں او سکھ کیونکہ اسباب میں ہی اور او سکھ

اور اوسکی صفت بیان نہیں کی تو گھوڑا اوسطافیت کا نہ بہت اعلیٰ اور نہ بہت خفیس دیوسے یا قیمت اوسکی دے دیوسے
ص اور اگر مکمل اور موزون جن صفت بھی بیان کر دی تو جو قدر کیا ہو وہی لازم آویگا اور کچھ فاسد میں بغیر طبعی
 کچھ واجب نہیں ہوگا اگر بخلوت کی ہو اوسکے ساتھ اور اگر طبی کی تو ہر مثل لازم آویگا بشرطیکہ زیادہ نووسے ہر حدیث
 اور اگر زیادہ ہو تو ہر معین لازم آویگا اور اوس عورت کے ولد کا نسب اوس مرد سے ثابت ہو جائیگا اگر وقت دخول
 وضع حاکم چھ عینے گذرے ہوں امام محمد کے نزدیک اور اسی پر فتویٰ ہو اور اگر اس سے کم گذرے ہوں تو نسب
 ثابت نہوگا **ف** اوس واسطے کہ اقل مدت حمل کی چھ عینے ہوں اور اسکا بیان آگے آویگا **ص** اور امام ابوحنیفہ
 اور ابو یوسف کے نزدیک مدت نسب کا اعتبار وقت نکاح سے ہوگا جسید اگر کچھ صحیح میں **ف** تو اگر کچھ کے وقت
 سے وضع حمل کی چھ عینے گذرے ہوں تو نسب ثابت ہو جائیگا ورنہ نہیں اور ہر طبعی میں امام محمد کے قول کو اختیار کیا
 کیا ہو اور صحیح سے جو موافق قیاس کے **ر** **ص** اور ہر مثل عورت کا اوسکے باپ کی قوم سے اعتبار کیا جائیگا
ف جیسے نہیں اور صحیح بھی کی بیٹیاں اور چچا کی بیٹیاں کیونکہ فرمایا حضرت عبداللہ بن مسعود نے
 واسطے عورت کے ہر مثل اوسکی عورتوں کا بیٹنی جو عورتیں مثل اوسکے ہیں اور نکاح نہ دلایا و بیکار روایت کیا اسکو تہذیب
 نے اور متبادر اس سے باپ کے اقارب ہیں کہ ان فی فتح القدر **ر** **ص** اور ہر مثل میں تہذیب کے دونوں عورتیں میں ہیں اور
 نس میں اور مال اور عقل میں اور دین میں اور شہر میں اور زمانے میں اور تجارت میں اور ثبات میں برابر ہوں تو اگر باپ
 کی قوم سے کوئی ان مصنفین کے ساتھ نہ ملا تو عورتیں جو غیر ہیں اونسے اعتبار کریں گے اور نہ اعتبار کیا جائیگا ہر مثل میں
 اور خال کے ہر سے کہ جب ماں اور خال اوسکے باپ کی قوم سے ہوں جیسے اوسکے باپ کے چچا کی بیٹیاں ہوں اور اگر کوئی
 خاص ہو جائے خاوند کی طرف سے ہوگا تو درست ہو اگرچہ وہ عورت نابالغ ہو اور عورت کو اختیار کیا کہ جاسے ہمراہ
 ولی سے طلب کرے یا خاوند سے اور اگر ولی سے آدھ کر دیا تو صحیح ہو اور ولی خاوند سے مجاہد دیوسے اگر خاوند کے حکم سے نہ
 ہوا تھا اور اگر خاوند کے حکم سے نہ اس میں ہوا تھا تو خاوند بجا آئیگا اور بیع میں یہ حکم نہیں تو اگر باپ نے اپنے نابالغ کو
 مال بیچا اور قیمت کا خاص ہو تو نہ اس سے **ج** **ف** **ص** اور وہ اسکی اصل کتاب میں مذکور ہو **ر** **ص** اور عورت کو بیچنا
 کہ منع کرے خاوند کو یا جسے اگرچہ بیشتر مرے اوسے طبی کی بی بی خاوند کی خواستے اور اس سے کہ خاوند اوسکو اپنے ساتھ
 سفر میں لے جاوے جب تک ہر حال باطل ہو یا بعض یا جو ہر سبیل میں سے بافضل دیا جاتا ہو اوس عورت کے ہر مثل سے
 موافق ہو تو رے نہ دیوسے اور دونوں صورتوں میں خاوند پر نفقہ واجب رہیگا **ف** کیونکہ عورت اپنا حق طلب کرتی ہو اور
 کچھ ظلم نہیں کرتی کہ خاوند نفقہ نہ دیوسے **ص** اور صاحبین کے نزدیک اگر خاوند اوس سے بیشتر طبی یا خلوت کے چکا ہو
 بعد اوسکے عورت کو اختیار منع کا باقی نہیں رہیگا اور بھی درست ہو عورت کو کہ قبل لینے اس ہر کے بغیر اذن خاوند کے
 سفر کرے یا کسی حاجت کو اپنے اقارب کی ملاقات کو یا ہوسے اور بعد قبض کر لینے اس ہر کے درست نہیں **ف**
 کہ بغیر اذن خاوند کے سفر کرے یا کسی حاجت کو یا اپنے اقارب کی ملاقات کو یا ہوسے **ص** اور اگر ہر میں نہیں ہو تو
 میں سے بھی کچھ بافضل لینے کا دستور نہیں بلکہ کل کو قبل ہو تو عورت کو منع نہیں ہو چنانچہ اور جب کو قبل میں بعض نے کہا

مشاہدہ ہو جائے
 عورت کو باطل ہو جائے
 میں سے ہو جائے
 طلاق بائن کی مدت
 میں ہو جائے
 عورت کو باطل ہو جائے
 کی مدت میں ہو جائے

دستوری تو عورت کو منع نہیں پہنچائی واسطے قبض کر لینے کل مهر کے **ف** بلا قصد دستوری یا فعلی دینے کا قصد نہ ہو
منع پہنچتا ہو جیسا کہ گذرا **ص** اور اگر خاوند نے اس قدر مهر **ف** یعنی مهر محل یا محل میں سے بتنے دینے کا
دستور **ف** اور اگر دیاتو پورا کو پہنچائی کہ عورت کو لینے ساتھ سفر میں لجاوے ظاہر روایت میں **ف**
کیونکہ اس اعتبار سے **ف** اس کی جگہ میں **ص** کی جگہ میں یعنی رکھو اور کو جو مان تم ہو **ص** اور جو من
نزدیک خاوند کو بعد ادا کے بھی سفر میں لجا نا نہیں پہنچتا اور اسی پر فتویٰ دیا ہو فقہ اہل الیث نے **ف** اور
اسی طرف مائل ہو لیکن بہت سے مشائخ جیسا کہ غزالی نے میں **ف** اور اسی پر فتویٰ دیا جاوے جو فساد نہ اس کے کہ
غریب عورتوں کو غریب پہنچائی **ص** اور درست یہ کہ اس کو لجاوے ایسی جگہ پر کہ اس کے اسکن سے وہاں تک مدت
سفر کی نہ ہو **ف** یعنی تین دن تین رات سے کم ہو **ص** اگر زوج اور زوجہ نے اختلاف کیا کہ میں نہیں
سوا کہ نے کہا کہ میں نہیں ہوا تھا اور دوسرے نے کہا میں ہوا تھا تو جو کہتا ہے کہ میں معین ہوا ہے اگر وہ گواہ قائم کرے
تو قول اس کا مستحب ہو گا اور اگر وہ قائم کرے تو جو کہتا ہے کہ میں معین نہیں ہوا ہے اس کو قسم دلاوینگے اگر وہ قسم نہ لے گا
تو دوسرے کا قول مستحب ہو جاوے گا **ف** یعنی میں معین کا اعتبار ہو گا **ص** اور اگر قسم کھالی تو ہر مثل واجب ہو گا
اور یہ سب صاحبین کا ہے اور امام صاحب کے نزدیک بھی میں قسم نہ دیوینگے تو ہر مثل واجب ہو گا **ف** جس
صورت میں وہ گواہ قائم کرے **ص** اور اگر اختلاف کیا ہو کہ اندازے میں **ف** مثلاً خاوند نے کہا سو دینے
اور زوجہ نے کہا دوسرے دینے **ص** تو جو گواہ قائم کرے اس کا قول قبول کیا جاوے گا اور اگر کہنے گواہ میں قائم کیا
تو ہر مثل کو دیکھینگے کہ اگر ہر مثل خاوند کے دعوے کے برابر ہے تو خاوند کا قول مستحب ہو گا ساتھ مصلحت کے اور اگر ہر مثل
عورت کے دعوے کے برابر ہے تو عورت کے دعوے سے زیادہ ہر مثل عورت کا مستحب ہو گا ساتھ مصلحت کے اور اگر
دونوں نے گواہ قائم کیے اور ہر مثل موافق خاوند کے ہو گا کہ اس سے گواہ عورت کے قبول ہونے اور اگر ہر مثل
موافق عورت کے ہو گا تو خاوند کے قبول ہونے اس واسطے کہ گواہ شروع میں واسطے اثبات اور ان کے بعد غلط
ظاہر میں اور قسم شروع ہو واسطے باقی لکھنے پہل کے اپنی پہل پر فرمایا رسول الصلی علیہ وسلم نے گواہ میں پہنچان
اور قسم اس شخص پر ہو جو انکار کرے **ف** اخراج کیا اس حدیث کا یہی معنی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اور روایت
کیا اس کو امام احمد نے مسند میں اور صفائی اس حدیث کے صحاح ستہ میں موجود ہیں اخراج کیا اس کا مسلمان اور صاحبین
ص اور اصل نکاح میں یہ کہ ہر مثل سے ہو تو جو شخص دعویٰ کرے کہ خلاف اس کے گواہ اس کے قوی ہونے اور اگر ہر مثل
درمیان میں خاوند اور عورت کے دعوے کے ہوں **ف** مثلاً عورت نے دوسری روٹی کا دعویٰ کیا اور خاوند نے روٹی
کہے تھے اور ہر مثل چوبیس سو درمیان میں ہونے سے مراد یہ کہ ہر مثل خاوند کے دعوے کے موافق ہو اور اس
کہ میں ہوا اور عورت کے دعوے کے برابر اور اس سے زیادہ بھی ہو بلکہ خاوند کے دعوے سے زیادہ اور عورت
کے دعوے سے کہ جیسا کہ اس صورت میں **ص** تو جو گواہ لاوے قول اس کا مستحب ہو گا اور اگر دونوں گواہ لاوے
ہر مثل لازم ہو گا اور اگر کوئی نہ لاوے تو دونوں قسم کو ملے اور جو قسم لے گا وہ تو اس کا قول مستحب ہو گا اور جو دونوں

سودو و سیر بری ایاوس سے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے **وَأَخْلَصَ لِمِ الْإِبْرَاقِ** اَوْفَکَ **هُوَ** اَعْتَدَ قَوَاسِ سے معلوم ہوا کہ رباؤ اور نیکوئی کے ایک ہی جام پر **ص** اور اگر نکاح کیا اور انھوں نے شراب معین یا کسی سوز معین پر اور پھر زوجہ اور جہد و فوج اسلام لائے یا ایک اور معین سے اسلام لایا تو عورت کو جو معینیت تعاد ہی **مِلْکَاف** یعنی شراب اور صورت میں اور سوز معین و دوسری صورت میں **ص** اور اگر انھوں نے شراب اور سوز کو معینیت لکھ کر شراب کی قیمت لازم آئی گی جب شراب ٹھہرا ہو اور ہر مثل لازم آئے گا سو کہ صورت میں

ص باب غلام اور کافر کے نکاح میں

انہیں ملانے کی کھج غلام اور لونڈی کا کرنا ہے مولیٰ کے اذن سے **ف** اس واسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو غلام نکاح کرے بغیر اذن سے کہ تو وہ زانیہی و زانیہ کیسا او سکے جاوے اور زنیہی اور زنیہی نے اور غلام نکاح کرے نہ لکھ جائے اور بعدیت اور عورت پر **ص** اور یہی حکم ہے کتابت اور بڑا اور ام ولد کا **ف** یعنی ہاں سب کا بھی نکاح نہ وقت پر مالک کی اجازت پر اگر اجازت نہ لگا تو نکاح جاری ہو جاوے گا اور اگر نہ لگا تو نکاح باطل ہو جاوے گا **ص** اور اگر انھوں نے نکاح کر لیا یا اپنے مالک کے اذن سے تو جو عورت کا ورنہ واجب ہو گا اور غلام جس کے قرضے میں بیچا ہو گا نکاح کرنا ہر مرد پر ہے چاہے کہ غلام سے کہے کہ اگر نکاح کرے اذن ملے گا **ف** غلام سے اذن طلب کیا اور مولیٰ نے کہہ دیا کہ نکاح طلاق میں نہ ہے اجازت ثابت ہو جاوے گی اس واسطے کہ طلاق بھی بغیر عوار نکاح کے نہیں ہوتا ہے اور اگر کسی نے نکاح ہی کر لیا تو نکاح طلاق سے نکاح اجازت نہ ہو گی اور اگر کسی نے غلام کو اذن دیا نکاح کا اور اسے نکاح کیا اور مولیٰ کی تو وہ غلام میں بیچا جاوے گا اگرچہ اسے نکاح خاص کیا ہو اور اگر وہی نہیں کی تو نکاح خاص میں ہر لازم ہو گا **ف** اور نکاح میں لازم آوے گا **ص** اور اگر جس عورت سے نکاح خاص کیا تھا پھر مولیٰ سے دوسری بار نکاح صحیح کرے کسی اور عورت سے نکاح یا سے تو مالک کی اجازت پر عورت پر لکھ کر نکاح کی اجازت مولیٰ کی اول نکاح پر تمام ہو گئی تھی اور اگر کسی نے اپنے خدا و دن کا نکاح کیا اور وہ فرخندہ تھا نکاح صحیح ہو گا اگر اس عورت کا مہر راتھا مہر ش کے اکم تو وہ تمام بیچا جائے اور اسکی قیمت اس عورت اور فرخندہ اور بڑا **ف** جسے کہ قسیر کر دی جاوے گی **ف** مستقر ہو رہے تھے اور وہ بیچ ہو رہے تھے اور غلام پر اس روٹی کو فروخت ہوا تو بیچیں بڑی فرخندہ روٹی کو اور عورت کو لے آوے گا **ص** اگر اسکا مہر زائد ہو مہر ش سے تو وہ عورت اس مالک کے موافق لے لیگی لکھا کہ حق کے قیمت میں تا سیر کے بیگے پیمان تک کہ فرخندہ روٹی کا قرض پورا ہو جاوے **ف** اسلام شرا اس عورت کا سب روٹی تھے اور ہر معین اس کے دوسری روٹی میں اور فرخندہ روٹی کا قرض بھی مقدار سوز روٹی کے ہی اور وہ غلام میں جو روٹی کو فروخت ہوا تو عورت کے دل دے دے جاوے گا اور سوز قرض دار دن کو بعد اس کے جو سوئے ہیں وہ بھی عورت کو ملے گا اگر کچھ نہ بچا تو وہ قرض مہر ش سے زائد ہو عورت کو نہ دلاوے گا **ص** اگر کسی نے اپنی لونڈی کا نکاح کسی شخص سے کر لیا تو وہ لونڈی اس شخص کی ملک سے نہ نکلیگی اور جائز ہو کہ وہ لونڈی اپنے مولیٰ کی خدمت کرے اور خداوند جب وقت پاس ہو تو اس سے دلی کرے خداوند مولیٰ پر واجب نہیں ہے عورت اور بیعت اسکو کہتے ہیں کہ مولیٰ اس لونڈی کے اور خداوند

یعنی جو نکاح نکاح کی اجازت نہ ہو

ابن عباس کے اور کسی آزاد ہی سے اور چاہے مذہب پر جمع بین الامم یہ بھی تحقق ہو نہ خلاف مذہب بل امام شافعی کے
ص اور اگر کوئی نے نکاح کیا بدون اذن مالک کے اور پھر وہ آزاد ہو گئی تو نکاح نافذ ہو جائیگا اور اس کو اعتقاد نہیں
 رہیگا اس واسطے کہ خود راضی ہو گئی تھی **ف** بظراف ابن صورت کے کہ نکاح کر لیا تھا اور اسکا مالک نے کیونکہ اس وقت
 میں رضا اور عدم رضا اور نون برابر ہیں **ص** اور جو ہر مقرر ہوا وہ اس کے مالک کا ہی اگرچہ آزاد ہو مگر مثل پر
 اگر وہ طبعی کے بعد آزاد ہوئی اور جو قبل طبعی کے وہ آزاد ہو گئی تو وہ کوئی نہیں اس لیے کہ طبعی کی اپنے پیشے کی اور
 سے اور اس کے والد اور جوئی اور عموں کیا اور اسکا اور شہنش نے تو نسب اس ولد کا اور شہنش سے ثابت ہو جائیگا اور
 وہ اس کی ام ولد ہو جائیگی اور واجب ہوگی باپ پر قیمت اور کسی اس واسطے کہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تو اور
 مال تیرا واسطے باپ کے **ف** مروی ہے یہ حدیث عبد اللہ بن عمر بن العاص سے کہ آیا ایک شخص سوال اید صلی اللہ علیہ وسلم
 کے پاس اور کہنا کہ آیا باپ سے مال کا مرتاج ہی تو فرمایا آپ نے تو اور مال تیرا واسطے والد سے کہ یہ تحقیق کہ اولاد تیرا
 ابھی کمائی ہے تمہاری کھاؤ یا بی اولاد کے کسب سے خارج کیا اس حدیث کا ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** مفید و
 مالک کہ کو پیشے کے مال پر وقت حاجت کے تو قبل طبعی کے و ہجرت مالک میں بھی باپ کے تاکہ طبعی حرام نہ ہوے پس
 واجب ہوگی قیمت اور کسی باپ پر اور مرد آزاد ہو گیا کیونکہ اس نے اپنی لونڈی سے طبعی کی اور نہ اس کے کی قیمت کیونکہ
 وہ آزاد کا باپ کی ملک میں پیدا ہوا ہی اور یہی حکم دوا کا ہے بعد موت باپ کے نہ قبل باپ کے مرنے کے اور اگر باپ نے
 پیشے کی لونڈی سے نکاح کر لیا ہے تو اس کی ام ولد نہ کی اور واجب ہوگا مگر نہ قیمت اور اگر اسکا اولاد ہوگا
 اس واسطے کہ وہ قرابت رکھتا ہے پیشے سے **ف** کیونکہ اسکا بھائی **ب** **و** اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 جو شخص مالک ہو کسی بی رحم رحم کا تو وہ آزاد ہو جائیگا اور **ب** **و** اخراج کیا اس حدیث کا ابو داؤد اور ترمذی
 اور ابن ماجہ نے ترمذی سے ساتھ اس لفظ کے من مملک فلاں رحم شرم فهو حر **ص** اگر عورت غلام کی آزاد ہو
 و رضام کے مالک سے کہ کہ تو میرے غلام کو کہ جسٹ میں نہ اور ہم کے میری طرف سے آزاد کرو مالک ایسا ہی
 کرے تو غلام عورت کی طرف سے آزاد ہو جائیگا اور **ف** **و** فاسد ہوگا اس واسطے کہ وہ غلام عورت کی ملک میں آزاد ہو
 ہوا ہی اور اس صورت میں غلام کی عورت کو ملگی اس واسطے کہ وہی سے آزاد کیا **ف** **و** فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم نے ذرا اور اس واسطے جو آزاد کرے روایت کیا کہ کو تھا یہی سلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ یہ بی بیوں
ص اور اگر قیمت نکاح سے کہ اس لونڈی آزاد ہی اس کی گھارے سے آزاد ہو جائیگی **ف** مثلاً عورت کے گھارے
 قسم کا تھا اور اس سے قیمت نہ کی کہ یہ غلام اسی کے گھارے سے آزاد کرتی ہوں تو گھارے ادا ہو جائیگا **ص** اور اگر
 عورت یہ کہے کہ یہی طرف سے آزاد کرو اور میرے کا ذکر کرے **ف** **و** جیسا کہ ذکر کیا تھا اول صورت میں **ص**
 اور مالک آزاد کرے تو طرفین کے نزدیک نکاح فاسد نہ ہوگا اور ولا مالک کو ہوگی اور نزدیک امام ابو یوسف کے
 اس جگہ بھی نکاح فاسد ہوگا اور وہ عورت کو ہوگی **ف** اور دلیل اسکی پہل میں مذکور **ب** **و** اگر کہنے کا فوہ
 بغیر کہ اس کے نکاح کیا یاد و سرے کا فوہ کی حدت میں اور یہ اس کے دین میں جائز ہی اور پھر اسلام لائے تو نکاح اپنے

حال بانی شریعت اور ان کا کمال کیا کافر سے دوسرے سے جیسی ہے اسلام میں کچھ حرام ہے جیسے ان سے
 دوسرے سے یا ان سے **ص** اور پھر اسلام لائے تو ان سے دوسریاں ہیں تعزیری کراوی جاوگی **ف** کیونکہ کفر
 کیا اس پر علام ہے اس لئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا طلاق کا فیروزہ ملی کو جب اسلام لائے تھے
 اور ان کے نکاح میں دو ہندیں تھیں روایت کیا اسکو تہذیبی اور اوداؤ نے **ص** اور ان کو مسلمان ہوگا اگر کوئی او
 مان باب سے مسلمان ہو اور اگر دونوں میں سے کوئی اسلام لایا تب بھی ان کا اوسی کے تابع ہو جاوے گا **ف**
 اس واسطے کہ ان کا تابع ہوتا ہو اس کے جو مان باب میں ہے از رو سے دیکھ کے بہتہ ہو کہ صاحب کشف الغم نے تھے اس پر
 ساتھ اپنی مان کے مصداق مسلمین سے اور تھے ساتھ اپنے باب کے کیونکہ وہ تھے اپنی قوم کے دین پر **ص** اور اگر
 ان کا جو کسی اور کتابی کے پیچ میں ہو تابع کتابی کا ہو گا **ف** اس واسطے کہ کتابی بہتہ ہو جو کسی سے **ص** اگر زوج عورت
 مجوسی کا یا عورت کافر کی اسلام لاوے تو قاضی دوسرے پر اسلام کو پیش کرے اگر وہ بھی اسلام لاوے تو نکاح پر ممانعت
 رہے گا اور اگر اسلام لائے نہ تو ان دونوں کے پیچ میں تعزیری کراوی جاوے گی تو اگر قاضی اسلام پیش کرے یا نہ خواہندہ قوت
 تعزیری طلاق بائن کے شہادین ہوگی اور اگر پیش کرے یا نہ عورت پر قوت تعزیری طلاق نہ ہوگی کیونکہ طلاق عورت کی طرف سے
 نہیں ہوتا **ف** اور جانا چاہیے اگر خاندان مجوسی یا کتابی پر بعد اسلام عورت کے اوپر اسلام عرض کرنا ضرور ہوگا ورنہ
 وقت کراوی جاوے گی اور اگر عورت مجوسی ہو تو بھی یہی حکم ہو اور اگر کتابی ہو تو پیش کرنا اسلام کا او سپر ضرور نہیں کیونکہ نکاح
 ان کتاب کی عورتوں سے جائز ہے **ص** اگر خاندان مسلمان ہو گیا اور عورت بعد پیش کرے اسلام کے مسلمان نہ ہوئی
 تو اگر وہ اپنی زمین کی تو خاندان پر کچھ لازم آوے گا **ف** اس واسطے کہ عورت کی طرف سے طلاق نہیں ہوتا تو نصف
 بھی لازم ہوگا **ص** اور اگر وہ طبعی کی ہو تو کل مہر لازم آوے گا اور اگر عورت اسلام لائی اور خاندان نے انکار کیا تو اگر وہ طبعی
 نہیں کی تو نصف مہر لازم ہوگا **ف** کیونکہ یہ طلاق ہو قبل طبعی کے **ص** اور اگر وہ طبعی کی ہو تو کل مہر لازم آوے گا
 اور اگر دار الحرب میں زوج یا زوجہ اسلام لائے تو جب تک عورت کو تین حیض نہ ہو جائے گئے وقت نہ ہوگی **ف** اور یہی تکرار
 تابعین سے **ص** اگر خاندان کفار کا مسلمان ہوا تو کیا یہ اوسی کی ہوگی اگر کوئی زوج یا زوجہ میں سے کہ دونوں کا کفر
 دار الحرب دار الاسلام میں آباد میان اون دونوں کے فرقت ہو جاوے گی اگر چہ یہ ہو کہ آیا ہو اور اس فرقت سے عورت
 عدت نہ لازم آوے گی اگر در صورتیکہ وہ عورت حامل ہو تو اس سے وہ طبعی نہ گئے جب تک وضع حمل نہ ہو **ف** اس واسطے کہ فرمایا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اون عورتوں میں جو متدیہ ہوئیں بعدین غزوہ اوطاس میں کہ نہ وہ طبعی کیا ہوں یا نہ بیان نہ کہ
 وضع کرین بل اپنا اخراج کیا اسکا اوداؤ سنن بن ابی اور انطقی نے **ص** اگر زوج یا زوجہ کوئی ان میں سے مرتد ہو گیا اسکا
 فوراً بھٹکا قاضی کے نکاح فسخ ہو جاوے گا تو اگر عورت طبعی کی گئی ہو تو اس کے لیے کل مہر ہو اور جو زمین وہ طبعی کی ہو تو جس رت میں
 خاندان نہ ہو گیا عورت کے لیے نصف مہر ہو اور اگر عورت مرتد ہو گئی تو خاندان پر کچھ نہ لازم آوے گا **ف** اور جو
 وہ طبعی کی ہو تو مہر صورت میں کل مہر لازم آوے گا **ص** اور اگر زوج زوجہ دونوں سنا بھی مرتد ہو گئے اور پھر
 سنا بھی ایسا ہی وقت میں اسلام لائے تو نکاح باقی رہے گا اور اگر کوئی دوسرے کے پہلے اسلام لایا تو نکاح خافہ سنا

باب القسم

جب ایک مرد کی دو بیویاں آزاد ہوئیں تو واجب ہو کہ وہ اپنے درمیان میں قسم **ف** قسم اسکو کہتے ہیں کہ
 ملاؤ مکلف اپنے پیٹے پہننے میں اور رات کو نہ سنے میں اپنی عورتوں کے بیچ میں قسمت کر دیے **ص** برابر کر دیو
 اگر ہوں یا دونوں یا ایک یا ایک کر دو دوسری شیب ہو **ف** اسواسطے کہ فیما بین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 جسکی بیویوں دو عورتیں اور چھ کا وہ ایک کی طرف کو بیگا قیامت کے دن اور ایک جانب لے سکا جھکا ہو گا روایت کیا
 اسکو امام احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور داری نے حضرت ابی ہریرہ سے کہا کہ شیخ ابن جریر نے
 اسناد اسکا صحیح ہے اور یہ حدیث عام ہو کر اور شیب کو اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ اسکا کہ سوال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم دن باندھے تھے واسطے اپنی عورتوں کے بھر عدل کرے اور فرماتے ای واللہ یہ بات طبری ہی جعین مختار میں
 حدیث است مکر جعین مختار میں نہیں مگر ابی گردلی کا میلان کی طرف زیادہ ہو تو لا جاری ہو کر قسمت میں برابر
 اگر ہوں یا خراج کیا اسکا چاروں عالموں نے اور صحیح کیا اسکو ابن حبان اور حاکم نے **ص** اور نئی اور پرانی برابر
 اور اس طرح اسکو اور کتاب بھی **ف** اور دلیل ہماری الطلاق اس حدیث کا ہے جو مروی ہوئی اور ائمہ فقہاء قید کے
 نزدیک اگر عورت بکری تو سات راتیں برابر اس کے پاس رہے اور اگر شیب ہو تو تین راتیں پھر بعد اسکے قسمت کے
 کیونکہ روایت ہے انس بن شیبہ سے کہ سات ہی کب تک کرے ایک ہر دو کا کہ کو شیب پر تو ٹھہرے اس پاس سات راتیں پھر
 برابر باٹے اور جب تک کرے شوہر شیب کو تو ٹھہرے اس پاس تین راتیں پھر باٹے روایت کیا اسکو بخاری مسلم
 اور بیہقی بخاری کا ہے اور روایت ہے امام شافعی سے کہ جب تک کرے یا اوستے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرے اس پاس تین راتیں
 اور فرمایا نہیں تجھے تیرے اہل بدلت اگر چاہے تو تو سات دن بیویوں میں تجھے پاس اور اگر سات دن بیویوں تجھے پاس
 تو سات سات دن ہو گا اور عورتوں پاس خراج کیا اسکا مسلم نے **ص** اور نوڈی اور کتابیہ اور امام ولدا اور دیگر
 کوفہ نے کہ **ف** یعنی قسمت میں ہر بیوی حرکت کرے کیونکہ کشف الغم میں ہے کہ فیما بین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 آزاد عورت کو سات دو دن میں اور نوڈی کی واسطے ایک دن اور روایت ہے حضرت علی سے فرماتے تھے جب تک کرے یا اوستے نبی
 نوڈی پر تو واسطے چتر کے دو تین دن اور واسطے نوڈی کے ایک دن روایت کیا اسکو ابن ابی شیبہ اور عبد اللہ بن زراق اور
 دارقطنی اور ذہبی نے اور کہا شیخ ابن المہم نے کہ ایسا ہی حکم کیا حضرت ابوبکر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما نے اور حضرت عروہ
 امام احمد نے حضرت علی کے ارشاد سے اور ابن حزم نے کہ دو اسکو ضبط کیا کہ جب سات دن میں بیویوں کے واسطے کہ تو کچھ
 نہیں اسواسطے کہ وہ دونوں فقہاء بنی ہاشم نے اور زہبی نے خرچ ہوا میں لکھا ہے کہ وہ اسے کیا یہی ہے نہ ایسا ہی سمیع بن
 سے اور سلیمان بن ابی ہریرہ سے کہ وہ جب قائم کھاوے اور سوکھ ہو سے نوڈی کی تو اس کے واسطے دو دن میں اور نوڈی
 واسطے ایک دن **ص** اور زمین حق پر عورتوں کا قسمت میں جب سفر کرے زوج تو جس عورت کو چاہے سفر میں لے جاوے
 اور قرعہ واجب ہے **ف** اور امام شافعی اور احمد کے نزدیک نہیں جائز ہے خاوند کو کہ سفر کرے اور لے جاوے کسی عورت کو
 اگر اور عورتوں کی رضا سے یا قرعے سے اور امام ابو حنیفہ یہ فرماتے ہیں کہ عورتوں کا حق نہیں وقت سفر کرے خاوند کے کہینہ کہ

یعنی جس میں ضرورت
 نہیں ہے اگر کسی
 کوئی کوئی اور
 یہ حکم اگر کسی
 کے وقت سفر کرے
 اور لے جاوے

ایک بار یاد و بار جو سنے کو اخراج کیا ان دونوں اثر و ن کا عبد الوہاب شہرانی نے کشف الغم میں صحت رضاع کی
 امام ابو صیف کے نزدیک دو برس چھ مہینے ہیں **ف** اور صاحبین کے نزدیک دو برس اور بھی قول حضرت امام
 کا اور امام زفر کے نزدیک تین برس کہا صاحب ہدایہ نے دلیل صاحبین کی قول اللہ تعالیٰ کا **وَصَلَّاهُ وَفَضَّلَهُ**
تَلَدُّهُ شَهْرًا اس واسطے کہ مدت حمل کی چھ مہینے ہیں تو فصلا کے واسطے دو برس رہے اور قول رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کا **رَضَاعٌ بَعْدَ حَمَلٍ** نہیں ہے رضاعت بعد دو برس کے اور بلوغ المرام میں ہے کہ اخراج کیا اور کما داری
 اور ابن عدی نے ابن عباس سے اور قسیر بن مہر بن یونس سے روایت کیا اور ابن الجوزی نے بھی اور لفظ او سکا کر
لَرَضَاعٍ كَلَامًا كَانَتْ فِي حَمَلٍ لیکن نہیں ہے رضاعت اگر جو ہو دو سال کے بچہ میں اور کما داری قضی نے کہ حال اس کے
 صحیح ہیں مگر نہیں ہیں جلیل اور وہ ثقہ ہے حافظہ یوشن کی اس کی اسے اور محلی اور ابن حبان نے اور بعضوں کے نزدیک
 رضاع ساری عمر میں باقی رہتا ہے اور یہی باقی رہتا ہے حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا کے اس قول کو اور ازواج مطہرات نے
 اور کہا کہ سب سے تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ہے علم کرنا ہے رضاع مگر جو چہرے آنت کو اور ہوئے قبل از
 پھر اس نے کہ اور بھی سنتے تھے کہ فرمایا آپ نے نہیں رضاع ہے مگر جو ہو دو سال میں ہو نہیں سیتی یہ بعد احتلام کے
 ذکر کیا کشف الغم میں **ص** اور اس مدت کے رضاع نہیں ثابت ہوتا **ف** کیونکہ روایت کیا ابن ابی شیبہ نے
 کہ فرمایا حضرت عمر نے نہیں رضاع ہے مگر جو دو برس کے اندر ہووے حالت صغر میں اور روایت کیا ابی نے مجہم بن
 حضرت علی رضی اللہ عنہما کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں رضاع ہے بعد دودھ چھڑانے کے اور نہیں چھٹی ہے بعد
 جوارح مضبوط ہونے کے اور روایت کیا ابو نعیم نے شرح السنہ میں نقل اس کے اور روایت کیا عبد الرزاق نے حضرت علی رضی
 عنہما کا **رَضَاعٌ بَعْدَ الْفَصَالِ** نہیں رضاع ہے بعد دودھ چھڑانے کے اور روایت کیا ابن عدی نے کامل میں اور
 ابو دارم و طحاہی نے جابر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **لَرَضَاعٌ بَعْدَ فَصَالٍ وَكَأَيُّكُمْ بَعْدَ احْتِلَامٍ**
 یعنی نہیں رضاع ہے بعد دودھ چھڑانے کے اور نہیں چھٹی ہے بعد احتلام کے اور جامع ترمذی میں حضرت امام سلمہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں علم کرنا ہے رضاعت مگر وہ رضاعت کہ چہرے آنت کو اور ہووے پہلے دودھ چھڑانے کے اور بھی کیا
 اس کو ترمذی نے اور سلمہ نے اور ابن ابی حاتم نے اور ابو داؤد میں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے رضاعت مگر وہ کہ چھڑا
 کرے اور پھر اس کے گوشت کو اور کشف الغم میں ہے کہ فرماتے تھے نہ چھٹی ہے ہمیشہ فتویٰ دیتی تھیں حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا
 بات پر کہ نہیں حرام کرنا ہے رضاع بعد دودھ چھڑانے کے یہاں تک کہ وفات ہوئی اور تک **ص** اور جس عورت نے
 دودھ پلایا وہ اس کی ماں ہو جاتی ہے اور او سکا شوہر کہ جس سے اس عورت کا دودھ ہو باپ ہو جاتا ہے تو حرام
 ہو گا اس سے جو حرام ہوتا ہے نسب سے **ف** کیونکہ صحیح بخاری میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 حرام ہوتا ہے رضاعت سے جو حرام ہوتا ہے نسب سے اور ایک روایت میں ہے بخاری کی کچھ **مِنْ الرِّضَاعِ مَا يَحْرُمُ**
مِنْ النَّوَكَادَةِ اور ایک میں **يَرَانُ اللَّهُ حَرَّمَ مِنَ الرِّضَاعِ مَلَكُوتَهُ مِنَ النَّسَبِ** جس مگر کہ نسبی کی رضاعت
 یا بھائی نسبی کی ماں رضاعت یا بھائی اور بہن رضاعت کی ماں نسبی یا بھائی اور بہن رضاعت کی ماں رضاعت کی یہ سب حرام نہیں

ف اور بہن نسبی کی مادر نسبی یا بھائی نسبی کی مادر نسبی حرام ہے جیسا کہ اوپر گذرا **ص** اور اسی طرح حرام نہیں ہے بیٹے کی رضاعت میں بہن اور نسبی حرام ہے کیونکہ بیٹے کی بہن نسب سے یا اپنی بیٹی ہوگی یا بربہ ہوگی اور دونوں حرام ہیں اور رضاعت میں ایسا نہیں اور بھی نہیں ہے بیٹے کی جدہ رضاعت سے اور نسب سے حرام ہے کیونکہ وہ یا اپنی ماں ہوگی یا اپنی خوت سوتلوہ کی ماں اور دونوں حرام ہیں اور رضاعت میں ایسا نہیں اور اسی طرح نہیں حرام ہے مادر رضاعتی اپنے چچا اور چچائی کی اور مادر رضاعتی اپنے ماموں اور خالہ کی ہر دیکھو اسطے **ف** اور تفصیل اسکی ہل میں مذکور **ص** اور عورت کیوں اسطے نہیں حرام ہے اپنے بیٹے رضاعت کا بھائی اور چاہا پیسے کہ اسکا ذکر اوپر ہو چکا کیونکہ اوپر کہا کہ مادر بہن رضاعتی بھائی کی درست ہے تو وہ مرد اس عورت رضاعتی کے بیٹے کا بھائی ہوگا **ف** مثلاً زینب کا رضاعتی بھائی زید اور اسکا عرو بھائی ہے تو عود کے بھائی کی ماں زینب ہوگی اور اسکا ذکر اوپر ہو چکا **ص** اور چاہا پیسے کہ رضاعتی بیٹی خوار پر مرقعہ یعنی جو عورت کہ دودھ پلاتی ہے اور اسکا خاندان کہ جس سے اسکا دودھ پڑا اور ان دونوں کی قوم سب حرام ہو جائیگی **ف** تو خاندان رضاعت کا اس بیٹی خوار پر حرام ہے اور اسی طرح اسکا بھائی کیونکہ وہ بیٹی خوار کا چچا ہوگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واسطے چاند کے والدہ داخل ہو تیرے اوپر طرح کیونکہ وہ چچا ہے رضاعت سے روایت کیا اسکو بخاری نے **ص** اور مضرہ ہر نقطہ شیر خوار کا خاندان کہ وہ عورت ہے اور اسی طرح مضرہ کے خاندان پر شیر خوار کی بیوی اگر وہ مرد ہے اور شیر خوار کی فرور یعنی اسکی اولاد حرام ہو جائیگی اور قاعدہ اسکا اسیت میں ہو میت از جانب شیر دہہ بمقتضی شہادتہ و زنا نہ شیر خوار مرد و زنان **ف** یعنی دودھ پلانے والی اور اسکا خاندان مع اولاد اور باپ دادا اور ماں بہنوں کو شہ خوار کے خویش ہو جائیگی اور شیر خوار اور اسکی بیوی یا خاندان مع اپنی اولاد کے نقطہ خویش ہو جائیگی و دودھ پلانے والی اور اس کے خاندان کے **ص** بھائی بہن کو کچا کرے مگر اپنے بھائی رضاعتی کی بہن سے جیسا کہ چارٹر کے کچا کرے اپنے بھائی نسبی کی بہن سے اور مثال اسکی یہ کہ ایک شخص کا بھائی علاقائی ہے اور اسکی ایک بہن ہے رضاعتی تو اس شخص کو درست ہے کہ اس سے کچا کرے **ف** اور اگر اسکی بہن تحقیقی ہے یا علاقائی تو تو اسکو درست نہیں **ص** اگر ایک اس کے اور ایک نے مدت رضاعت میں ایک عورت کی پستان سے دودھ پیا تو حرمت رضاعت کی ثابت ہو جائیگی اور وہ مانند بھائی بہن کے ہونگے اور اگر دونوں نے مل کے کسی بکری **ف** یا گاسے یا اونٹنی **ص** کا دودھ پیا تو وہ بھائی بہن ہونگے اگر دودھ عورت کا پانی سے یا دواسے یا بکری کے دودھ سے مل گیا تو اگر غالب دودھ عورت کا ہے تو حرمت رضاعت ثابت ہوگی ورنہ نہیں اور اگر دوسری عورت کے دودھ سے مل گیا تو بھی حرمت کا دودھ غالب ہے اوس سے حرمت رضاعت ثابت ہوگی **ف** اور دوسری عورت سے جسکا دودھ غلوب ہو حرمت ثابت نہوگی اور بعض روایات میں ہے کہ اوس سے بھی حرمت رضاعت ثابت ہو جائیگی واسطے اعتنا طے کے اور اگر دودھ ہر بہن تو دونوں سے حرمت ثابت ہوگی اس واسطے کہ کوئی دوسرے پر غالب نہیں **ص** اگر عورت کے شیر کو طعام میں ملا یا تو اس کے کھانے سے حرمت رضاعت کی ثابت نہوگی **ف** اگرچہ دودھ غالب ہو کھانے پر اور صاحبین کے نزدیک جب غالب ہوگا تو حرمت رضاعت ثابت ہوگی کذا فی المدلیۃ **ص** اگر کسی مرد کی پستان سے دودھ نکلا تو اس کے پینے سے حرمت رضاعت

ثابت نہ ہوگی جس پر کسی شخص کو مدت رضاع میں عورت کے دوہ سے عقد دیافت تو جو مدت رضاع ثابت نہ ہوگی
ص اور اگر کسی عورت کو بکری پستان سے دوہ دکھلایا عورت مردہ کی اور کسی شخص نے اس کو مدت رضاع میں پستان سے
 ثابت نہ ہوگی **ف** لیکن خاوند اس بکری کا شیر خوار پر حرام نہ ہوگا تو درست ہے کہ کسی خاوند کو جب اس سے دلی کٹی
 کہ اس شیر خوار سے نکاح کرے **ص** اگر کسی شخص نے ایک بڑی عورت سے اور ایک شیر خوارہ سے نکاح کیا اور اس کا
 بڑی بیوی نے اپنی سوکن شیر خوارہ کو دوہ اپنا پلا دیا تو دونوں عورتیں خاوند پر حرام ہو جائیں گی **ف**
 اس واسطے کہ خاوند جامع ہو و بکار میان عورت اور اس کی رضاعی بیٹی کے اور بدست نہیں اور غنا میں بد
 لکھا ہے کہ بڑی عورت تو ساری عمر حرام ہے اور شیر خوارہ بھی اسی طرح اگر بڑی عورت سے دلی کٹی ہو اور اگر دلی
 نہیں کی تو درست ہے خاوند کو کہ پھر اس شیر خوارہ سے نکاح کرے **ص** نیز اگر بڑی عورت سے دلی نہیں کی تو
 تو اس کو کچھ ہر نہیں **ف** اور اگر دلی کی ہو تو کل ہر لازم ہوگا **ص** اور شیر خوارہ کہ آدھا ہر ملے گا اور خاوند اس سے
 ہم کو اس دوہ بلائے والی سے پھر لے سکے اگر اس سے قصداً واسطے نسا کے دوہ پلایا تھا اور اگر واسطے
 فساد کے نہیں پلایا تھا **ف** بلکہ وہ شیر خوارہ بھوکے تھی یا اور کوئی سبب ہوا **ص** تو خاوند اس سے
 نہ پھر بگا اور رضاع نہیں ثابت ہوتا ہے مگر دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی سے بد

کتاب الطلاق

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت ناپسند لگال چیز ان میں اند کے نزدیک طلاق ہی روایت کیا اور اس کو
 ابو داؤد اور ابن ماجہ نے بھی صحیح کیا اور اس کو حاکم نے اور کمالیہ جامع نے کہ یہ حدیث مسند صحیح ہے اور طلاق تین قسم ہے
 ایک سن اور دوسرے آسن اور تیسرے بری تو **ص** طلاق آسن یہ ہے کہ مرد یا بی عورت کو ایک طلاق دیوے
 اس طہر میں چھین اوس سے جماعت نہ کیا ہو وے اور چھوڑے اور اس کو یہاں تک کہ گندہ جاوے حدت اوس کی
ف اس واسطے کہ نہ چاہے نہ ہی اللہ چاہے نہ تھے مستحب پہلے اس بات کو کہ نہ زیادہ کریں ایک طلاق پر یہاں تک کہ نہ چاہے
 عات اور یہ اس بات سے افضل تھا اون کے نزدیک کہ طلاق دے مگر عورت کو تین بار طہر میں ایک طلاق نہ کر لیا
 اس کو کہ شفاء الغمین اور مروی ہے از ابیہم بھی سے کہ درست نہ تھے تھے صحابہ یہ کہ طلاق دے سے کہ ایک یا تین
 چھوڑے اور اس کو یہاں تک کہ شفاء الغمین بار روایت کیا اور سکوان ابی شیبہ نے **ص** اور طلاق سن یہ ہے کہ تین بار
 کو ایک طلاق دیوے برابر کہ بعض میں ہے یا طہر میں اور طوطوہ کو تین طلاق جب احبار طہر میں جمیع طہر کی ہو
 اگر اوس عورت کو چھٹاں تا ہوں اور امام مالک سے کہ نزدیک یہ بھی بدعت ہے بلکہ نہیں مباح ہے کہ ایک طلاق اور دلی
 ہماری حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ کی تحقیق کہ طلاق دیا انھوں نے اپنی عورت کو اور وہ مخالف چھین پھر ارادہ کیا کہ اول
 دو طلاق دیوں وقت دو حیضوں کے سوچو بچا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ان میں ایسا حکم کیونکہ اللہ تعالیٰ نے
 بیشک تو نے خطا کی سنت سے اور سنت یہ ہے کہ استقبالی کے تو طہر کا تو طلاق دے تو نزدیک ہر طہر کے سوچو بچا
 محکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوچت کی سینا اپنی عورت سے اور فرمایا آپ نے جس وقت کہ وہ پاک ہو جائے

طلاق

لے

میں والد و غیر والد
ایک سو ایک سال
ان میں نہ ہو جائے
مستطاب

تو پھر طلاق ہے اسکو اور چاہے روک رکھ سو کہنا بیٹھنا رسول اللہ کیا دیکھتے ہیں آپ اگر تین طلاق میں
اسکو تو پھر جو صحت طلاق ہو فرمایا کہ نہیں باندھ ہو جائیگی وہ تجھے اور جو دیکھا گناہ روایت کیا اسکو دافطنی نے اور
ابن ابی شیبہ نے مصنف میں حسن سے انھوں نے ابن عمر سے اور تعلیل کی اسکی یہی ہے کہ ساتھ طلاق اسکی
اور کہ لا کلاما و نہ یاد تیان ایسی کہ نہیں متا بہت کیا جاتا اس پر اور وضعیف ہی نہیں قبول کیا ہو جائیگی وہ حدیث کہ منفرد
اس کے ساتھ کہ شیخ ابن العمام نے کہ تعلیل یہی ہے کہ مرد و بیوہ کو کہ متا بہت کی طلاق کی شعیب بن رزق نے سننا سنا
روایت کیا اسکو طبرانی نے سوچ میں ص اور اگر حیض نہ آتا ہو یا سفید ہو یا حائل ہو تو پھر بیسے میں کیا طلاق دے اور
جائز ہو طلاق نہ آئے تو کعبہ وطنی کے بھی اور طلاق یہی ہے کہ تین طلاق یا دو طلاق یا یک بار یا دو بار یا یک طہرین
ویسے اور صحت کرے در بیان اس کے تو اگر ایسا کیا تو طلاق واقع ہو جائیگا اور طلاق دینے والا گناہگار
اور دلیل اسکی اور حدیث ابن عمر کی گزری اور مروی ہے سنن ابوداؤد میں کہ حضرت عبداللہ بن عباس نے واسطی ایک
مرد کے تین طلاق دیے تھے اور اسے اپنی عورت کو باندھ ہو گئی وہ عورت تجھے اور تو نے نافذ ہائی کی یا نہیں رب کی اور روایت کیا
طحاوی نے کہ ایک شخص نے سو طلاق دیے اپنی عورت کو کہ ابن عباس نے نافذ ہائی کی تو نے اپنے رب کی اور باندھ ہو گئی عورت
تیری تجھے اور مروی ہے مانند اسکے موطا مالک میں حضرت ابن عباس اور عبداللہ بن مسعود سے اور روایت کیا عبد الرزاق نے
علقمہ سے کہ ایک یا ایک شخص طہر بن مسعود کے سو کہ طلاق دیا بیسے اپنی عورت کو نہ تو تین طلاق ہو کہ ابن مسعود نے
کہ تین طلاق واقع ہو یا باقی زیادتی ہو اور مروی ہے مانند اسکے موطا میں اور سنن ابوداؤد میں حضرت ابو ہریرہ اور ابن عباس سے
سے بھی اور ابن عمر سے اور روایت کیا و کعب نے آتش سے انھوں نے حبیب بن ثابت سے کہ کہا کیا ایک شخص عورت کو
کے پاس ہو کہ نہ طلاق دے بیسے اپنی عورت کو فرمایا کہ باندھ ہو گئی وہ تجھے ساتھ تین طلاق کے اور تیسہ کہ تو
باقی طلاق تو اپنی عورتوں پر اور روایت کیا و کعب نے معاویہ بن ابی نجی سے کہ کہا کیا ایک شخص طہر بن عثمان سے کہ
اور کہ نہ طلاق دے بیسے اپنی عورت کو تو فرمایا کہ باندھ ہو گئی وہ تجھے ساتھ تین طلاق کے اور روایت کیا عبداللہ
بن عبادہ بن صامت سے کہ طلاق دے اور کہ باپ نے اپنی عورت کو نہ تو تین عبادہ اور پھر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے وہ باندھ ہو گئی تین طلاق سے ساتھ عصیت کے اور باقی رہے تو سی شانوسے زیادتی
اور ظلم اگر چاہے اللہ عذاب کسے اس پر اور اگر چاہے بخش دے اور روایت کیے طحاوی نے اس باب میں اور آثار حضرت انس
اور حضرت عمر بن الخطاب سے بھی اور امام شافعی کے نزدیک تین طلاق ایک بار دیدینا جائز ہیں اور بعضوں کے نزدیک
اگر تین طلاق ایک بار دیکھا تو ایک طلاق واقع ہو گا اور یہی آثار ابن عباس پر حجت ہیں ص یا ایک طلاق کے اس کو طہرین
جس میں طہر کی ہو ف اور عام کہ اس طلاق کو حضرت عبداللہ بن عباس نے ذکر کیا اسکو کشف الغم میں
ص یا ایک طلاق کے موطا کو حیض میں ف اور دلیل اسکی وہی حدیث ابن عمر کی ہے جو اگر گزری اور اسکی
حرمت پر اجماع ہے لیکن طلاق واقع ہو جائیگا ص اور واجب ہے صحت اس میں سو جب پاک ہو دے حیض سے تو
طلاق دیوے اسکو اگر چاہے ف اسو اس کے کہ حدیث ابن عمر میں ہے سو جمع کسے اس عورت سے طلاق

اوسکے ایک مین داخل میں روایت کیا کہ اوسکو مسلم اور صاحب من نے اور یہی قول ہے امام شافعی کا ایک روایت میں اوسکو
 مین کہ فرمایا امام ابوحنیفہ نے جسوقت کہ پاک ہو جائے اوس جن سے جسین طلاق یا یہی صحابہ انصہ ہوئے ہر ایک ایک
 تو با و سکو طلاق دے اور یہی بھی مذکور ہے حدیث ابن عمر میں اخراج کیا اوسکا بخاری مسلم نے اور یہی قول ہے امام مالک
 اور احمد کا و شہور ہے نہ شافعی کا خاص اگر کسی شخص نے اپنی عورت موطوءہ کو کہا کہ تجھ کو تین طلاق ہیں سنت کے پیش
 بنیت کے تو ہر طرح میں ایک طلاق واقع ہوگا اوسا سطر کے طلاق مسنون ہے اور اگر نیت کی کہ تینوں طلاق بھی جائز
ف یا پہلے طلاق ایک ایک ہینے میں **ص** تو صحیح ہے یعنی تینوں طلاق **ف** اول صورت میں **ص** بھی جائز
ف اور دوسری صورت میں ہر مینے میں ایک طلاق پر گنا کا **ص** اور امام زفر کے نزدیک یہ نیت نہیں صحیح
 ہوگی کیونکہ یہ طلاق بدعی ہے اور اس سے لفظ مسنون کا کہا تھا اور ہمارے نزدیک اس صورت میں بھی مسنون
 کے یہ ہونگے کہ تین طلاق کا ایک بار واقع ہونا مذہب اہل سنت کا ہے کیونکہ روافض کے نزدیک تین طلاق
 ایک بار نہیں واقع ہوسکتے **ف** اور وہ جو حدیثیں اوپر چھنے ذکر کیں دلالت کرتی ہیں ان کے طلاق پر ایک
فصل اور واقع ہوا ہو طلاق ہر غاوند عاقل بالغ کا خلاصہ ہو یا آزاد اگر چہ شے میں مست ہو **ف** اور اگر چہ
 کے نزدیک جو شخص مست ہو اوسکا طلاق نہیں واقع ہوا کیونکہ فرمایا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے میں ہوا واسطے جنہوں اور اس
 طلاق تھے ابن عباس فرماتے کہ طلاق مست کا اور مکروہ کا جائز نہیں اور دلیل ہماری وہ ہے جو روایت کیا مالک نے
 موطا میں تحقیق کہ سید بن اسیب اور سلیمان بن ابیہار چھ گئے گئے مست کے طلاق سے سو کہا انھوں نے جسوقت کہ
 طلاق دے مست جائز ہوگا طلاق اوسکا اور اگر قتل کر گیا قتل کیا یا بوجھا کہا مالک نے کہ یہی حکم ہے نزدیک ہمارے اور
 روایت کیا ابن ابی شیبہ نے تحقیق کہ عمر رضی اللہ عنہ نے جائز رکھا طلاق مست کا عورتوں کی گواہی سے اور یہی کا لالہ ابی شیبہ نے
 عطاء اور مجاہد و حسن اور ابن سیرین اور ابن اسیب اور عمر بن عبد العزیز اور سلیمان بن ابیہار اور یحییٰ اور زہری اور یحییٰ
 کہ کہا ان سب نے جائز ہے طلاق مست کا اور یہی اخراج کیا حکم ہے کہ کہا انھوں نے جو اللہ کی طرف سے مست ہو و اوکا
 طلاق جائز نہیں اور جسکو شیطان نے گھٹایا ہے کہ کیا یہی موطا طلاق اوسکا جائز ہو اور کشف الغمین ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے
 رکھتے تھے طلاق مست کا اور عاق اوسکا اور کافی ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے واسطے تقلید کے اور ہمارے مذہب میں ہے بھی
 بعض علما اس طرف گئے ہیں کہ طلاق نہیں واقع ہوگا مست کا اور یہی مختار ہے کرنی اور طحاوی کا **ص** اور گونگے کا
 طلاق اشارے سے واقع ہوگا **کاف** یعنی اوس اشارے سے جو طلاق کے واسطے مقرر ہے اور اسکا بیان انشاء اللہ
 آخر کتاب میں آجیگا **ص** اور نہیں واقع ہوگا طلاق یہی **کاف** کیونکہ روایت کیا ابن ابی شیبہ نے حضرت عبداللہ بن عباس
 سے کہ کہا انھوں نے نہیں جائز ہے طلاق لڑکے کا اور روایت کیا عبدالرزاق نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا انھوں نے
 نہیں جائز ہے طلاق واسطے لڑکے کا اور کشف الغمین ہے کہ کہا شعی نے نہیں جائز ہے طلاق لڑکے کا پیرانہ کے مبالغہ پر
ص اور محمد بن **کاف** اس واسطے کہ جامع ترمذی میں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق
 جائز ہے طلاق مسنونہ کا یعنی جو غلوب العقل ہو اور اوسکی اسناد میں بخاری بن جلالہ میں ہے کہ ترمذی نے کہ وہ ذہاب صحیح ہے

سے
 مین جنہوں نے خلاصہ
 کی طرف سے
 لکھا ہے وہ خوب
 ہے

صلوات اللہ علیہ

یعنی بھول جانا یہ حدیث کو اور کہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہ نہیں طلاق ہو واسطے مجنون کے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کہا گیا قلم تین سے سونے والے سے جب تک جاگے اور اڑکے سے جب تک سیانا ہوا اور مجنون سے جب تک خوش آنے یا فاقہ قریب سے روایت کیا اور کہا امام احمد اور ابو داؤد و نسائی ابن ماجہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور صحیح کیا اور کہا امام صاحب دارالکرامت یعنی اوس شخص کا جو سورہ بایوف اس واسطے کہ سوتا شخص بھی غیر مختار ہو تو وہ بھی مانڈ جو کچھ ہو اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کُلِّ طَلَاکٍ حَکْمٌ طَلَاکُ الْعَقِیْقِ وَالْمَجْنُونِ یعنی ہر طلاق جائز ہے ہر طلاق اڑکے اور مجنون کا روایت کیا اور کہا اسکو صاحب ہدایہ نے اور کہا زبیری نے تخریج میں قلت حدیث غریب اور حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے جو جامع ترمذی میں ہے اس کے معنون میں ہے اور اسی طرح واقع ہر طلاق کر کے یا یعنی جو شخص زبردستی یا گیا یا طلاق اور امام شافعی کے نزدیک واقع نہیں ہوتا اور کہیے صاحب کشف الغمہ نے آثار اس باب میں حضرت ابن عباس اور ابن عمر سے جیسے ثابت ہوا کہ طلاق کر کے نہیں واقع ہوتا اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر اس نے معاف کیا ہمارے آستانے چونکہ اور بھولنا اور زبردستی سے کسی کام کرنا روایت کیا اور کہا ابن ماجہ اور حاکم نے ابن عباس سے اور کہا ابو حاتم نے کہ یہ ثابت نہیں اور کہا زبیری نے تخریج ہدایہ میں کہ ہماری دلیل وہ ہے جو انہما کیا عقیلی نے اپنی کتاب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے تحقیق کیا کہ مرد سوتا تھا سو کھڑی ہوئی عورت اسکی اور لی یا کچھ پھری اور پھر بھی اپنے مرد کے سینے پر اور رکھ دیا پھر کچھ اوسکے حلق پر اور کہہ کیا تو اسے جھکوتین طلاق ورنہ نہ دیکھ کر وہ بگلی جھکے تو قسم دی اوس مرد نے اسکی اور عورت کو اور اسکا کرنا اوسے نسبت تین طلاق دیا اور کہا اوس مرد نے پھر آیا وہ شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہہ کر گیا یہ تو فرمایا آپ نے کہ نہیں رجوع ہو طلاق میں یعنی طلاق واقع ہو گیا اب نہیں پھر گا اور یہ حدیث مرسل ہے اور روایت کیا اور کہا عقیلی نے سنہ ۱۱۱۱ھ میں سے صحابہ میں سے کہا ابن القطن نے مرسل اسن بن مسند سے کیوں کہ مرسل کی اسناد میں بقیہ اور نعیم بن حاذیہ میں اور مرسل میں اسماعیل بن عیاش ہے اور وہ روایت کرتا ہے شامیہ میں سے لیکن اسناد میں اوسکو بخاری بن جلیہ غیر معروف ہے اور نہ کہ اوسکی حدیث کو ابو حاتم نے اور بخاری نے طلاق کر کے میں اور تفسیر میں کہ کہہ کر یا بخاری نے حدیث صفوان بن حکم بعض صحابہ سے طلاق کر کے باب میں منکر ہے نہیں متابعت کی گئی اوس پر لیکن قطع نظر اسکے بہت سے آثار صحاح ہمارے مؤید وارد ہوئے ہیں روایت کیا عبد الرزاق نے ابن عمر سے کہ جائز رکھا انھوں نے طلاق کر کے اور بھی روایت کیا شعبی اور بخاری اور زہری اور قتادہ اور ابی قلابہ سے کہ اون سے جائز رکھا طلاق کر کے اور بھی انہما کیا عبد الرزاق نے سعید بن جبیر سے کہ انھوں نے کہہ کر اہل اسلام میں طلاق کر کے جائز ہے اور سید کا اپنے غلام کی بیوی پر کیوں کہ ملک نکاح حق غلام کا ہے تو اسقاط اوس حق کا غلام کے لیے ہوگا نہ بیوی کے لیے اور کشف الخفاء میں ہے کہ فرمایا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جب شخص نے اذن دیا اپنے غلام کو نکاح کا تو طلاق غلام کے ہاتھ میں ہے اور زمین سوا غیر کے قبضہ میں اور بھی ذکر کی اس باب میں موافق اسکے حدیث مرفوع ابن عباس سے صحیح اور طلاق عورت آزاد کا تین تک ہے اور لونڈی کا دو تک اس واسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق لوٹدی کے دو ہیں اور حدت اوسکی جو حیض میں تھا روایت کیا اور کسکو ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے

اور اسناد میں اوسکی علامتیں مسلم ضعیف ہو کر مازیلعی نے کہ روایت کیا حدیث عایشہؓ کو حاکم نے مستدرک میں
 اور صحیح کیا اوسکو اور اعلیٰ کی دوسری میزان میں لقیص مطہر بن اسلم کی ابی عاصم شبل اور یحییٰ بن سعید اور ابو حاتم رازی اور
 بخاری سے اور نعل کی توفیق اوسکی ابن جبران سے اور بھی روایت کیا اوسکو ابن ماجہ نے ابن عمر سے اور زرارہ اور طبرانی
 اور داؤد قطنی نے اور صحیح کیا اور قطنی نے وقت اوسکا اور ضعیف کیا اوسکے رفع کا سبب عمرو بن شیبہ سلمیٰ کے اور وہ ضعیف
 نہیں جنت بکڑی جاوگی اوس سے اور بھی روایت کیا اوسکو حاکم نے مستدرک میں حضرت ابن عباس سے اور کہا
 صحیح و لیہ صحیحہ اور روایت کیا داؤد قطنی نے ابن عمر سے تحقیق کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بوقت کہ سو لوہا
 کھنچ میں ایک ہر کے اور وہ طلاق ہے اوسکو پھر فرمایا ہے اوسکو توفیقین حلال ہو واسطہ اوسکے یہاں تک کہ کلمہ کرے
 دوسرے خاوند سے اور اسناد میں اوسکی سلم بن سالم کی تکریم کی اوسکی ابن المبارک نے اور کہا یحییٰ بن سعید نے لایس
 حدیث بشیخ اور ابی اسحاق گماہدی نے اور روایت کیا شافعی نے حضرت عمرؓ سے کہ کلمہ کرے غلام دو عورتوں سے
 اور وہ طلاق ہے اور عدت کرے لوڑی دو حیض سے تو اگر حیض نہ آتا ہو اوسکو دو حیض سے یا ڈیڑھ حیض سے اور
 اگر ایچ کیا اوسکا یعنی سے نہ عورت سے نہ عورت شافعی سے اور داؤد قطنی نے سلم بن صالح اگر عورت نہ ہو تو دو مالکین اور نہ مالک
 اور یا غلام سے نہ عورت مالک دو طلاق کا ہوگا اور اگر عورت عترت ہو اور خاوند اسکا غلام آتا اور تو مالکین طلاق کا ہوگا
 اور امام شافعی کے نزدیک جب لوڑی کا خاوند مرد ہو تو مالکین طلاق کا ہوگا اور اگر عورت کا خاوند غلام ہو تو مالک دو طلاق کا
 ہوتا ہے اور لیہ طلاق قبول ہے لیس علیہ وسلم کا ہر کوڑی کے دو طلاق میں اور عدت اور مکمل حیض میں
 حلیہ ہو اگر طلاق جو تون کے اعتبار سے ہو اور بھی روایت کیا امام محمد نے احتج بہ انرا کہ وہ تون میں یکدم لکھی
 قال کھفت طلاق کنائی دیکھ بقول قال علی بن ابی طالب الطلاق بالکسایہ والکسایہ یعنی طلاق عورت
 کے اعتبار سے ہے مرد نہ سبھی اور تون کے اعتبار سے ہے اور بھی قول ہے عبد اللہ بن عمرو کا اور امام شافعی کے نزدیک طلاق
 مردوں کے اعتبار سے اور عدت عورتوں کے اعتبار سے ہے کیونکہ یہ لایس میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 کہ طلاق یا تھم مردوں کے ہو اور عدت ساتھ عورتوں کے ہے اور یہ حدیث مردوں کا غریب ہو لیکن روایت کیا اوسکو
 ابن ابی شیبہ نے موقوفہ ابن عباس پر یا و طبرانی نے مجمہ میں موقوفہ ابن سعد و برا و کما ابن ابی نجوزی نے کہ کلام ابن عباس
 کا ہے اور بھی احتج کیا ابو حاتم الزرائع موقوفہ اوپر عثمان اور زید بن ثابت اور ابن عباس کے اور روایت کیا عبد الرزاق
 نے نافع سے انھوں نے نے امام مسلم سے کہ اوسکے غلام نے دو طلاق دیے اپنی عورت عترہ کو تو پوچھا اب میں
 امام مسلم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تب فرمایا آپ نے حرام ہو گئی اوسپر یہاں تک کہ کلمہ کرے دوسرے
 خاوند سے اور روایت کیا اوسکو طبرانی نے طریق عبد الرزاق سے اور اس باب میں اور آثار میں جو مؤثر ہیں
 بہرہ امام شافعی کا وہ کورہن بعض موطا میں امام مالک کے اور بعض کشف الغمہ میں شیخ عبد الوہاب شافعی نے حوالہ دیا ہے

باب طلاق واقع کرنے کے بیان میں

طلاق دو قسم ہے ایک سچا اور وہ اوس لفظ سے ہوتا ہے کہ سواے طلاق کے اور کسی میں استعمال نہیں کیا جاتا

علامہ ابن عمر

علامہ ابن عمر

علامہ ابن عمر

جیسے کہ تو طلاق ہی یا تو مُطْلَقٌ ہر ص یا طلاق دینے سے نکاح اور ان صورتوں میں ایک طلاق جہی واقع ہوگا اگرچہ نیت نہ کی ہو یا نیت طلاق بائن کی ہو یا ایک سے زیادہ طلاقوں کی اور اگر کم کہ تو طلاق جہی یا تو طلاق الطلاق ہی یا تو طلاق طلاق جہی اور کچھ نیت نہیں کی یا نیت کی ایک طلاق کی یا دو طلاق کی تو ایک طلاق جہی واقع ہوگا اور اگر تین طلاق کی نیت کی تو اگر وہ عورت حرہ ہی تین طلاق واقع ہو جائے گی اور لوہی میں دو طلاق ہنر تین طلاق کے ہیں حرہ میں **ف** تو اگر جو روٹو ٹوٹی ہو اور یہ الفاظ کہے اور نیت کی دو طلاق کی دو واقع ہو جائے گی کیونکہ لوٹوٹی بعد دو طلاق کے ایسی ہو جاتی ہے کہ حرہ بعد تین طلاق کے اس واسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلاق لوٹوٹی کے دو طلاق ہیں روایت کیا اسکو اصحاب میں نے اور اوپر ذکر اسکا گذرا **ص** اگر طلاق کی نسبت کی طرف تمام عورت کے مستانہ کہ طلاق ہی یا اس کے ایسے جز کی طرف کہ وہ ہنر نہ نکل کے شمار کیا جائے یا جیسے کہ تیسرا یا گردن تیری یا روق تیری یا بدن تیرا یا سونہ تیرا فرج تیری طلاق ہی تو ان سب صورتوں میں ایک طلاق واقع ہوگا **ف** اس واسطے کہ ایسے نظائر کی نسبت تمام بدن سے تعبیر کی جاتی ہے لیکن سر سو اس واسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **صَدَقَةُ لِعَظْمٍ صَاحِبُ مَن مِّنْ عَظْمٍ مِّنْ كُلِّ شَيْءٍ عَظْمٌ كَالِیکَ صَاعٌ كَوْجُو سے یا گیون سے یا آدمی کے ہاتھ تو آدمی کو اس اور اس ارشاد فرمایا اور لیکن گردن سو اس واسطے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے **فَخَرَجَ يَرْسُلُ رَاسَهُ** اور نظام سے تعبیر کی ساتھ رقبہ کے اور لیکن روق تو اس واسطے کہ اگر تے میں ہلاک روح ہلاک ہوئی روح اس کی یعنی انسر اسکو اور بقیہ ظاہر اور لیکن ہونہ تو اس واسطے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے **كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهًا** اور اپنی ذات کی تعبیر ہنر سے فرمائی اور لیکن فرج سو اس واسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **لَعَنَ اللَّهُ الْفَرْجَ عَلَی الْفَرْجِ** یعنی ہلت کی اقبالی سے ان فرج کو جو زین پر ہیں اور عورتوں سے تعبیر فرمائی ساتھ فرج کے کہ جمع فرج کی ہو اور اس حدیث کو ذکر کیا صاحب ہدایت اور کامیابی نے تخریج میں غریب جدا لیکن اخراج کیا ابن عدی نے کامل میں ابن عباس سے مرفوعاً توفیق کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا صاحبات فرج کو کہ سوار ہو ورنہ زینوں پر اور اسکی اسناد میں علی بن ابی طالب قرشی ہو کہا میں عدی جمول ہو اور بہر حال اس لفظ حدیث سے مطلب ثابت نہیں ہوتا اسی ماقال الذی یطبی **ص** اور اگر نسبت کی طلاق کی اس طرح کی طرف جو شائع ہو ورنہ جیسے کہ کاذب تیرا یا نیت تیرا طلاق ہی تب بھی طلاق واقع ہوگا اور اگر کاذب تیرا یا پیر تیرا یا بیٹہ یا پیت تیرا طلاق ہی تو طلاق واقع ہوگا اور یہی ظاہر ہر **ف** کیونکہ ان جہات سے عمل بدن کی نہیں ہو اگر تین **ص** اور بعضوں کے نزدیک بیٹہ یا پیت کی طرف نسبت کرنے سے طلاق واقع ہوگا اور اگر کم کہ تو طلاق جہی یا تہائی طلاق ہی یا ایک طلاق سے دو یا ایک اور دو کے بیچ میں تو ایک طلاق واقع ہوگا اور اگر کم کہ تو ایک طلاق تین طلاق تک یا دو یا تین میں ایک طلاق کے تین طلاق تک ہو تو دو طلاق واقع ہو گئے اور اگر کم کہ تو کچھ بھینٹ دو طلاق کے تو تین واقع ہو گئے اور اگر کم کہ تین نصف تین ایک طلاق کے دو طلاق واقع ہو گئے اور نصف تین کے نزدیک تین **ف** اور دلیل اسکی اصل میں مذکور **ص** اور اگر کم کہ ایک طلاق ہی دو طلاق میں تو ایک دفعہ برابر ہو کر نیت ضرب کی کرے یا اگر **ف** ضرب فن صاحب میں لے لیتے ہیں کہ ایک عدد کو دوسرے کے شمار**

یعنی طلاق دہائی کر
خاص طلاق کی ۱۲ مرتبہ
سورہ
یعنی طلاق دہائی کر
کسی طلاق کی ۱۲
مرتبہ

یعنی دفعہ و مستحلی
کدام ۱۲ مستحضر

یعنی طلاق دہائی کر

یعنی ضرب فن صاحب میں لے لیتے ہیں کہ ایک عدد کو دوسرے کے شمار

بعد از اہوتے اوسکے کے خاوند مالک تین مطلق کا ہونا ہوا اور اگر مولیٰ نے اپنی لونڈی سے کہا کہ جب کل کارور کو
تو تو آزاد ہو اور اوسکے خاوند نے کہا کہ جب کل کارور آزاد ہو تو سب کو نکود و طلاق بہن اور کل کارور کا تو یہ دو طلاق ہو جائیگا
اور خاوند کو رجوع جائز ہوگا اور امام محمد کے نزدیک جمع جائز ہے اور حدت اوسکی سب کے نزدیک تین حیض ہونے کے بعد رجوع جائز ہے
اور تین حیضے اگر وہ اکثر ہے جیسے حدت جو کہ اپنی خاوند نے اپنی عورت سے کہا کہ میں تجھے جدا ہوں ساتھ تین مطلق کے
یا کہ ایک ہی جمع ہوں ایک مطلق بائن واقع ہوگا اور اگر کہ میں تیری طرف سے طلاق ہوں کچھ واقع ہوگا اگرچہ تین مطلق
کی بھی ہو اور اگر کہ ایک کچھ ایک مطلق پر یا نہیں یا کچھ مطلق پر ساتھ موت سیری کے یا تیری موت کے سب کچھ واقع ہوگا
اگر کوئی زوج زمین سے ایک کا مالک ہو گیا یا اوسکے ایک حصے کا تو نکاح باطل ہوگا وچھ مطلق کے ف لیکن جب
خاوند مالک ہو گیا عورت کا تو اس واسطے کہ اب مالک ہیں خاوند کو حاصل ہونی تو ملک نکاح لغو ہوگا وچھ اور اگر عورت مالک ہو
خاوند کی تو اس واسطے کہ خاوند کو ملک نکاح پر اور عورت کو ملک ہیں ہونی تو ایک ہی شخص مالک و ملک ہوگا وچھ اور وہ مالک
ص اگر خاوند نے اپنی عورت کو او گھلیوں کے باطن سے اشارہ کیا ف یعنی پیشی عورت کی طرف کی صورتی
او گھلیاں کھڑی ہیں او تنے ہی طلاق واقع ہونگے اور اگر پشت سے او گھلیوں کے اشارہ کیا ف یعنی تہلی طلاق
یعنی والے کی طرف ہی ص تو جتنی او گھلیاں بند ہیں او تنے طلاق ہو جائیگا ف کیونکہ اشارہ کرنا او گھلیوں سے
واسطے حد کے اس پر عادت جاری ہو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبینا یہ ہے جو عورت ورسول او گھلیوں
سے تین بار اشارہ کیا اور اخیر بازمین ایک او گھلی بند کر لی رہا بیت کیا او سکوا حکم نے دستہ در کہ میں او کو امکا صحیح ہو
اور پھر شرط جاری کے اور وہی ہے یہ حدیث شریف عرسے صحیحین میں کہ آیا بعد مہرین اور سعد بن ابی وقاص سے بھی
ص اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ سے کہا کہ تجھ کو طلاق بائن یا سینے یا کہ لاشہ الطلاق یا فحش الطلاق یا فحش الطلاق یا فحش الطلاق
یا طلاق شیطان یا طلاق بعت دیا یعنی دیا یا تینے تجھ کو طلاق مثل پہاڑ کے یا مثل زبراطلاق کے یا گھر بھر کے یا طلاق
یا طویل یا عریض تو ان سب صورتوں میں ایک طلاق بائن واقع ہوگا مگر جب کہ عہد میں نیت تین طلاق کی کرے
اور لونڈی ہیں دو کی تو عہد میں تین واقع ہونگے اور لونڈی تین دو اور جس شخص نے اپنی عورت کو قبل و بعد کے
تین طلاق ایک بار دیے تو تینوں واقع ہو جائیں گے لیکن اگر کہ ایک کچھ طلاق ہی طلاق ہی طلاق ہی تو ایک طلاق ہوگا
اور عورت اول طلاق سے بائن ہوئی اور دوسرا اور تیسرا طلاق واقع ہوگا اور ایسا ہی ہوگا کہ ایک کچھ طلاق ہی کہ ایک
ایک اور ایک اور اگر کسی شخص نے کہا کہ تجھ کو طلاق ہی ایک یا طلاق ہیں دو یا طلاق ہیں تین تو اول صورت میں ایک بار
دوسری میں دو اور تیسری میں تین واقع ہونگے تو اگر وہ عورت مرنے سے قبل کرے حد کے تو کلام لغو ہوگا وچھ اور کچھ واقع ہوگا
اور اگر کہ ایک تو طلاق ہی ایک قبل ایک کے یا بعد اوسکے ایک ہی تو ایک طلاق واقع ہوگا نیز موطوہ میں دو طلاق
اور اگر کہ ایک تو طلاق ہی ایک قبل اوسکے ایک اور ہی یا بعد اوسکے ایک ہی تو طلاق ہی ایک ساتھ ایک کے یا ساتھ اوسکے
ایک اور ہی تو عہد مہرین بھی ان صورتوں میں دو طلاق واقع ہو جائیں گے اور اگر کہ ایک تو طلاق ہی ایک اور ایک اور ایک تو
مہرین اور پھر زہر مہرین داخل ہوئی تو دو طلاق ہو جائیں گے برابر کہ موطوہ ہے یا غیر موطوہ ف اور اگر کہ ایک تو عہد مہرین

دشام دی اور بدگونی کا جیسے خلیۃ بریۃ تہہ حرام بائن اور بغض ایسے میں کہ انتقال رکھتے ہیں نہ کہ کام سما
اور نہ دشنام دی کا جیسے اعتدائی استبدائی رحمت انت واحدۃ انت حرقۃ اختارۃ ای امر کہ میرا دل سے تیرا دل
فارق تہا توجب ناوہ راضی ہو یعنی غصے میں نہ اور نہ طلاق کا بھی نہ تو کوئی لفظ است ان الفاظ میں سے الطلاق نہیں کہلا
اور جب غصے میں ہو تو پہلے دو قسم کے الفاظ نیت پر موقوف ہیں گے تو اگر نیت کر لیا تو طلاق واقع ہوگا ورنہ نہیں واقع ہوگا
اور تیسری قسم میں طلاق واقع ہوگا اگر نیت نہ ہو اور جب ذکر طلاق کا ہو تو موقوف رہے بیسکے الفاظ قسم
اول کے نیت پر اور دوسری اور تیسری قسم کے الفاظ نیت طلاق واقع ہو جائے اگرچہ نیت نہ ہو

باب تفویض طلاق کے بیان میں

اور جس شخص نے اپنی عورت سے کہا کہ اپنے تین طلاق دے یا نیت طلاق سے کہا کہ امر کہ بیدار یا اختیار دی
زوجہ کو اختیار ہے کہ تین مجلس میں او کو علم ہو یا طلاق سے یوں سے اگر تین مجلس طویل ہو دے اور اگر ایک مجلس کے پھر دے
یا جو کام کر رہی تھی او کو چھوڑ کے دوسرا کام شروع کیا مجلس مختلف ہو جاوے گی اور خیابا طویل ہوگا ف اور ہر طرح
صحیح یا کہ عورت مخیر ہو مجلس تک روایت کیا عبد الرزاق اور طبرانی نے عبد بن مسعود سے کہ کہا انھوں نے
جب مالک دے مودعہ عورت کو طلاق کا اور پھر وہ دونوں جدا ہو گئے قبل اس بات کے کہ کچھ کہے پھر نہیں دیتے بلکہ
او کو اور کہا بھی ہے کہ او میں انقطاع ہو دیا یا عداوت یا عداوت سے جدا ہو گیا عبد الرزاق نے ہمارے
کہ کہا انھوں نے جس وقت کہ اختیار دے مودعی عورت کو اور وہ نہ اختیار کرے مجلس میں مودعہ میں خیار ہر اسلئے ہو
اور روایت کیا ابن ابی شیبہ اور عبد الرزاق نے حدیث عمرو بن شعیب عن ایدین جہ سے تحقیق کہ عمر بن خطاب اور عثمان
بن عفان کہا انھوں نے کہ جو مالک کرے اپنی عورت کو اور دیا دے او کو پھر دونوں جدا ہو جائیں او اس مجلس سے
تو نہیں ہو عورت کو خیار اور اب انبیاء و خوافہ کہ جو اور اسناد میں او سکتی تھی بن الصلاح نے ضعیف ہو اور بھی روایت کیا ابن ابی
نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ جو شخص خیار دے اپنی عورت کو تو او کو اختیار ہو جب تک اپنی مجلس میں ہے اور نہ
میں او سکتی حجاج بن اسلمہ نے ضعف ہو اور انرا کہ ابن ابی شیبہ نے جابر بن زید اور مجاہد و رشی اور ثعلبی اور عطاء و ثابو
سے ایسا ہی **ص** اور اگر عورت نے طہری سے بعد علم کے پھر چھوڑ دی یا طہری سے قبل کہ لیا یا نہ پا کے واسطے مشورت کے
طلب کیا گیا ہو ان کو واسطہ کو اپنی کے طلب کیا جاوے جانے پر اور تھی او کو طہر کر لیا تو ان سب چیزوں سے مجلس نیت
نہوگی اور خیابا طویل ہوگا اور کشتی بنزد او کے گھر کے ہو اور جانور کا چلنا بنزد او کے پہنچنے کے کشتی پہنچنے سے پہلے چھوڑ
او جانور کے پہنچنے سے پہلے نہ چھوڑ دیا ہوگی اگر کسی مرد نے نیت تفویض سے عورت کو کہ اختیار دیا یا نہ نہیں ہو
کہ عورت تین طلاق کی کرے تو اگر زوجہ نے او سے جواب میں کہا کہ انت شرقت ففنی یا اختیار ففنی تو او کا طلاق بائن ہوگا
ف اور یہی قول ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اور اوس سے انہ کیا ہے نہ لکن ابی المہدی علیہ السلام نے فرمایا ہے
کسی نے لفظ نفیض کا ذکر کیا ہو **ف** تو اگر زوج نے کہا اختیار دے کہ اختیار تو وہ بائن ہو یا صاحب
دلیل لائے ہیں اس بات پر کہ اگر زوجہ کے اختیار سے تو بھی طلاق واقع ہوگا حدیث حضرت عائشہ سے کہ انھوں نے

یعنی وقت کو طلاق
پر ذکر کرنا کہ
بیان میں ۱۲ منہ
سک رہے
انتخاب کے لئے
منہ ۱۲ منہ

تو انھوں نے
تو انھوں نے

تو انھوں نے
تو انھوں نے

کامل اختیار الله و مرد و عجله اور شمار کیا اسکے بعد ہی صلی علیہ وسلم نے جواب اونکی طرف سے روایت کیا کہ حضرت
 کو سلم نے **ص** اگر کسی شخص سے اپنی زوجہ سے کما اختیار کر لے تو اختیار کر لے اور زوجہ نے جواب میں کہا اختیار
 کیا پسینہ تو ایک طلاق بائن واقع ہوگا اور اگر عین اختیار کر لے اختیار کر لے اور زوجہ نے جواب میں کہا اختیار
 نہیں اختیار کر لے کر یا کما اختیار کیا پسینہ پہلے کو بائع و مرد کے کو بائع کو نہ نکاح نام صاحب کے تو یہ طلاق واقع ہو جائیگی
 بغیر نیت کے اور اگر کما طلاق یا یا پسینہ اپنے نفس کو یا اختیار کیا پسینہ اپنے نفس کو ساتھ ایک طلاق کے تو ایک طلاق
 بائن واقع ہوگا تو یہ پہلے میں ہو کر ایک طلاق رجعی واقع ہوگا اور بعضوں نے کہا کہ یہ کہ عطلی ہو کتاب سے اونچ
 یہ ہو کر جبت تک مالک نہ ہوگا اور بعضوں نے کہا کہ یہ کہ اس باب میں در و انہیں میں ایک وایت یہ ہو کر طلاق رجعی
 واقع ہوگا اور دوسری میں یہ ہو کر بائن ہوگا اور یہی اصح ہے اور اگر اپنی عورت سے کما کما کام تیرا ترے یا تھ میں ہو ایک
 طلاق میں یا اختیار کر لے ایک طلاق کو اور اختیار کیا عورت نے اپنے نفس کو تو ایک طلاق رجعی واقع ہوگا اور اگر کما کام
 بیدار و نیت کی تین کی اور عورت نے کما کما اختیار کیا پسینہ اپنے نفس کو ساتھ ایک کے یا ایک بائین طلاق واقع ہوگا
 اور اگر کما عورت نے **ف** یعنی امر لیدل کے جواب میں جبت تین طلاق کی **ب** طلاق یا پسینہ اپنے نفس کو
 ساتھ ایک کے یا اختیار کیا پسینہ اپنے نفس کو ساتھ ایک طلاق کے تو ایک طلاق بائن واقع ہوگا اور اگر کما کام تیرا
 ترے یا تھ میں ہو آج کے روز اور بعد ک **ف** یعنی جویر سون آدھ کا **ص** قورات داخل نہ ہوگی جہاں میں تو اگر اختیار کیا
 عورت نے اپنے نفس کو رات میں طلاق واقع ہوگا اور آج کا اختیار یا طلاق کا اگر عورت او سکود کرے **ف** یعنی کو
 اختیار کر لے کو کما کما اختیار کر لے سے طلاق واقع نہیں ہوگا اور دلیل او سکی حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
 او کہش الغدین ہو کہ حضرت ابن عمر اور ابوہریرہ سے کہے کہ اوس شخص سے جس نے عورت کو اختیار کیا اور ویت نہ کر
 دیا اور کچھ نہ کہا تو فرمایا کہ یہ طلاق نہیں میں اور ایسا ہی فعل کیا سو وق سے اور حضرت عائشہ سے **ص** اور یہو کا
 اختیار یا تو یہی ہوگا اور اگر مرد نے کما کما تیرا ترے یا تھ میں ہو آج او سکل قورات داخل ہو جائیگی جہاں میں **ف** تو اگر
 عورت رات کو اپنے نفس کو اختیار کر لے طلاق واقع ہو جائیگی **ص** اور کل کا اختیار باقی نہیں رہیگا اگر آج عورت
 او سکود کرے **ف** اور دلیل اسکی پہل اور پہلے میں نہ کر اور اگر مرد نے اپنی عورت سے کما کما طلاق دے تو
 اپنے نفس کو اور ویت نہ کی یا نیت کی ایک طلاق کی اور عورت نے اپنے نفس کو طلاق دیا تو ایک طلاق رجعی واقع ہوگا **ف**
 اور اگر عورت اصح میں اپنے نفس کو تین طلاق دے تو اسے تو ایک ہی واقع ہوگا اور باقی لغو ہو جائیگی **ص** اور اگر
 عورت نے اپنے نفس کو تین طلاق دے تو اسے تو اسے نیت کی ہو تو تین طلاق ہر جا ویتے اور اگر مرد نے
 نیت کی تو طلاق کی اور عورت نے اپنے کو و اختلاف رہے ایک ہی طلاق واقع ہوگا جب تک کہ حوا و بی ہو کہ کہ
 دو اس کے حق میں اپنے تین کے ہیں جو تین **ف** اور دلیل اسکی پہلے میں نہ کر اور اگر مرد نے کما کما تو
 اپنے نفس کو طلاق دے اور عورت نے اسے جواب میں کما کما پسینہ اپنے نفس کو جبت بائن یعنی کما کما تو ایک ہی
 طلاق رجعی واقع ہوگا اور اگر کما کما اختیار کیا پسینہ اپنے نفس کو اس کے جواب میں جو تین طلاق واقع ہوگا **ف** یعنی نیت نہ کر

۴۰
 عورت نے اختیار کیا
 تو اس کے جواب میں

۴۱
 عورت نے اختیار کیا
 تو اس کے جواب میں

۴۲
 اور دوسری کی رات اس
 کے وقت میں کوئی زمانہ
 نہیں بن جاتا عورت
 کو رات کو اختیار کیا
 ہوگا اور طلاق بائن
 صورت کے طلاق بائن
 رات میں طلاق بائن
 ہوگا اور طلاق بائن
 صورت کے طلاق بائن

الوجہ کرانی سے نہ رہی تہ کہ کہا انھوں نے یہ جو حدیث کہ نہیں طلاق پر قیل کناح کے تو یہ اس صورت میں ہر کہ کہا تھا ہے
کوئی شخص کہ کناح کر فلاں عورت سے اور وہ کہے کہ اسکو طلاق ہی لیکن جس شخص سے کہا کہ اگر کناح کروں میں اور وہ
سے پس وہ طلاق ہی تو جب کناح کر گیا اس سے طلاق واقع ہوگا اور بھی روایت کیا اسکو عبد الرحمن بن عوف سے نہ نصفین
نہ رہی تہ کہ کہا انھوں نے جو شخص کے کہ جو عورت کناح کروں میں اس سے تو وہ طلاق ہی اور جو لوہڈی کہ خدیون میں
وہ آزاد ہی تو عیسیا اوستے کہا ویسا ہی ہوگا تو کہا تم نے کیا نہیں وارہو ہوا ہی کہ نہیں طلاق ہی تو قیل کناح کے اس زمین آزاد ہی
گرد ملک کے کہ نہ رہی تہ یہ اس صورت میں ہر کہ کہے کوئی شخص کہ فلاں کی عورت طلاق ہی اور غلام فلاں کا آزاد ہو
اور روایت کیا ابن ابی شیبہ نے نصفین میں سالم اور قاسم اور عمر بن عبد العزیز اور شعبی اور یحییٰ اور زہری اور اسود اور
ابن کبرین عمرو بن حفص اور عبد اللہ بن عبد الرحمن اور یحییٰ سے کہ کہا ان سب نے جب کہ اگر کناح کروں میں فلاں سے
پس وہ طلاق ہی یا جسد کناح کروں میں فلاں سے پس وہ طلاق ہی یا جو عورت کناح کروں میں اس سے سو وہ طلاق ہی
تو عیسیا اوستے کہا ویسا ہی ہوگا اور ایک نظمین ہر جائز ہوئے او بیہم چون زلیجی تخیج ہر ایہ میں ہر **ص** اور شریعت طلاق کی
ہر کہ یا انصاف کے کہ طرف ملک کے **ف** تہ سے کہ او پر گذر امثال کے اجنبی سے کہ اگر کناح کروں میں جسے تو طلاق ہی
ص یا تعلیق کے وقت ملک موجود ہو تو اگر کسی اجنبی سے کہ اگر کلام کروں میں جسے تو طلاق ہی اور بیہم کناح کے اس
کلام کہا تو طلاق واقع ہوگا **ف** اسوا سطر کہ دونوں شرطین فوت ہوئیں کیونکہ نہ انصاف کی طلاق کی طرف کناح کے اور
نہ ملک موجود نہ تھا وقت تعلیق کے **ص** اور اگر انبی ہوی سے کہ اگر کلام کروں میں داخل ہوگی تو طلاق ہی اور وہ گھر میں داخل ہوگی
تو طلاق ہی یا جو کلام اسوا سطر کہ وقت تعلیق کے اس جگہ ملک وجود ہی اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ سے کہ اگر کلام کروں میں
یا جب گھر میں آوے تو یا سو وقت گھر میں آوے تو طلاق ہی تو بعد گھر میں آنے کے ایک طلاق واقع ہوگا اور بعد اس کے شرط
پوری ہو جائیگی یعنی پھر بعد اسکے اگر گھر میں جاوے گی تو اب طلاق نہ ہوگا اور اگر کلام جس مرتبہ گھر میں آوے تو جبکہ طلاق ہی
تو جب بار گھر میں آوے گی طلاق واقع ہوگا اور بعد میں طلاق واقع ہونے کے شرط تمام ہو جائیگی تو اگر کلام طلاق واقع ہونے کے
حالا کہ کہ پھر اس سے کناح کیا تو اب جو گھر میں آوے گی طلاق واقع ہوگا اور اگر کلام جس مرتبہ کناح کروں میں جسے تو تو
طلاق ہی تو شرط باطل نہ ہوگی پھر اگر بعد ملاکہ بھی اس سے کناح کر گیا طلاق واقع ہوگا اور بعد میں کے اگر زوال
ملک ہو تو میں باطل نہ ہوگی تو اگر شرط اپنی ملک میں متحقق ہوئے میں تمام ہو جائیگی اور طلاق واقع ہوگا **ف** صورت سکی
یہ کہ اپنی عورت سے کہ اگر اس گھر میں آوے گی تو طلاق ہی بعد اس کے پھر ایک طلاق بائن بالفعل اسکو دے کے
جدا کیا اور عدت تمام ہونے کے بعد پھر اس سے کناح کر لیا اور اب وہ عورت گھر میں داخل ہوئی تو وہ شرط پہلے کی متحقق
ہوگی اور طلاق ہی یا جو کلام اگر عدت میں اسکی ملک میں متحقق ہوئے میں تمام ہو جائیگی اور اگر شرط اپنی ملک میں متحقق
نہوئے تو میں تمام ہو جائیگی اور کچھ واقع ہوگا **ف** صورت اسکی یہ کہ اپنی زوجہ سے کہ اگر اس گھر میں آوے گی
تو جبکہ طلاق ہی بعد اسکے اسکو ایک طلاق بائن بالفعل دے دیا اور بعد گذر نہ عدت کے وہ عورت گھر میں داخل ہوگی
تو میں تمام ہو جائیگی یعنی عیسیا اوستے ہوگا **ف** طلاق واقع ہوگا کیونکہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں طلاق بائن

۵۴
بہر کہ کناح کرانی

اوس عورت میں کہ نہ مالک ہو اور نہ اس کا شوگر بھراپ اوس سے نکاح کر لیا اور وہ پھر گھر میں داخل ہوگی ملک واقع ہوگا
ص اگر کسی شخص نے اپنی عورت سے کہا کہ اگر تو گھر میں داخل ہو تو تجھ کو تین طلاق ہیں اور پھر مرد کو منظور کیا گھر میں
 جاوے اور تین طلاق نہیں ہیں تو اس کا حلیہ یہ ہے کہ بالفعل اوس عورت کو ایک طلاق بائن دیوے اور بعد عدت گذرنے
 کے وہ گھر میں داخل ہو پھر اوس سے نکاح کرے تو اب گھر میں داخل ہونے سے طلاق واقع ہوگا کیونکہ عین باطل گئی ہے
 اس سبب سے کہ وہ پہلے ایک بار گھر میں چاکی ص اگر شرط کے پاس نہ جائے اور نہ جائے بین احکامات ہوا ف مثلاً
 غلو نہ کہ تو گھر میں نہیں آئی تھی اور عورت نے کہا آئی تھی صی تو قول غلو نہ کہ تیرے ہوگا کیونکہ عورت کو وہ لاوے اپنے
 مدعا پر اور جو شرط ایسی ہو کہ وہ روز کے لئے معلوم نہیں ہوئی تو وہ عین قول مرد ہے کہ تیرے ہوگا اسی کے حق میں **ف**
 اور اگر کسی حق میں تیرے ہوگا **ص** مثلاً غلو نہ کہ اگر کچھ بیض آوے تو تو اور فانی میری میری طلاق ہو گیا کہ اگر تو
 اللہ کے عذاب کو دوست رکھتی ہو تو تجھ کو طلاق ہو اور غلو میرا آزاد ہو اور عورت نے کہا میں مانا نہ ہوں یا میں دوست رکھتی
 اللہ کے عذاب کو تو اور احد مرتین فقط اوس کو طلاق ہو جاوے گا اور دوسری عورتی پر طلاق نہ پڑے گا اور دوسری صورت میں بھی
 اوس کو طلاق نہ پڑے گا اور غلو آزاد ہوگا اور اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ سے کہا کہ اگر تجھ کو بیض آوے تو طلاق ہو پھر اوس کو بیض
 تو جب تین دن برابر خون نہ نکلے اور وقت حکم کرینگے طلاق کا اول روز سے اس واسطے کہ بعد دیکھنے خون کے تیسرے دن
 معلوم ہوگا کہ خون اول روز کا بیض ہو تو اوس روز سے طلاق کا حکم ہوگا اور جو پھر کہا کہ اگر تجھ کو بیض آوے تو طلاق
 تو جب بیض سے پاک ہو گیا اور وقت طلاق واقع ہوگا کیونکہ ایک بیض اوس وقت پورا ہوگا اور اگر کہا کہ ایک روز روز کے
 تو تجھ کو طلاق ہو اور اسے روزہ رکھا تو آفتاب کے غروب کے وقت جس دن روزہ رکھا ہو طلاق واقع ہوگا اور اگر کہا کہ
 اگر تو روزہ رکھنے لگی تو تجھ کو طلاق ہو **ف** اور قریب ایک روز کی نیکی ص اور اسے روزہ رکھا طلاق واقع ہوگا اگرچہ
 ایک ساعت بھی نہ رہے اور جو کسی شخص نے اپنی عورت سے کہا کہ اگر تو کچھ جنے گی تو تجھ کو ایک طلاق ہو اور اگر کسی جنے گی تو تجھ کو
 دو طلاق ہیں اور روزہ نہ ہو سکی و لون کو چنا اور معلوم نہیں کہ اول اس کو چنا تو قاضی حکم کرے گا ایک طلاق کا اور چنا بیڑہ و فی
 میں ہلند و طلاق واقع ہوگئے **ف** تو اگر قبل اسکے عورت کو ایک طلاق سے چکا تھا تو اس کو بیڑہ چا پیچہ کہ پھر وہی کرے
 اوس سے یہاں تک کہ لڑا نہ ہو وے اگرچہ قاضی اوسکی ملک کا حکم کرے **ص** اور عدت تمام ہو جاوے دوسرے کے
 بٹنے سے **ف** کیونکہ نہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے **وَ اَوَّلُ مَا كُنْتُ اَحْمَلُ اَجَلُھُنَّ اَنْ یَضَعْنَ حَمْلُھُنَّ** **ص** اور اگر
 طلاق کو معلق کیا و چیزوں کے ساتھ تو جب دوسری چیز بانی جاوے گی اور ملک قائم ہو طلاق واقع ہوگا برابری کے دونوں
 چیزیں ملک میں بانی جاوین **ف** جیسے کسی شخص نے اپنی زوجہ سے کہا کہ اگر تو کلام کرے زید اور عمر سے تو طلاق
 اور نہ دے تو دونوں سے کلام کیا اور نکاح قائم **ص** یا دوسری چیز فقط ملک میں ہووے اور اول انہو کے
ف جیسے کسی شخص نے اپنی زوجہ سے کہا کہ اگر تو کلام کرے زید اور عمر سے تو تجھ کو طلاق ہو اور پھر بعد اسکے ایک
 طلاق لے لے لے و سکونے دیا اور جب عدت تمام ہوئی اوسے زید سے کلام کیا بعد اسکے پھر اوس کو نکاح میں لے لیا اور
 بعد نکاح کے اوسے عمر سے کلام کیا تو طلاق واقع ہو جاوے گا **ص** اور اگر دونوں میں سے کوئی ملک میں نہ ہو

ترجمہ اور جو مرتین
 حل الایمن و نسیہ
 اولیٰ و ثانی و ثانی
 حل است ۱۱

ف جیسے زوجہ نے بعد گزرنے عدت کے زیادہ عرصہ دونوں سے کلام کیا **اصل** باوّل حیض ایک مرتبہ ہو
اور دوسری مرتبہ سے **ف** جیسے زوجہ نے حالت نکاح میں کلام کیا بعد سے اور نہ غاوت نہ سے اور کو ایک طلاق
باعتل جے، باوّل گزرنے عدت کے اوستہ عرصے سے نکاح میں طلاق تو طلاق واقع ہوگا اور عین **ف** یعنی
باعتل طلاق سے دینا **اصل** بالکل کر تعلق کو تو اگر تعلق کی قطع طلاق کی کسی شرط اور پھر قبل وجود شرط کے
تین طلاق باطل ہے نہ اور بعد اسکے وہ عورت حلال ہو کہ پھر اس میں غاوت اس کو آتی اور اس شرط متحقق ہوتی
تو کوچہ واقع ہوگا **ف** مثال کسی یہ کہ زوجہ نے اپنی زوجہ سے کہا کہ اگر تعلق ہو جائے تو تکلیف طلاق نہ
اور یہ چیز کہ تین طلاق باطل ہے نہ اور عرصے بعد گزرنے عدت کے کہ سے کلام کیا اور کر نہ اس سے جماع کر کے
پھر اس کو طلاق نہ دیا اور بعد گزرنے عدت کے عرصے سے پھر کلام کیا اور اس میں غاوت داخل ہوئی تو
بکھ واقع ہوگا **اصل** اگر کسی شخص نے تین طلاق کو معلق کیا اور وہ طلاق کے بعد کسی شخص نے طلاق کر دی تو تکلیف
تین طلاق نہیں اور پھر شفعہ کو ترجیح میں داخل کیا اس طرح کہ اولیٰ شخص نے طلاق کر دی تو غاوت واجب ہوگا اگرچہ
کی ہو **ف** اور اگر اس پر حال سے پھر داخل کرے تو غاوت واجب ہوگا ہاں **اصل** اور عین کہ میں مسئلہ کو اب ایضاً
نزدیک عقرات پر وہ طلاق اگر داخل ہوئے اور ایسا ہی حکم اگر عرصے میں اپنی لوثی کی آزادی وہ طلاق پر معلق کی اور
اگر زوجہ کا طلاق جی اس کے پہلی پر معلق کیا تو فقط داخل کرنے سے عدت متعلق ہوگی جب تک نکاح نہ ہو جائے
تو عدت ثابت ہوگی اور عواجب ہوگا **ف** اور امام ابی یوسف کے نزدیک طلاق رجعی میں فقط ویک نہ سے سنتے
بھی عدت ثابت ہوگی ہاں ایضاً **اصل** اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ سے کہا تھا طلاق یا انشاء اللہ تعالیٰ عواجب ہوگا
ف اس واسطے کہ پہلے میں یہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے علف کھائی وہ طلاق یا انشاء
کے اور کہا انشاء اللہ اور سو سے رہا تو نہیں جنت پر اور یہ کہ پہلے میں نے فرمایا میں غریب ہوں اس خط سے اور تو
کیا ترقی اور او اور انسانی اور ابن عباس نے حضرت عبداللہ بن عمر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جسے قسم کھائی پھر کو انشاء اللہ تو اس پر جنت نہیں اور صحیح کیا اس حدیث کو ابن عباس نے اور روایت کیا ابن عباس
نے کامل میں صحاح سے انھوں نے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسے قسم کھائی پھر کو انشاء
تو طلاق یا انشاء اللہ یا اپنے علف سے تو آزادی میں ہوا وگناہ کعبہ میں انشاء اللہ تو اس پر جنت نہیں اور
اسناد میں اس کی کو کعبی نے تصدیق کیا اس کو دارقطنی نے اور روایت کیا عبد الرزاق اور دارقطنی نے مکحول سے
انھوں نے معاویہ بن جبیل سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں پہا کی اللہ نے دوست زیادہ محتاج
اور دشمن زیادہ طلاق سے تو جس شخص نے آزاد کیا اور کہا انشاء اللہ تو نہیں کی استثناء اسطے اس کے اور غلام
آزاد ہو ورنہ طلاق دیا اور نہ تھا کیا تو واسطے اس کے ہی استثناء اس کا اور نہیں طلاق پر عورت پر انتہی اور
دگر کیا اس کو عبدالحی نے احکام میں جہت دارقطنی سے اور کہا کہ اسناد میں اس کی حدیث میں لکھا ہے اور وہ ضعیف
اور کہا یہ بھی کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور مکحول نے معاویہ سے نہیں سنا اور قطع پر **اصل** اگرچہ زوجہ قبل کہنے

انشاء اللہ کے مجاہد اور اگر زوج قبل کشف انشاء اللہ کے مگر کیا طلاق واقع ہوگا **ف** یعنی سارالفظ انشاء اللہ کا نہ کہ کھانکھانہ بلکہ یہ کہ تمنا کہ موت آگئی **ص** اور اگر کسی شخص سے اپنی زوجہ سے کہا تجکو تین طلاق ہیں مگر دونوں ایک طلاق واقع ہوگا اور اگر ایک تجکو تین طلاق ہیں مگر ایک تو دو طلاق واقع ہو گئے **ف** اس واسطے کہ اول صورت میں اوستہ تین سے دو نکال لیے تو ایک نہ گیا اور دوسری صورت میں تین سے ایک تو دورہ گئے **ص** اور اگر کہا تجکو تین طلاق ہیں مگر تین واقع ہو گئے **ف** اس واسطے کہ نکال لیا کہ کل سے صحیح نہیں

باب طلاق مریض کے بیان میں

جو شخص کفایہ او سبکی ملاکت ہو سبب مرض کے ہو یا نہ ہو جیسا کہ وہ شخص جو واسطے حاجتوں کے گھرت باہر نہیں نکلیں اگر کچھ گھر کے اندر اور میر قدرت رکھتا ہے یا جو صفت فعال میں واسطے فعال کے آگے کیا جاوے یا او سکے واسطے قابل ہے یا نہیں ان تمام میں یا حد میں اگر اوسے ہی حالت میں مجاہد سبب سے دوسرے سبب سے ہوا ہو تو بے تصرف وہ سبب نکال سے زیادہ میں درست نہیں اور اگر طلاق بائن دے دیوے اپنی عورت کو اور مجاہد سے اوسے سبب سے زیادہ دوسرے سبب سے تو وہ عورت اسے سبب سے وارث ہوگی **ف** سبب کہ وہ عورت عدت میں ہوا اگر بعد عدت کے مگر کیا تو وارث نہ ہوگی **ص** اور امام شافعی کے نزدیک ارث نہ ہوگی **ف** اور امام مالک کے نزدیک بعد عدت کے بھی وارث ہوگی اور دلیل ہماری یہ ہے کہ روایت کیا ابن ابی شیبہ نے عمر اور عائشہ سے اور ابن عمر اور ابن عباس سے اور ابن مسعود سے کہ وارث نہ ہوگی عورت مریض کی جب تک کہ عدت میں ہوا اور بھی روایت کیا امام حسن نے ابن عباس سے انھوں نے شریح سے کہ حضرت عمر نے لکھا اطراف اوسکے کہ جو شخص طلاق دے اپنی عورت کو تین اور وہ مریض ہو تو وارث نہ کرنا و اسکو جب تک کہ عدت میں ہوا و جب اوسکی عدت گزر جائے تو نہیں وارث واسطے اوسکے اور وہاں میں یہ سوال آئے کہ ۱۰۰ جمع ابن شہاب یقول اذا اطلق الرجل امرأته نکاحاً و طهرت من حیض یا کثیراً یا قلیلاً یعنی کہ ابن شہاب نے کہ جب طلاق دے مرد اپنی عورت کو اور وہ مریض ہو تو وہ عورت وارث ہوگی اوسکی اور وارث نہ کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عبد الرحمن بن عوف کی عورت کو اور انھوں نے طلاق دی تھا اوسکو مریض میں اور اُنھوں نے کہا امام مالک نے کہ عدت اوسکی گذر گئی تھی اور روایت کیا شافعی نے اور لوگوں سے سوائے مالک کے کہ عبد الرحمن بن عوف مرے اور بیوی اوکی عدت میں تھی ایسا ہی جو تمذیب لاسامین کہ اس شریح ابن امام حسن نے کہ قول مالک کا کہ حضرت عثمان نے وارث کیا تھا اوسکو بعد عدت کے کہ عارض ہوا تھا تو اسکو کہ وہ عدت میں تھی **ص** لیکن اگر ایک طلاق دیا یا دو طلاق دیے تو امام شافعی کے بھی نزدیک محرم نہ ہوگی اور اسی طرح اگر طلاق دیا اوسکو نکاحیات سے کہ وہ نکاح سے ہے نزدیک عورت مریض کی وارث ہوگی بڑا لیکن نزدیک امام شافعی کے سوہواسطے کہ کتابت اوسکے نزدیک طلاق جی میں لیکن اگر اپنی زوجہ سے غلط کیا تو بالاتفاق وارث نہ ہوگی اگرچہ وہ اوسے حالت میں موجود ہے اس واسطے کہ وہ عورت خود راضی ہوگئی ساتھ جدائی کے اور مال اسے کے طلاق نے لیا اور اگر ایسے مریض کو کہ زوجہ نے ایک طلاق جی طلب کیا اور اسنے اوسکو تین طلاق دے دیے تو ہمارے نزدیک

۴
یعنی بائن یا حاکم
سبب از کثیر یا قلیل

زوجہ کو کسی وارث ہوگی اور بھی وارث ہوگی اگر اس کی عورت نے عدت میں اپنے خانہ کے بیٹے کو بوسہ دیا شوہر سے
 اس واسطے کہ زوجہ سے طلاق بائن کے بعد اپنی بوسہ ساتھ بوسہ ابن زوجہ کے اور جو ایسا مریض ہو جو سناگر
 اپنی زوجہ سے لعان کیا **ف** اور لعان کا بیان آئے آنا ہو **ص** اور بسبب لعان کے دونوں میں جہائی ہوگی
 اور زوجہ اسی حالت میں مرازوبہ وارث ہوگی اور اسی طرح اگر قسم کھائی کہ پامانہ تک زوجہ سے قربت نہ کرے گا
 اور چار ماہ تک اوس سے قریب نہوا اور دونوں میں جہائی ہوگئی بعد اوس کے زوجہ اسی حالت میں مرگیا تو زوجہ
 وارث ہوگی اور جو باہر گھر کے واسطے حواج کے باہر آوے اگرچہ بیمار ہو یا اوس کو تپ ہو یا جو کہ بندہ ہو جو اسے کھان
 قتال میں ہو وے یا قصاص اور جرم کے واسطے قید ہو اور اپنی جو کو طلاق بائن دیوے تو بعد اوستہ کمرے کے
 زوجہ وارث ہوگی اگرچہ اوس کی حالت میں مر اہو وے یا قتل ہو وے اور جو اوسکی زوجہ نے اوس سے خلع کر لیا
 اپنی زوجہ کو اختیار طلاق کا دیا اور زوجہ نے اپنے نفس کو اختیار کیا یا زوجہ کے حکم سے اوس کو تین طلاق دیے زوجہ
 اوسکی وارث ہوگی **ف** اس واسطے کہ زوجہ ان صورتوں میں خود راضی طلاق سے ہوگئی تھی اور اگر بے حکم
 زوجہ کے اوس کو تین طلاق دیے اور پھر اوس مریض سے صحت پائے مگر ابھی وارث ہوگی **ف** اس واسطے کہ
 جب مریض بیچ میں تھا ہوگیا تو حکم مرض کا باقی نہ رہے گا **ص** اور اگر ایسے مریض سے عورت نے کہ وہ کہہ دے کہ
 تین طلاق صحت میں آئے ہیں اور عورت نے تصدیق کی اور عدت گذر گئی یا زوجہ کو اوس کے حکم سے تین طلاق دیے
 بعد اوس کے ممانہ نے اقرار کیا کہ زوجہ کا کچھ قرض ہر کچھ اوس کو وصیت کی تو اگر وصیت بااقرار نہ ہو تو نہ اوس کو
 اقرار اور وصیت کے موافق ملے گا اور اگر میراث کم ہو اور اسے باوصیت سے تو میراث ملے گی ہر حال جو ہوگا وہی ملے گا
ف اور باعاجین کے نزدیک اقرار اور وصیت اوس کا صحیح ہے تو وہ دونوں صورتوں میں ہر فوق اقرار یا وصیت کے
 ملے گا **ص** اور جو ایسے مریض نے اپنی زوجہ کے تین طلاق کو معلق کیا ایسی شرط کہ وہ زوجہ کے اختیار میں ہو
 جیسے کسی وقت کے ساتھ یا فعل سے کسی اجنبی کے **ف** اور شرط پائی گئی مثلا کہ اگر رب آوے تو تکوین طلاق
 تین یا زید یا زید کے تو تکوین طلاق **ہ** **ص** اور اوس کی حالت میں مرگیا تو زوجہ وارث ہوگی اور اگر اسی حالت میں
 تعلیق کی تو وارث ہوگی اور جو ایسے مریض نے اپنی زوجہ کے تین طلاق کو اپنے فعل پر معلق کیا تو زوجہ اوسکی وارث
 ہوگی اگرچہ حالت صحت میں تعلیق کی ہو اور مرد کو اوس فعل سے چارہ ہو جیسے بات کرنے یا اجنبی سے چارہ نہیں ہے جیسے
 کھانا طعام کا اور نماز فرض اور بات کرنا یا باپ سے اور اگر زوجہ کے فعل پر معلق کیا اور تعلیق اور فعل زوجہ کا وہ
 مریض میں واقع ہوئے اور فعل ایسا ہو کہ عورت کو اوس سے چارہ ہو جیسے بات کرنا اجنبی سے تو عورت وارث ہوگی اور
 اگر اس فعل سے عورت کو چارہ نہیں جیسے نماز فرض اور کھانا طعام کا تو وارث ہوگی اور اگر تعلیق صحت میں ہو اور زوجہ کو
 اوس فعل سے چارہ ہو تو وارث ہوگی اور اگر چارہ نہیں ہے تو شہین کے نزدیک وارث ہوگی اور نزدیک نامہم اور زوجہ کے
 وارث ہوگی **ف** اور اگر اسلام نہ کر گیا مسوط میں کہ صحیح قول امام محمد کا **ص** اور اگر طلاق جہی ملے کسی
 شرط پر اور قبل گذرنے عدت کے عورت مرگئی تو ان سب صورتوں میں وارث ہوگی **ف** رابرہ کے طلاق دیا ہو

صحت میں یا مرض میں اسکی طلب سے یا بغیر اسکی طلب کے اپنے فعل پر مطلق کیا ہو یا زوجہ کے فعل پر یا ہونا چاہی
ص اور تمام صورتوں میں اگر زوج بعد تمام ہونے عدت زوجہ کے مرقوبہ بالاتفاق اس سے وارث ہوگی تو میراث
 خاص ہو اسی صورت میں جب مرد جاوے خاوند اور عدت نہ گذری ہو **ف** اس واسطے کہ لکھا تھا حضرت عمر
 طرف ترجیح کے کہ جو شخص تین طلاق سے اپنی عورت کو اور وہ مریض ہو تو وارث کرواؤ سکو جب تک وہ عدت میں
 اور جب اسکی عدت نہ گذر جاوے تو نہیں ہی میراث واسطے اور سکر روایت کیا اسکو امام محمد نے اور
 امام مالک کے نزدیک بعد عدت کے بھی وارث ہوگی جب تک وہ غیر سے نکاح نہ کرے بعد نکاح اوپر اسکا بیان نہ لگایا

باب رجعت کے بیان میں

اور جب طلاق سے مرد اپنی عورت کو ایک طلاق جمعی یا دو طلاق جمعی تو جائز ہے خاوند کو کہ عدت کے اندر پھر اس سے
 رجعت کرے برابر کہ وہ راضی ہو یا **نوف** اس واسطے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے **وَإِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَتَكُونُنَّ**
أَحْکَمُ کُلِّ نَفْسٍ مَّا کُنْتُمْ لَهَا فُتْرًا اور جب طلاق دوم صورتوں کو بعد پہنچ جانے وہ قریب اپنی عورت کو
 تو رسول پر لکھا نکاح باقی رہے تو اس **ص** اور یہ خبر وہ میں ہی اور اگر کوئی کہتی ہو تو ایک طلاق کے بعد دوسرے سے رجعت
 درست ہے **ف** اس واسطے کہ وہ طلاق کے بعد لو تندی ایسی ہو جاتی ہے جس سے مرد بعد تین طلاق کے کہہ کر
 فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **لَا طَلَّاقَ لَهَا** کے وہ میں اور عدت اسکی وہ شخص میں اور یہ حدیث اور گزشتہ
ص اس کے کہ نہ رجعت کیا جیسے جسے یا رجعت کیا جیسے اپنی عورت سے جو نکاح ثابت ہوگا اور اگر کوئی کہے یا بشعوبت اور
 اس کیا یا اسکی فرج کی طہنہ شہوت نظر کی تب بھی رجعت صحیح ہو اور امام شافعی کے نزدیک بغیر زبان سے کہنے کے نہ
 ثابت ہوگی **ف** اور دلیل ہماری قول اللہ تعالیٰ کا **فَاکْمِلُوا کُلَّ نَفْسٍ مَّا کُنْتُمْ لَهَا فُتْرًا** اور یہ ظنی **ص** اگر زبان
 سے کہے کہ رجعت کرست تو مستحب ہو کہ وہ پہلو گواہ کرے اور عورت کو گواہ کرے کہ تینہ جسے رجعت کی **ف** اور
 گواہ کرنے کے یہ منی میں کہ جب رجعت کا ارادہ کرے تو درود مردوں کے سلسلے کہہ کرے کہ تم گواہ یہنا کہ تینہ اپنی عورت
 رجعت کی **ص** اور اگر شہادت کرے تب بھی رجعت صحیح **ف** اور یہی مذہب جو امام احمد اور امام مالک کا اور
 امام شافعی کے نزدیک ایک روایت میں رجعت نہیں صحیح ہے مگر گواہوں کے سامنے اور دلیل لائے ہیں ساتھ قول
 اللہ تعالیٰ کے **سُورَةُ طَلَقِ مِیْنِ وَاشْهَدُوا ذَٰلِیْ عَدْلٍ فِیْکُمْ** اور یہ کہہ کہ یہ واسطے استعجاب کے ہو
 اور دلالت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرقت میں بھی فرمایا ہو **فَاکْمِلُوا کُلَّ نَفْسٍ مَّا کُنْتُمْ لَهَا فُتْرًا** اور یہاں کہ فرقت میں شہادت نہ
 آئے یا ہی رجعت میں اور یہی دلیل ہماری وہ ہے جو روایت کیا ابو داؤد نے سنن میں کہ عمران بن حصین پہنچے گئے اس
 شخص سے کہ طلاق ملے اپنی عورت کو پھر طاع کرے اس سے اور نہ گواہی کرے طلاق اور رجعت پر نہ کہا کہ طلاق
 دوسرے خلاف سنت کے اور رجعت کی خلاف سنت کے گواہ کرے طلاق پر اور یہ رجعت پر کیوں کہ اس سے معلوم ہوتا
 کہ رجعت میں گواہ نہ سنوں ہو یا یہی ہمارا مذہب ہے اور بھی اس حدیث میں ہمارا یہ ہے کہ رجعت جماع سے بھی جاتی ہے
 نہ فقہ قول سے اور یہی ہمارا قول ہے **ص** اور جو شخص کہ اپنی عورت کو طلاق دیتی ہے تو مستحب ہو کہ وہ پھر داخل ہو

۵۹
 بھی اگر کر دے
 وہ اسکا بیان کرے

بدن افان کے اور خبردار کرنے کے **ف** اور ما تور ہی یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے **ص** اگر خاوند سے
 طلاق رجعی کی عدت گزرے نہ کہ بعد دعویٰ کیا کہ میں نے عدت میں عورت سے جنت کی تھی اور عورت نے ایک صدقہ کی
 توجہ نہ ثابت ہو گئی اور اگر تکذیب کی تو دعویٰ باطل ہے اور رجعت ثابت ہو گئی اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک عورت پر
 اس صورت میں نہیں کہ تکذیب کی وجہ سے منہ سے کہہ دے کہ میں نے عدت میں عورت سے جنت کی تھی اور عورت نے ایک صدقہ کی
 صاحبین کے نزدیک قسم لازم آوے گی **ص** اگر خاوند نے عورت سے طلاق رجعی کی عدت میں کہا کہ میں نے جنت کی
 اور عورت نے کہ نہ اعدت میری گئی گئی اگر اوس عدت میں احتمال ہو سکا ہو سکتا تو امام صاحب کے نزدیک عورت کا قول
 معتبر ہوگا اور رجعت ثابت ہو گئی اور نزدیک صاحبین کے رجعت ثابت ہو جائے گی اور سی طرح اگر لوہندی کے خاوند نے
 بعد عدت گزرنے کے اوس کے مالک سے کہا کہ میں نے اوس سے رجعت کر لی تھی عدت میں اور مالک نے اوس کی تصدیق کی
 اور لوہندی نے اوس کی تکذیب کی تو امام صاحب کے نزدیک قبل از عدتی کا مستبر ہوگا اور صاحبین کے نزدیک قول باطلی کا
 اور اسی طرح اگر لوہندی سے اوس کے خاوند نے کہا کہ میں نے تجھے رجعت کی اور لوہندی نے کہا کہ اعدت میری گئی گئی اور
 مولیٰ اور خاوند نے اسکا انکار کیا تو بھی امام صاحب کے نزدیک قبل از عدتی کا مستبر ہوگا اور صاحبین کے نزدیک قبل
 زوج اور دلیل کا **ف** اور دلیل اسکی پہلے میں مذکور **ص** جو عورت کہ عدت میں ہر اگر اوس کا تیسرا حصہ
 دسویں روز تمام ہو تو بچہ رکھ دینے کے عدت تمام ہو گئی اور اگر دس روز سے کم میں یا گ ہو تو بچہ رکھ نہ سکتا
 یا وقت نماز فرض کا اوپر نہ گزر جائے یا تاہم کہ نماز نہ ادا کرے عدت تمام نہیں گئی اور اگر اوس سے منسلک کیا اور ایک عضو کا
 دھواں بھول گئی اور خاوند نے رجعت کر لی ورنہ ہی اور اگر ایک عضو سے کہ چھوٹ گیا تو رجعت ثابت ہو گئی **ف** اور
 امام ابی یوسف سے مروی ہے کہ غنصہ ساور استنشق ترک کرنا منوط ترک کرنے ایک عضو کامل کے ہر اور واضحی سے
 ایک وایت میں اور امام محمد کے نزدیک وہ ایک عضو کے حکم میں نہیں اس واسطے کہ اوکھی و غنصہ میں اختلاف ہے بخلاف او
 اعضا کے کہ ان فی الطلاق **ص** اور اگر کسی شخص سے اپنی زوجہ کا کو طلاق رجعی دیا اور اوس کے ساتھ وطی کرے
 انکار کیا وہ اوس کے بچہ اوس سے رجعت کر لی اور زوجہ بعد طلاق کے چھ مہینے سے کہ چھ مہینے تو رجعت صحیح ہوگی کہوں کہ
 معلوم ہو کہ زوجہ وقت طلاق کے حاملہ تھی اور بعد وطی کے حاملہ نہیں ہوئی تو خاوند پہلے انکار میں کا ذریعہ ہوگا اس واسطے
 کہ انکار کا واسطہ صاحب فرار کے **ف** اور اس باب میں حدیث وارد ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نقل کیا کہ فرمایا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا صاحب فرار کا ہو اور زانی کو محرومی جو روایت کیا اوس کو غلامی اور سولہ نے حدیث سے اوسکی
 اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کیا اوس کو نسائی نے ابن مسعود سے اور ابوہریرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے **ص**
 اور اگر بعد جنس کے کہ طلاق رجعی دیا اور وطی سے انکار کیا بعد اوس کے امام صاحب میں اوس سے رجعت کر لی تو صحیح ہے
ف اور دلیل اسکی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور اگر بعد طلاق کے عورت کے ساتھ اوس کو طلاق رجعی دلا دے وطی سے
 انکار کیا بعد اوس کے اوس سے رجعت کر لی تو صحیح ہوگی مگر یہ کہ عورت وقت طلاق سے قبل گزرنے دے وصال کے
 کے بعد تو رجعت نہ ہوگی اس کے بعد وہ ہر وقت کہ جس کو چاہے تو مسلم ہوگا کہ وقت رجعت کے بعد چھوٹا

۱۰
 چار کی طلاق سے
 بائن ہو جائے

ص اور اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ سے نکاح کر تو جسے کسی کو نکاح طلاق پر واجب وہ عورت جسے کسی طلاق پر حاکم کیا اور اگر کدھ چھیننے کے یا زیادہ کہ دوسرا نکاح اپنی زوجت ثابت ہو گیا اور اگر کس چھیننے سے جسے زوجیت ہوئی کہ نہ اور دلیل اسکی ہیں اس طور پر ص اور اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ سے نکاح کر تو جسے کسی کو نکاح طلاق پر واجب وہ عورت جن میں تین یا چار خواتین طلاق پڑ جاویں گے اور دوسرے ایک سے اور تیسرے ایک سے رجعت ہو جائیں گے وہ ایک ایک جب پہلا ایک پڑ جاوے اور طلاق پڑ گیا اور عورت معتد ہو گئی اور دوسرے ایک سے پھر خاوند کی رجعت ہو گئی اور دوسرے طلاق پڑ گیا اور تیسرے ایک سے پھر خاوند کی رجعت ثابت ہو گئی اور تیسرے طلاق پڑ گیا ہدایہ ص جس عورت کو طلاق رجعی دیا ہو تو وہ عدت میں نہ نکاح کرے اور اپنے تئیں اگر استبراء کرے تاکہ خاوند پر عتق کرے اور اس سے رجعت کرے و ہدایہ میں ہے کہ جب عتق ہو اور زینت پر اچھکتے کرتی ہے رجعت پر تو زینت بھی نہ کرے ہوگی استبراء کو شفاء لغیرہ میں ہے کہ اگر استخفہت حملی اور علیہ وسلم کر وہ کچھ تھکے طلاق کو یہ ضرورت اور نصتیت تھے وقت ضرورت کے ص اور خاوند کو جائز نہیں کہ زوجہ کو جو عدت میں طلاق رجعی کی ہو لینے ساتھ سفر میں نہ جاوے یہاں تک کہ اسکی حجت پر گواہ کرے و کہو کیوں فرمایا اللہ تعالیٰ نے ولا تلحقن جوہن جوہن جوہن قیاسی کا یہی نکلوا انکوائے گھروں سے آخر آیت تک لکھا ہے حاشیہ ہدایہ میں ہے کہ یہ آیت نازل ہوئی اور عورتوں میں جو معتد ہیں طلاق رجعی سے اور مرد وہاں سے کہ شہادت کو دینا مستحب ہے جیسا کہ اوپر گذر اخص اور خاوند کو جائز نہیں کہ اپنی زوجہ سے جسکو طلاق رجعی دیا ہو وہ علی کرے اور امام شافعی کے نزدیک علی درست نہیں یہاں تک کہ زبان سے عتق کرے اور وہاں سے نزدیک علی خود رجعت ہر اور یہی قول ہے امام احمد کا اور چاری دلیل قول ہے عمر بن ابی حمزہ جیسا کہ گذر را روایت کیا اسکو اور دوسرے نے اور دوسرے کے یہ کہ ہنزلہ زوجہ کے یہ کہو کیا اگر اسکو دوسرے طلاق دے تو پڑ جائے اور وارث ہوتی ہے اور تیسرے کے یہ کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَتُعَقِّ لَهَا أَنْفَ بِيَدِ رَجُلٍ اور خاوند اس کے زیادہ حقدار ہیں اس کے پھر لینے پر اور خاوند عورت کا تین پکنا تک کہ وہ عورت اسکی زوجہ نہ ہو اور تفصیل اسکی خاص میں مذکور ہے ص اور جب عورت کو طلاق بائن نے تین سے کم قوم کو مابڑ ہے کہ اس عورت سے حدیث میں بائعہ عدت کے نکاح کرے و اس واسطے کہ جب تین طلاق دیکھا تو اسکا حکم آگے آتا ہے ص اور اگر تین طلاق لے آ کر کو یا دو لونڈی کو تو پھر اسکو طلاق نہیں ہوتی جب تک کہ وہ عورت دوسرے خاوند سے نکاح کرے اور نکاح صحیح ہو اور وہ پھر اسکو طلاق دے یا مرد جاوے اور عدت گذر جاوے یہ مذہب اکثر لوگوں کا ہے اور سعید بن جبیر نے نزدیک دوسرے خاوند کی و علی شرط نہیں بلکہ فقط نکاح کافی ہے اور دلیل لائے ہیں ساتھ قول اللہ تعالیٰ کے حقیقی استخفہت زہجاء عتقہ ۱۲ اور چاری دلیل حدیث عتقہ کی ہے اور وہ حدیث مشہور ہے اس سے زیادتی کلام اللہ پر درست ہے تو حلال کرنا بد نہ علی کے خلاف ہے اس حدیث کے یہاں تک کہ اگر قاضی اسکا حکم دے تو اسکو اسکا جاری نہ ہوگا میزان شریعی میں ہے کہ اتفاق کیا یا نہ اگر عدت کے کچھ شخص تین طلاق لے اپنی عورت کو تو پھر اسکو وہ درست نہیں یہاں تک کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے اور نکاح سے مرد اس مقام پر و علی اور نکاح صحیح کی قید اس واسطے لگائی

ایلا کرے اور نہ رجوع کو سہ یہاں تک کہ گزرجاویں چار عینے تو وہ ایک طلاق بائن ہوا و عارض ہوا روایت مالک کے
وہ جو روایت کیا عبد الرزاق نے نہر سے انھوں نے قتادہ سے کہ حضرت علیؑ اور عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے جسوقت
گزر جاویں چار عینے تو وہ ایک طلاق ہوا و عورت حقدار ہو اپنے نفس کی اور عدت کرے مدت مطلقہ کی اور بھی اخرج کیا
عبد الرزاق نے نہر سے انھوں نے قتادہ سے تحقیق کہ حضرت علیؑ اور حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ اور حضرت عبد اللہ بن عباسؓ
ان سب نے فرمایا کہ جسوقت گزر جاویں چار عینے تو وہ ایک طلاق ہوا و عورت حقدار ہو اپنے نفس کی اور عدت کرے مدت مطلقہ کی
اور عارض ہوا روایت احمد کے وہ جو روایت کیا عبد الرزاق نے نہر سے انھوں نے عطاء خراسانی سے انھوں نے ابی سلمہ
بن عبد الرحمن سے کہ عثمان بن عفانؓ اور زید بن ثابتؓ فرماتے تھے ایلا میں کہ جسوقت گزر جاویں چار عینے سو وہ ایک طلاق ہو
اور عورت حقدار ہو اپنے نفس کی اور عدت کرے مدت مطلقہ کی یا شیخ ابن ہمام نے وہ جو روایت کیا ہے عثمان بن عفانؓ
اور زید بن ثابتؓ سے بہتر ہوا اس سے کہ روایت کیا اوسکو احمد نے عثمان سے اس واسطے کہ ہماری سند جید ہو رسول کر
مختلف روایت امام احمد کے کیونکہ اوسین حال رجال کا معلوم نہیں جب تک اوفضل کیا انھوں نے اوسکو اور نہیں معلوم
کہ طائوس نے اخذ کیا ہے عثمان سے اور وہ جو روایت کیا مالک نے محمد بن علی سے انھوں نے علی بن ابی طالب سے مرسل
متن روایت قتادہ کے اور دونوں ہم عصر ہیں اور وہ جو روایت کیا ہے عبد اللہ بن عمر اور ابن عباس سے رجال کے سب
ایسے ہیں کہ اخرج کیا اونسے شیخان نے مسیحین میں تو نہیں تفوق ہوا روایت بخاری کو ابن حجر سے ہماری روایت براؤن
کہتا ہوں کہ ابوی صحابہ سے نقل کیا ہے مسوی ہوا اخرج کیا دارقطنی نے مسلم بن شہاب سے انھوں نے سعید بن
سے اور ابی بکر بن عبد الرحمن سے تحقیق کہ عمر بن الخطابؓ فرماتے تھے جسوقت گزر جاویں چار عینے تو وہ ایک طلاق
اور خاند مالک ہوا و اسکے رو کا جب تک وہ مدت میں ہو مگر اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک طلاق حقیقی واقع ہوتا ہے اور سند
عبد الرزاق میں ہے **وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ التَّحْفَانِ أَمْرًا زَيْدٌ وَكَانَ حَاضِرًا عِنْدَ**
أَبِي مَسْعُودٍ فَخَصَّرَ بِنِكَاحٍ وَقَالَ إِذَا مَعَتْ أَرْبَعَةٌ مَشْهُورَةٌ فَاعْلَمْ بِتَطَلُّقِهِ یعنی ایلا کرنا ایمان نے
اپنی عورت سے اور عینے نے نزدیک حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کے تو باری انھوں نے ران اپنی اور کہا کہ جسوقت گزر جاویں
چار عینے تو مجھے ایک طلاق اور زلیحی خروج ہوا یہ میں ہر کہ کالا ابن ابی شیبہ نے ناسد ہمارے مذہب کے ابن الحنفیہ اشجعی
انھوں نے افسوسق اور حسن اور ابن میرین اور فیصلہ اور سالم اور ابی سلمہ سے اور بھی نکالا دارقطنی نے ان سب سے اور بھی
اخرج کیا عبد الرزاق نے عطاء اور جابر بن زید اور سکرا اور ابن المسیب اور ابی بکر بن عبد الرحمن اور کول سے متل ہوا کہ
مذہب کے اور یہ میں ہے **وَهُوَ الْمَأْنُو كَعَنْ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ وَالْعَبَّادِ وَالْثَّوْدِيِّ بْنِ نَافِثٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ**
عَلَيْهِمْ أَصْحَابُهُ اور کہا امام محمد نے موطن میں پونہجا کہ حضرت عمر اور عثمانؓ اور زید بن عبد اللہ سے اور زید بن ثابتؓ سے کہ
کتے تھے جسوقت ایک ایلا کیا مرد نے اپنی عورت سے اور گزر گئے چار عینے قبل رجوع کے تو وہ عورت بائن ہو گئی سنا
ایک طلاق بائن کے اور فرمایا حضرت عبد اللہ بن عباسؓ نے تفسیر آیت شریف میں باندہ اسکے اور ابن عباسؓ زیادہ
جانتے والا ہے تفسیر قرآن کو غیر سے اور یہی قول ابی حنیفہ کا ہوا اور اگر فقہ مالکی صحت تو مدت ایلا سے کہ مالک

وہ ابی حنیفہ کا ہوا اور عبد اللہ بن عباسؓ اور جابر بن زید اور سکرا اور ابن المسیب اور ابی بکر بن عبد الرحمن اور کول سے متل ہوا کہ

قسم کا ہو کہ اگر وہ ثابت ہوگا کہ اس واسطے کہ ہاں میں ہو فرمایا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
 نے نہیں بلکہ اگر کسی نے چار چھینے سے اور روایت کیا یا ابن ابی شیبہ نے حضرت عبداللہ بن عباس سے کہ اس
 انھوں نے جب ایلا را کر سہ دھورت اپنی سے ایک چھینے یا دو چھینے یا تین چھینے اور یہاں تک نہ پہنچے تھی ہاں
 تک تو نہیں ہو وہ ایلا را اور اخرج کیا مانند اسکے عطاف اور طافس اور سعید بن جبیر اور شعبی سے اور روایت کیا
 بہ چھینے کے کہ ابن عباس نے تھا ایلا را جاہلیت کا ایک برس اور دو برس اور زیادہ اس سے اور اللہ فہم کیا
 اسکے واسطے چار چھینے کو اگر کہ چار چھینے سے تو نہیں ہوا ایلا را وہ ایسا ہی ذکر کیا زلیلی نے فتوح ہاں یہ میں ص اور
 اگر وہ ملی کر لی مدت ایلا میں تو قسم میں جانت ہوگا اور کفارہ یا جزا لازم آوے گی **ف** اور اس کا بیان آگے آتا ہے **ص**
 اگر کسی مرد نے اپنی زوجہ سے کہا قسم خدا کی میں تجھے قربت نہ کرے گا یا قسم خدا کی چار چھینے تک قربت نہ کرے گا کہا
 کہ اگر تین تجھے نزدیک کر دے تو مجھ سے حج یا روزہ یا صدقہ ہو یا تو طلاق ہو یا غلام میرا آزاد ہو تو ان سب صورتوں میں
 ایلا ثابت ہوگا **ف** اور یہی قول ہے امام شافعی کا اور دلیل اس کی یہ کہ فرمایا حضرت عبداللہ بن عباس نے جو
 قسم کا ہے ہر جوامع سے تو وہ ایلا ہو ذکر کیا اس کو شیخ عبد الوہاب شعرائی نے کشف الغمہ میں **ص** اب اگر مدت ایلا تین
 اس کے ساتھ نزدیک کرے تو اگر قسم اسکے ساتھ کہانی ہو تو کفارہ قسم کا لازم آوے گا **ف** اور ذکر کیا اس کے ساتھ کہ اگر
 میں مسائل مجمع علیہا سے مگر قول قدیم شافعی میں کہ اس کے نزدیک کفارہ لازم نہیں آتا اس واسطے کہ آگے اللہ تعالیٰ
 فرمایا **فَإِنْ كَانَ اللَّهُ عَفُوًّا غَفُورًا** یعنی جو بخشش کرے کسی کو تو اللہ بخشنے والا ہے ہر امر مان اور اللہ تعالیٰ نے
 جب عہد کیا مسخر کا تو اب اس کا گناہ غفور ہو گیا اور کفارہ لازم ہوگا اور ہر جواب یہ کہ یہ عہد مسخر کا آخر میں
 اس سبب سے کہ جانتا ہوا میں میں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے **وَلَكِنْ يَتَّقِ أَخَذَ كَرِيمًا عَقْدًا ثُمَّ كَفَرَ بِمَا كَفَرَ** اور کفارہ
 اگر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَ مَا حَلَفَ عَلَيْهِ** اور کفارہ
 ہر جو شخص جو کہ کفارہ کہے یعنی جو شخص کہ قسم کھاوے کسی امر پر اور پھر دوسرے کام کو بہتر دیکھے تو کرے وہ کام
 اور کفارہ دے قسم کا اور بیان کفارہ قسم کا اور اس حدیث کا کتاب الیمین میں انشاء اللہ آوے گا اور روایت کیا
 ترمذی نے عاریہ سے کہ کہا انھوں نے کہ ایلا اگر ایسا ہے خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں سے اور حرام کیا
 پھر کیا حرام کو طلاق اور یا قسم کفارہ کہ شیخ ابن حجر نے کہ لڑی اس کے سبب فقہ ہیں اور یہ حدیث ظاہر ہو کہ ہر
 مطلوب پر دلالت کرتی ہے **ص** ورنہ **ح** ایسی حج کی صورت میں حج کرنا بجا اور دوسرے کی صورت میں
 روزہ اور غلام آزاد ہونے کی صورت میں غلام آزاد ہو جائیگا **ص** اور ساقط ہو جائیگا ایلا را اگر اس وقت میں
 اس سے وہ ملی نہ کی ایک طلاق یا تین چار چھینے اور دلیل اس کی اوپر گذر چکی ہے **ص** اور صحت ہر وقت قسط
 ہو جائیگی **ف** صحت ہر وقت اس کو کہتے ہیں کہ او میں کوئی مدت عین مذکور ہو دے **ص** تو اگر اس سے
 علی کرے اور چار چھینے تک اس سے تو کہہ لیں کہ اسے طلاق واقع ہوگا اور صحت ہو دے ساتھ ہوگی **ف** یعنی میں
 صحت میں کوئی مدت مقرر کرے مثلاً ان کے قسم خدا کی میں تجھے قربت نہ کرے گا **ص** تو اگر یہ صحت کے چار چھینے

ایلا را کہ چار چھینے سے تو نہیں ہوا ایلا را وہ ایسا ہی ذکر کیا زلیلی نے فتوح ہاں یہ میں ص اور اگر وہ ملی کر لی مدت ایلا میں تو قسم میں جانت ہوگا اور کفارہ یا جزا لازم آوے گی **ف** اور اس کا بیان آگے آتا ہے **ص** اگر کسی مرد نے اپنی زوجہ سے کہا قسم خدا کی میں تجھے قربت نہ کرے گا یا قسم خدا کی چار چھینے تک قربت نہ کرے گا کہا کہ اگر تین تجھے نزدیک کر دے تو مجھ سے حج یا روزہ یا صدقہ ہو یا تو طلاق ہو یا غلام میرا آزاد ہو تو ان سب صورتوں میں ایلا ثابت ہوگا **ف** اور یہی قول ہے امام شافعی کا اور دلیل اس کی یہ کہ فرمایا حضرت عبداللہ بن عباس نے جو قسم کا ہے ہر جوامع سے تو وہ ایلا ہو ذکر کیا اس کو شیخ عبد الوہاب شعرائی نے کشف الغمہ میں **ص** اب اگر مدت ایلا تین اس کے ساتھ نزدیک کرے تو اگر قسم اسکے ساتھ کہانی ہو تو کفارہ قسم کا لازم آوے گا **ف** اور ذکر کیا اس کے ساتھ کہ اگر میں مسائل مجمع علیہا سے مگر قول قدیم شافعی میں کہ اس کے نزدیک کفارہ لازم نہیں آتا اس واسطے کہ آگے اللہ تعالیٰ فرمایا **فَإِنْ كَانَ اللَّهُ عَفُوًّا غَفُورًا** یعنی جو بخشش کرے کسی کو تو اللہ بخشنے والا ہے ہر امر مان اور اللہ تعالیٰ نے جب عہد کیا مسخر کا تو اب اس کا گناہ غفور ہو گیا اور کفارہ لازم ہوگا اور ہر جواب یہ کہ یہ عہد مسخر کا آخر میں اس سبب سے کہ جانتا ہوا میں میں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے **وَلَكِنْ يَتَّقِ أَخَذَ كَرِيمًا عَقْدًا ثُمَّ كَفَرَ بِمَا كَفَرَ** اور کفارہ اگر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَ مَا حَلَفَ عَلَيْهِ** اور کفارہ ہر جو شخص جو کہ کفارہ کہے یعنی جو شخص کہ قسم کھاوے کسی امر پر اور پھر دوسرے کام کو بہتر دیکھے تو کرے وہ کام اور کفارہ دے قسم کا اور بیان کفارہ قسم کا اور اس حدیث کا کتاب الیمین میں انشاء اللہ آوے گا اور روایت کیا ترمذی نے عاریہ سے کہ کہا انھوں نے کہ ایلا اگر ایسا ہے خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں سے اور حرام کیا پھر کیا حرام کو طلاق اور یا قسم کفارہ کہ شیخ ابن حجر نے کہ لڑی اس کے سبب فقہ ہیں اور یہ حدیث ظاہر ہو کہ ہر مطلوب پر دلالت کرتی ہے **ص** ورنہ **ح** ایسی حج کی صورت میں حج کرنا بجا اور دوسرے کی صورت میں روزہ اور غلام آزاد ہونے کی صورت میں غلام آزاد ہو جائیگا **ص** اور ساقط ہو جائیگا ایلا را اگر اس وقت میں اس سے وہ ملی نہ کی ایک طلاق یا تین چار چھینے اور دلیل اس کی اوپر گذر چکی ہے **ص** اور صحت ہر وقت قسط ہو جائیگی **ف** صحت ہر وقت اس کو کہتے ہیں کہ او میں کوئی مدت عین مذکور ہو دے **ص** تو اگر اس سے علی کرے اور چار چھینے تک اس سے تو کہہ لیں کہ اسے طلاق واقع ہوگا اور صحت ہو دے ساتھ ہوگی **ف** یعنی میں صحت میں کوئی مدت مقرر کرے مثلاً ان کے قسم خدا کی میں تجھے قربت نہ کرے گا **ص** تو اگر یہ صحت کے چار چھینے

اوس سے نزدیکی نہی پھر طلاق واقع ہوگا پھر اگر اوس سے نکاح کرے اور نہ قریب ہو چار عینے تو پھر طلاق واقع ہوگا اور
یہ تیسرا طلاق ہے اور عورت بائن ہو جائیگی **ف** یعنی اب بدولت ملائکہ کے اوس سے نکاح درست نہیں **ص** اور
اگر بعد میں طلاق کے اور ملائکہ کے پھر اوس سے نکاح کیا تو ایلاہ ساقط ہو جائیگا اوس قسم باقی رہی تو اب اگر چار عینے تک
اوس سے نزدیکی نہ کرے گا طلاق واقع نہ ہوگا اوس اسلئے کہ ایلاہ باقی نہیں رہا اور اگر نزدیکی نہ کرے گا حائض ہوگا اور رکنا یا بجزا
لازم ہوگی اوس اسلئے کہ قسم باقی ہے اور یہ صورت جب ہو کہ قسم کو سوا طلاق کے اور چیزوں پر عمل کیا ہو اور اگر طلاق ہو
ف جیسے کہ اگر میں تجھے نزدیکی کروں تو تو طلاق کروں **ص** تو قسم باقی نہ رہیگی اوس اسلئے کہ تجھ یعنی فیصل
تین طلاق دے دینا باطل کرتا تو طلاق کو **ف** جیسا کہ اوپر کتاب الطلاق میں بیان کر چکے تو صورت مسئلہ کی یہ
کہ کسی شخص نے اپنی عورت سے کہا کہ اگر میں تجھے قربت کروں تو تجھ کو طلاق ہے اور پھر باغفل و سکوئی طرح تین طلاق دے
اور وہ عورت بعد ملائکہ کے پھر نکاح میں آتی تو اب اگر قربت کرے گا طلاق واقع ہوگا اوس اسلئے کہ تجھ باطل کرتی تو طلاق کو
ص اور اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ سے کہا قسم خدا کی میں تجھے نزدیکی نہ کروں گا دو عینے اور دو عینے بعد از عینوں
کے تو ایلاہ ثابت ہوگا اور اگر قسم کھائی کہ دو عینے میں تجھے قربت نہ کروں گا اور ایک دن تو قن کے پھر کہا قسم خدا کی میں
تجھے دو عینے قربت نہ کروں گا بعد ازاں دو عینوں کے بعد اول میں اسلئے کہ تو ایلاہ نہ گا اوس اسلئے کہ پہلے دن تو قسم کھائی تھی
دو عینے پر **ف** اور دو عینے سے ایلاہ ثابت نہ ہوگا **ص** اور دوسرے دن قسم کھائی چار عینے پر اگر ایک دن **ف**
اوس اسلئے کہ اول دو عینوں سے ایک دن نہ کر لیا ہو تو سب چار عینے پورے ہوئے تو مدت ایلاہ کی تمام ہوگی **ص**
اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ سے کہا قسم خدا کی ایک سال تجھے نزدیکی نہ کروں گا کہ ایک دن تو ایلاہ ثابت نہ ہوگا **ف** اوس اسلئے
ایلاہ وقت ہوتا ہے کہ چار عینے تک نہ تو کو بغیر لازم ہوئے جزا کا کفارے کے اسکا نہ طبعی کا نہ ہوئے اور اس جگہ ممکن ہے کہ
بغیر لازم کے کسی چیز کے ایک روز اس سے طبعی کرے لیکن اگر ایک روز طبعی کر لی اور بعد طبعی کے چار عینے یا زیادہ
اوس باقی ہے تو ایلاہ ثابت ہوگا اوس اسلئے کہ اب اسکا نہ طبعی کا بغیر لازم کے جزا کا کفارے کے جائز اہل ہادیہ
ص اگر کوئی شخص بصرے میں ہے اور اوسے قسم کھائی کہ میں کوئی عین نہ کرے نہ بجاؤں گا اور عورت اوس کا کرنے میں ہر تو
ایلاہ ہوگا **ف** کیونکہ ممکن ہے کہ عورت کو کوئی عین سے باہر نکال کے اوس سے طبعی کرے **ص** جس صورت کو کہ
طلاق رجعی دیا ہو قبل کہ نہ نہ عت کے اوس سے ایلاہ درست ہے اور جو عورت کا و سکو طلاق بائن دیا ہو یا جو اجنبیہ
تو اوس سے ایلاہ جائز نہیں **ف** تو اگر بعد قسم کے اوس عورت باینہ کو یا اجنبیہ کو نکاح میں لایا اور اوس سے طبعی کر
حائض ہوگا اور رکنا یا بجزا لازم ہوگی لیکن اگر اوس سے چار عینے تک طبعی نہ کرے گا تو ایلاہ نہ ہوگا اوس اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا
لَّذِیْنَ یُنِّیْ قَوْلُہُمْ شِکَاکُومُ اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایلاہ اپنی عینوں کے ساتھ خاص ہے نیز غیر عورتوں سے
ص اگر کسی شخص نے اپنی عورت سے ایلاہ کیا اوس سبب بیماری زوجہ سے یا سبب غرضی عورت کے یا عتق کے
ف روق کے کسی بندہ ہو جائے اور کہتے ہیں کہ یہ عورت رتقا ہو یعنی اوس سے جماع نہیں کر سکتے بسبب اس بات
کہ او میں ہوا پیشاب کر کے کی جگہ کے اور کوئی سوراخ نہیں ہوتا اھکذا فی المعرف **ص** یا بسبب ہونے زوجہ کے

چار عین کی راہ پر وہی سے عاجز ہو ورنے تو اسکا رجوع زبان سے ہو جاوے گا یعنی زبان سے کہہ دے کہ رجوع کیا میں نے
 اوس سے تو اگر مدت ایسا کی گذر جاوے طلاق واقع نہ ہوگا جب وہ عاجز ہے تو اگر قبل مدت گذرنے کے وہی راہ پر جاوے
 اور عند جانار التوب رجوع اسکا بغیر وہی کے نہ ہوگا اور اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ سے کہا کہ تو مجھ حرام ہے تو اگر نیت کی
 طلاق کی تو ایک طلاق بائن پڑ جاوے گا اور اگر نیت کی طهار کی یا تین طلاق کی یا جھوٹ کہنے کی تو جو نیت کی ہے اوستین
 پڑیگا **کاف** اور مروی ہے ہولین کہ حضرت علی فرماتے تھے انت علی حرام میں کہ وہ تین طلاق ہیں اور یہ جب کہ نیت کر
 تین طلاق کی اور دلیل اس پر حضرت عمرؓ کا ہے کہ جو شخص مکہ عورت سے انت حرام تو وہ حرام ہے اور جو شخص سے انت
 بالثبوت وہ ہائے اور جو شخص سے انت طلاق نلتا تو تین طلاق پڑ جاوے گے نہ لازم اور کا جو شخص کو بیسیا اوستے
 لازم کیا اپنے اور مروی ہے ابن عباس رضی سے کہہ کہتے تھے انت حرام قسم ہی کہنا ہے اسکا اور ایک این بن
 کہ جس شخص نے حرام کیا اپنے اپنی عورت کو وہ کچھ نہیں ذکر کیا ان سب کا ذکر کشف الغم میں اور ان سب سے
 معلوم ہوتا ہے کہ ما زنیہ پر **رجوع** اور اگر نیت کی اپنے اور پر حرام کرنے کی یا کچھ نیت نہ کی تو وہ دلائل جو عاجز ہو گیا اور ہوجا
 نزدیک اگر زوجہ سے کہا تو مجھ حرام ہے یا کہا کہ جو مجھ حلال ہے وہ میرے اور پر حرام ہے یا کہا کہ جو میرے سیدھے اتم
 میں ہو ورنے مجھ حرام ہے طلاق واقع ہو جاوے گا بغیر نیت کے واسطے عرفہ کے اور استعمال کے اور اسی فرجی

باب خلع کے بیان میں

خلع کہتے ہیں زوجیت زائل کرنے کو مقابلہ میں اوستین کے کہ خاوند زوجہ سے لیتا ہے **صنہ** جرجی ساتلح
 کے وقت حاجت کے **ف** مسئلہ آئین ایسی لائی پڑ جاوے کہ اصلاح او سکی ہو سکے اور بدون جرج کے
 خلع کر وہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورتین کہ شرارت کرتی ہیں اپنے خاوندوں سے اور جو عورتین
 کہ خلع کرتی ہیں وہی عورتین نافق ہیں اور مرد اس سے بھی کہ بغیر حاجت کے ہووے کہو کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے
فَإِنْ خِفْتُمْ إِيَّاهُ فَبِعَدَّتِهِ فَاَلْجَسَاحَ عَلَيْهِمْ كَفِيدًا افسدات یہ یعنی اگر خوف کرو تم
 اس بات کا کہ زنا تم کر سکیں گے عین اللہ کی تو زمین ہی گناہ داؤن دونوں پر اوستین چہ زمین کہ بدلاوے عورت
 ساتھ اسکا اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ عورت ثابت برقیس کی انی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
 او کہ یا رسول اللہ ثابت برقیس بن عتبہ بن خباب لکھا ہوں میں اوس پر خلق دین میں کہ میں کہہ دیا جانی ہوں انکس کو
 شوہر کی اسلام میں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا رو کر گئی تو اوس پر باغ او سکا کہ ان بھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 نے ثابت کو قبول کر باغ اور دے او سکو طلاق روایت کیا او سکو بخاری نے اور ایک روایت میں او سکی جو کہ کہ
 ثابت کو طلاق دینے کا اوس عورت کے اور ایک روایت میں ابن ماجہ کی ہے کہ ثابت برقیس تھا بصورت اونچا
 نے او سکی کہ اگر نہ تو خوف اللہ کا تو جب آتا میرے ہاتھ تھوکتی میں ہونہ پراو سکا اور امام احمد کی روایت میں
 کہ یہ اول خلع تھا اسلام میں اور نہ ثابت برقیس کی بیوی کا جمیلہ بنت عبد اللہ بن ابی سہر اور اوقعتی نے اسکا فرمایا
 کہ نام او سکا زینب ہے اور ایک روایت میں ابو داؤد اور ابن جہان اور یحییٰ کی ہے کہ نام او سکا حمیدہ بنت سہل تھا کہ

۱
 ۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

شیخ ابن حجر نے گواہی دے دی کہ وہ امام بن اور ایک حدیث میں جدید واقع ہوا اور وہ جو مجاہد نامہ ہوا یہ کہ ثابت بن قیس کے
دو قصے ہیں کہ جو ترقی بن ابی سلمیٰ واقع ہوئے کہ چونکہ دونوں طریقے صحیح ہیں **ص** بدلے میں اس مال کے کہ مسلمانیت
رکھتا ہو ہوئے کی اور ایک طلاق بائن خلع سے ہے پھر **ج** اور یہی مشہور ہے کہ ابوامام شافعی کا اور ایک روایت
میں اس نے اور امام احمد کے نزدیک خلع فسخ ہے اور طلاق نہیں ہو تو بعد و طلاق کے اگر خلع کیا تو اس کے نزدیک پھر
کلیج کرنا اس سے درست ہے اور ہمارے نزدیک درست نہیں اور استدلال دونوں مذہب کا اسی آیت سے ہے جو خلع
میں وارد ہوئی ہو اور طریقہ استدلال کتاب اصول میں مذکور ہے اور بھی امام شافعی دلیل لاتے ہیں اثر ابن عباس سے کہ
پوچھے گئے ایک شخص سے کہ دو طلاق دے اپنی عورت کو پھر خلع کرے اس سے آیا درست ہو کہ اب اس سے کلیج کرے
تو فرمایا انھوں نے کہ ہاں درست ہے کلیج کرے اس سے روایت کیا اس کو سکوان بن الجوزی نے اور خارج کیا اس کا
عبدالرزاق نے اور روایت کیا دارقطنی نے ابن عباس سے کہ خلع فرقت ہے اور ایسا ہی مروی ہے حضرت عثمان سے اور دلیل
ہماری وہ ہے جو ذکر کیا صاحب ہارے نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خلع ایک طلاق بائن ہے اور روایت کیا
دارقطنی اور بیہقی نے سنن میں عبد بن کثیر سے انھوں نے ایقوب سے انھوں نے عمر سے انھوں نے ابن عباس
سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا خلع کو ایک طلاق بائن اور روایت کیا اس کو سکوان بن عبدی نے کامل میں منوع
کیا اس کو سکوان بن عبد بن کثیر نے روایت کی بخاری سے کہ وہ متروک ہے اور کہا انسانی نے متروک الحدیث ہے
اور شعبہ سے کہ انھوں نے کہا یہ متروک ہے اور اس کی حدیث سے اور سکوت کیا اس سے دارقطنی نے اور ایک طریقہ
اس حدیث کا صحیح ہے وہ جو روایت کیا عبد الرزاق نے سعید بن اسیب سے سے مسند تحقیق کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کیا خلع کو ایک طلاق بائن اور یہ مسلح ہے اور مسلح ہمارے نزدیک حجت ہے خصوصاً جب کہ وہ یہ جو اس کی حدیث
مسند اور حکم کیا امام شافعی نے بھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کہ چونکہ سینا کو سکوان بن عبد بن کثیر
ثابت بن قیس کی جو اوپر گزری ہمارے مذہب پر دلالت کرتی ہے اور روایت کیا ابن ابی شیبہ نے عثمان بن شیبہ سے کہ انھوں نے
کیا خلع کو ایک طلاق اور حضرت ابن مسعود سے کہ انھوں نے کہا نہیں ہوتا یہ طلاق بائن اگر فسخ میں یا ایلا میں اور
ایسا ہی روایت کیا حضرت علی بن ابی طالب سے تفصیل کی اس کی اس مقام میں شیخ ابن النعمان نے **ص** اور اگر شرارت خاوند کی
طرف سے ہو تو بلا خلع کا لینا مکروہ ہے **ج** محمد بن اسماعیل کے روایت کیا امام محمد نے آثار میں **ف** انا انو حقیقۃ
عن محمد بن ابی ابراہیم عن ابی اذکان الطائمی عن قیل المکرم فقد حلت لک اللہ یہ وہ کان کان من قبل اللہ جل
فلا حیل لک اللہ یہ وہ کان محمد بن ابی اذکان الطائمی عن قیل المکرم فقد حلت لک اللہ یہ وہ کان کان من قبل اللہ جل
حلال ہو گا فدیہ اور اگر ہر طرف سے مرد کے تو نہیں حلال ہے اس کو فدیہ کیا محمد نے اسی سے ہم اند کرتے ہیں
ج اور اگر شرارت طرف سے عورت کے ہو تو حدنا مرد دیا ہو اس سے زیادہ لینا مکروہ ہے **ج** اس کے
روایت کیا ابو داؤد نے مسلم بن ابی راہن ابی شیبہ اور عبد الرزاق نے قصہ ثابت بن قیس میں کہ رسول اللہ صلی
علیہ وسلم نے کہا ان کی عورت سے کیا پھر وہی ہو تو اس پر اس کے باغ کو کہ اس نے مجاہد میں دیا ہو اس کا

ابن حجر

ابن حجر

اور کچھ زیادہ تو فرمایا آپ نے کہ زیادہ نہیں اور نکالا او سکوا ولو قطنی ہے اسی طرح اور کہا کہ اساکہ کیا او سکوا ولو قطنی ہے
ابن حجر صحیح سے انھوں نے غلطی سے انھوں نے ابن عباس سے اور صحیح صحیح ہے اور نکالا ابن ابی حزمی نے غلطی سے
سے ابی حزمی سے کہ ثابت بن نہیں بن شماس بھی اونکے پاس زینب بنت جہاد سے ابن ابی حزمی اور مرہون جانتا او سکوا
ایک باغ تو کروہ و جانا او سکوا و کی عورت نے تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا پھر دیتی ہی تو او سپر باغ کو
کہا تو سنئے مان اور کچھ زائد تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لیکن زیادتی تو نہیں نہ سنا او اس باغ کو ثابت نے
اور چھوڑ دیا او سکوا آخر حدیث تک کہا ابن ابی حزمی سے کہ اساکہ او سکوا جی اور کہا او سکوا ولو قطنی ہے کہ سنا او سکوا ولو قطنی
نے کتنے لوگوں سے اور بھی نکالا او قطنی ہے اپنی سند سے عطاء سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ لیو سے مراد
اوس عورت سے جس سے خلع کیسے زیادہ اوس سے کہ دیا یا او سکوا اور روایت کیا او سکوا ابن ماجہ سے ابن عباس سے
اور ابوسہیل سے کہ کیا ثابت کو کہے لیو سے باغ اپنا اور نہ زیادہ لیو سے کہا بعض محققین سے کہ نہیں تنگ ہی ہوتا ہے
زیادت میں ساتھ اصل صحیح کے کہ وہ یہ ہو گئی ساتھ سند اور مرسل کے اور روایت کیا امام محمد نے آثار میں اور امام بخاری
سے محمد بن ابی عبد اللہ ازراق نے اور کعب نے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا انھوں نے نہ لیو سے مراد عورت سے زیادہ
اوس سے کہ دیا یا اور جامع صغیر میں ہی روایت جو امام ابو نعیمہ سے کہ کزوہ نہیں اور اس روایت کی دلیل الطلاق
آیت ہو اور دوسرے یہ کہ روایت کیا ابن ابی حزمی نے ابو سعید خدری سے کہا انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ
ایک مرد انصاری کے کہ کجایا کیا تھا اوس سے باغ پر آخر حدیث تک یہاں تک کہ فرمایا او سکوا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کیا پھر دیتی ہی تو او سکوا باغ اور وہ طلاق سے محکم کہا اوسے مان اور زیادہ کہتی ہو نہ تب
فرمایا آپ نے کیا پھر دیتی ہی تو او سکوا باغ اور زیادہ کہ او سپر لیکن یہ حدیث صحیح نہیں سند میں اوسکی علیہ عرفی ہے کہ ابن عباس نے
ابن عمر سے کہ کیا اوسکی حدیث کا اور بھی لسان میں ہو سکتی حسن بن علی بن عمار سے کہ کیا اوسکی حدیث کا اور بھی لسان میں ہو سکتی
اور اگر طلاق دیا عورت کو مال پر اور زوجه نے قبول کیا طلاق بائن واقع ہوگا اور زوجه پر مال لازم ہوگا اور شراب یا سہ
پر طلاق بائن واقع ہوگا اور زوجه پر کچھ نہ لازم آوے گا اور اگر شراب یا سہ پر طلاق بائن واقع ہوگا اور زوجه پر کچھ نہ لازم آوے گا اور اگر زوجه نے
واقع ہوگا کہ کزوہ میں ہی ہو کہ طلع ایک طلاق بائن ہے اور زوجه پر کچھ لازم نہ آوے گا اور اگر زوجه نے واقع ہوگا کہ کزوہ میں ہی ہو کہ طلع ایک طلاق بائن ہے
کہ اگر کزوہ میں ہی ہو کہ طلع ایک طلاق بائن ہے اور زوجه پر کچھ لازم نہ آوے گا اور اگر زوجه نے واقع ہوگا کہ کزوہ میں ہی ہو کہ طلع ایک طلاق بائن ہے
طلاق بائن واقع ہوگا اور زوجه پر کچھ لازم نہ آوے گا اور اگر زوجه نے واقع ہوگا کہ کزوہ میں ہی ہو کہ طلع ایک طلاق بائن ہے اور زوجه پر کچھ لازم نہ آوے گا
اوس درجہ میں پر کچھ لازم نہ آوے گا اور زوجه نے واقع ہوگا کہ کزوہ میں ہی ہو کہ طلع ایک طلاق بائن ہے اور زوجه پر کچھ لازم نہ آوے گا اور اگر زوجه نے
ہر سے لیا یا پھر دیا ہے اور دوسری صورت میں نہیں درم دیدیو سے فامو اسنے کہ اقل جمع کے نہیں ہیں اور اگر
نہ کیا عورت نے خاوند سے اس بات پر کہ کچھ اوسکے گھر میں ہو خاوند کے واسطے ہی تو جانے یا اور کچھ اوس سماعت میں گھر
ن ہوگا تو وہ خاوند کا ہو اور اگر کچھ نہ نکلا تو عورت پر کچھ نہیں اور اگر زوجه نے خلع کیا او سپر کچھ گھر میں ہی تو مال غیر سے تو خاوند کو
کہ ہوگا دے دیا ہوگا اور اگر کچھ نہ نکلا تو عورت پر کچھ نہیں اور اگر زوجه نے خلع کیا او سپر کچھ گھر میں ہی تو مال غیر سے تو خاوند کو

ابن حجر صحیح

ابن عمر سے

ص اور صلح اور صلوات **ف** اور وہ یہ کہ ہر ایک دوسرے کو یہ کہہ کر **ص** ساقط کر دیتے ہیں ہر ایک جو ایک کا دوسرے پر اذن حقوق میں سے جو متعلق ہیں نکاح کے **ف** مثلاً ایک عورت کا ہر ہر مرد تمہارا اور اس سے قبل لینے ہر کے سودر م پر خاوند سے صلح کیا تو خاوند پر کچھ مہر و نفقہ لازم نہ آوے گا اور اگر بعد لینے ہر کے سودر م صلح کیا تو خاوند کو سودر م کے اور کچھ بیکار **ص** اور جو حقوق کہ نکاح سے متعلق نہیں جیسے قیمت و ان ہنہا کی کہ زوجه سے خاوند سے اسکو ضرر یا ہی ساقط نہ ہو گئے اور مہر و نفقہ ساقط ہو جائیگا اور لیکن نفقہ ایام عدت کا تو نہیں بن ساقط ہو گا نہ اگر کسی ایسا ہی پر خیر نہ بین اور مہر ساقط ہو جائیگا بغیر ذکر کے اور اگر باپ سے اپنی لڑکی کا کی طرف سے اس کے خاوند سے صلح کیا تو لڑکی پر کچھ لازم نہ آوے گا اور مہر اسکا ساقط نہ ہو گا اور طلاق پر مہر و بیکار و بصر صحیح روایت میں **ف** اور بیٹوں نے کہا ہر کی طلاق واقع نہ ہو گا اور اول حج صحیح کی جیسا کہ ہم نے یہ بیان کیا ہے اور طلاق سے طلاق بائن **ف** اور اگر باپ بدل صلح کا مناس ہو گیا ہی صحیح ہی اور اوپر مال لازم آوے گا **ف** اور مہر ساقط نہ ہو گا حد ایہ **ص** اور اگر شرط کیا بدل صلح کہ اس لڑکی پر تو اوپر طلاق پر مہر و بیکار مال لازم نہ آوے گا اگر طلاق لڑکی نے فعل ہی کیا ہر **ف** یعنی اصل اس سے ہوتا تھا جاتی ہو کہ صلح کیا چیز ہو اور نکاح کی چیز ہو تو اگر اس بدل کی چیز کی طرف سے بائن ہو گیا تو تین روایتیں ہیں ایک روایت میں طلاق واقع نہ ہو گا اور ایک روایت میں طلاق واقع ہو گا حالانکہ

باب ظہار کے بیان میں

ظہار شرع میں کہتے ہیں اس کو کہ مرتبہ سے اپنی زوجہ کو یا اس کے چکر و جس سے زوجه سے تعبیر کرتے ہیں یا کسی عضو شائع کو یا اس سے **ف** مثلاً یوں کہے کہ تیرا اربعہ **ف** اصل ساقط ہے محارم کے کہ اوپر ذکر کیا اسکو چھو ہو جائے مہر محارم رضاعی ہوں یا نسبی **ف** تو اگر تشبیہ نہ دی اور کہہ کر کہ تو میری ماں یا بیٹی ہو تو لڑکا نہ ہو گا اور اگر عورت کہے کہ تو میرے اوپر ایسا ہی جیسے پشت میری ماں کی تو کچھ نہیں **ص** تو اگر کہے کہ تو میرے مثل پشت یا شکم میری ماں یا بہن یا بھوپچی کے ہو یا کہے ستر یا فرج تیری مثل پشت یا شکم یا ان فرج میری مثل یا بھوپچی کے یا کہے نصف تیرا مثل تیرا مثل اس کے ہی تو ظہار ثابت ہو گا اور محارم ہوگی و علی اوس سے اور و علی یمنان تک کہ کفارہ دو سے **ف** اسواسطہ کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَالَّذِينَ يَذْكُرُونَ شَرِّهٖ سَبْعَ شَعْرَاتٍ اُولَٰئِكَ يَمْلِكُ كَفَّارُہٗٓ كَمَا فَعَلُوْا مِمَّا قَبْلُ اِنَّ تَقْوٰتَہٗٓ كَثُفَتْ **ص** تو اگر طلاق قبل کفارہ دینے کے استغفار ملے گا اور کفارہ دو سے ظہار کا فقط اور اس و علی کے بدلے میں کچھ دینا لازم نہ آوے گا **ف** اسواسطہ کہ روایت ہے سلم بن خضر سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس ظہار میں کہ بعل کرے قبل کفارہ دینے کے کہا کہ ایک ہی کفارہ ہی عزت کیا اسکو تو مذی اور ابن ماجہ نے اور ہاسے میں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے اس کے متغیر کر کے اور عود کریمان تک کہ کفارہ دوسے اور روایت کیا مانند اسکے ابن عباس سے کہ ایک مرد نے ظہار کیا عورت سے اپنی بھوپچی یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کیا میں جاؤں اوپر کفارہ دینے کے پہلے فرمایا بھوپچی پاس جاؤں اسکے جب تک کہ اسے توجہ نہ فرمایا تمکو اسد نے اخراج کیا اسکا جماعت نے اور صحیح کیا اسکو توجہ نہ

ص دو مہینے گناہ روزے رکھے کہ ان مہینوں میں رمضان اور دو روزہ عید کے اور تین دن یا تین دن کے
 نواہین اور اگر ان دنوں میں ایک روز بھی افطار کیا اگرچہ عذر سے ہو یا وطن کی رات میں یا دن میں قصد یا سہوا
 تو پھر سب سے روزے شروع کرے یعنی ان روزوں کو جو پہلے رکھے چکا ہو کفارہ میں شمار نہ کرے اور اگر ان دنوں
 کے نزدیک پھر شروع کرے اور ان روزوں کو ملا کر تمام کر دے **ف** چار مہینوں میں لکھا ہو کہ اگر ان دنوں
 کفارہ میں یا آخر روزے میں آفتاب کے غروب تک غلام کے آزاد کرنے پر قادر ہو جاوے تو عجز ثابت ہوگا
ص اگر روزے سے عاجز ہو تو آپ کھلاوے یا اسکا نائب ساٹھ مسکینوں کو ہر ایک کو بقدر صدقہ فطر کے
ف یعنی کہیوں سے نصف صاع اور بھجواو غلام سے ایک صاع اس واسطے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے فقیر کو یکسخت
 فاطعام سبکین مسکینا یعنی جو شخص کھلافت نہ کرے روزے کی تو کھانا ہی ساٹھ مسکینوں کا اور فرمایا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نہ حدیث اوس بن صامت اور سہیل بن صخر میں کہ واسطے ہر مسکین کے نصف صاع جو کہیوں سے
 ایسا ہی ہر دینے میں کھانے یعنی سب سے خیر جو میں اور صواب سب سے خیر جو اور ہلکے میں سہیل بن صخر واقع ہوا یہ حدیث خیر ہے
 لیکن روایت کیا طبرانی نے نے سحر میں اوس بن صامت سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا تو ساٹھ مسکینوں
 تیس صاع تو کھانا دے کہ نہیں یا لاکھ ہوں میں اوس کا مگر یہ کہ اعانت بھیجے آپ میری یا رسول اللہ تو اعانت کی اوس کی
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ بندہ صاع کے اور اور لوگوں نے یہاں تک کہ پہنچ گیا تیس صاع تک اور سن بناو اور
 میں کہ کہ حضرت نے اونکی بیوی سے کہا کہ لیجا خرق کھجور کا اور کھلاوے اوس کو ساٹھ مسکینوں کو اور وہ خرق ساٹھ
 صاع کا تھا اور عرف کہتے ہیں زبیل کو **ص** اور اگر ہر ایک کو قیمت صدقہ فطر کی دے دے تو بھی درست ہو اور
 امام شافعی کے نزدیک یہ قیامت کا درست نہیں اور اگر ہر ایک کو صبح شام بیٹ بھر کے کھانا کھلایا تو بھی جائز ہوگا
 اگرچہ کم میں ہو گئے ہوں اور اگر ہر ایک کو ایک ہر گھوٹ اور دو سویر خرما یا جو دیدیے تو بھی درست ہے **ف** طلب
 یہ کہ دونوں ملے برابر نصف صاع ہوں گے یا ایک صاع جو اور خرما کے ہو جاوے **ص** اور اگر ایک شخص کو
 دو مہینے تک ہر روز مقدار صدقہ فطر کے دیا یا او س قدر قیمت دی یا ہر روز دونوں وقت بیٹ بھر کے کھانا کھلایا
 تو بھی درست ہوگا اور اگر دو مہینے کا صدقہ ایک ہی روز میں ایک شخص کو دو یا تین درست ہوگا اگر اسی روز سے
 جسدن دیا ہو اور اگر وہ ظہار کی نیت سے ساتھ شخصوں کو کھانا دیا ہر ایک کو ایک یا ایک صاع گھوٹ کا تو شخصین کے
 نزدیک لا انہو کا مگر ایک ظہار سے اور امام محمد کے نزدیک دونوں ظہار سے ادا ہو جاوے گا اگر نیت سے کفارہ ظہار
 اور ظہار سے دیا ہو تو سب کے نزدیک دو خون سے ادا ہو جاوے گا **ف** اور جو اسکی شرح عربی میں نہ ہو کہ **ص**
 اور اگر وہ ظہار سے چار ماہ تک روزے رکھے یا ایک سو میں شخصوں کو کھانا دیا یا دو غلام کو آزاد کیا تو دونوں ظہار سے
 کفارہ ادا ہو جاوے گا اگرچہ کیوں میں نہ کیا ہو اور اگر وہ ظہار کی نیت سے دو ماہ تک روزے رکھے یا ایک غلام کو آزاد کیا
 تو جسکے واسطے چاہے معین کرے اور اگر نیت کفارہ قتل خطا اور ظہار سے دو مہینے روزے رکھے یا ایک غلام کو آزاد کیا
 تو کسی طرف سے جائز ہوگا اور لہذا روزے کے نزدیک دونوں صورتوں میں **ف** یعنی دونوں ظہار کی نیت میں اور ظہار

یعنی تمام آزاد کردہ ہوگا

یعنی ہر شخص کو ایک صاع
 اگرچہ وہ غنی یا فقیر ہو

ضعف آت کے یا بعض عورتوں پر قیاد رہی اور بعض پر نہیں بسبب سحر کے یا کہ سن کے قوہ عین پر و نسبت ہو
عورت سے کہ چار نہیں اور بعض کہ باون میں دشمن اسکا اس طرح بر قوم کی ایک طشت میں سر دانی بھر کے اوکو
اوپر بٹھا دیں اور ذکر اوستی بھی بی اور مال ہو جاوے طرف بڑو کے تو معلوم ہو کہ عین نہیں پر و نہ عین پر لیکن
مدت مقرر کا ضروری اور محیط میں ہو کہ اگر آت اوستی صغیر ہو کہ فرج میں داخل ہو سکا ممکن نہیں تو عورت کو مطالعہ
نفرین کا نہیں چہ چہ اگر نہایت صغیر ہو تو وہ مانند محبوب کے ہر فی الفور نفرین کرادی جاوے گی جب کہ آتا ہو **ص**
اگر اوستی اور کریم عورت پر نہیں پونچا یعنی داخل نہیں کیا **ص** تو ایک سال قمری کی حاکم مدت مقرر
اوستی اور حسی سحر اور روایت حسن بن امام ابو حنیفہ سے ایک سال شمسی عدلت ہے اور سال شمسی قمری میں
دن اور رات کا ہر آج اور سال قمری میں چھ دن اور قمری حصہ ایک دن کا اور سیواں حصہ دن کا ہوتا ہے اور
ماہ رمضان اور ایام پیش اوستی مدت سے شمار کیے جاویں گے نہ ایام میں رفع اور زواج کے وقت دلیہ دلیہ
کی ایک برس کی مدت دینا دہی حضرت عمر اور علی اور ابن مسعود سے اتنی لیکن روایت قمری کا خارج کیا جاوے
عبدالرزاق سے سعید بن اسیب سے کہ نہ صغیر کا عین بن الخطاب نے عین میں کہ مدت مقرر کی جائے ایک سال کی
عدلت اور مدت اس سے نہ ہوگی جب سے نزاع واقع ہو اور اسی طرح نکالا اوستی ابن شیبہ سے
تو سن اختلاف ہے لکھا ہے کہ مدت مقرر کر کے اسطے عین کی ایک برس عدلت سے کہ تعدد اٹھایا جائے نزدیک ہے
اور آت وایت میں ہر کہ حضرت عمر نے مدت مقرر کر دی اسطے عین کے ایک برس اور باوہ کی کہ ایسا مدت میں
جماع کیا عورت سے تو نہما و نہ نفرین کر دو در میان اوستی اور واسطے عورت کے ہر چار مل اور روایت کیا
اوستی اور حسن بن اسیب سے ابو حنیفہ سے اخون نے تعمیل لی سلم کی سے اخون نے حسین سے کہ آئی ایک عورت
نزدیک عمر بن اسیب سے کہ عین کیا اوکو نہما و نہما (نہیں) نہ نہما ہو کہ عورت مقرر کر دی اخون نے اوستی سے
ایک سال تو یہ کہ اگر ایک سال اور نہ پونچا اوستی تو اختیار دیا عورت کو اور اوستی اختیار کیا اپنے نفس کو تو کیا
حضرت عمر نہ سکوا بطلاق باہن اور لیکن حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کیا اوستی الزقاق اور ابن ابی شیبہ
دو لون نے اپنی سندوں سے اور طریقت ابن مسعود کی روایت کیا اوستی ابن ابی شیبہ نے کہا اخون نے مدت مقرر کیا
جاوے عین ایک سال تو اگر جماع کر نہما و نہ نفرین کرادی جاوے در میان اوستی اور بھی خارج کیا اوستی اور طریقتی
اور عبدالرزاق نے اور روایت کیا ابن ابی شیبہ نے صغیر بن شعبہ سے کہا اخون نے مدت دلیہ عین کو ایک سال اور نکالا
ابن ابی شیبہ نے حسن بن اسیب اور سعید بن اسیب رضی اللہ عنہم سے کہ کہا ان سب نے مدت دیا جائے عین
ایک سال کی **ص** و باہن ہو جاوے عورت ساتھ ایک طلاق کے اور عورت کو کل ہر چار عدلت کی ہو اوستی سے او
واجب ہو کہ عدلت ہو اگر در میان رفع اور زواج کے اختلاف پڑ جائے کہ رفع نے کہا کہ میں نہما و نہما پونچا اور نہ پونچا
اوستی انکار کیا اور وہ قبل نکاح کے ہر بھی یا شب اور عورتوں نے دیکھ کر گواہی دی کہ شبہ ہوا و نہما قسم دینے
اگر قسم کھا لی تو رفع زواج کا یعنی نفرین باطل ہو جاوے گی اور اگر قسم سے نکو کیا یا عورتوں نے گواہی دی کہ ہر چار

خاوند کو ایک سال عدت دے اور اگر بعد عدت کے بھی اختلاف ہوا تو تقسیم واپسی ہی ہوگی جیسے قبل عدت کے بھی
 لیکن اب عدت مذی جاہلگی تو اگر عورتوں نے کہا غیب ہو تو اگر خاوند عدت کرے گا عورت کا حق باطل ہوگا جیسے کہ
 تھا اور اگر کھول کر کیا یا عورتوں نے کہا بلکہ یہ تو عورت کہ اختیار ہو تو اگر اپنے متین اختیار کرے ایک طلاق بائنہ
 اور اگر خاوند کو اختیار ہو تو حق اوست کا باطل ہوگا اور حسی عدت دیا جاوے گا مثل عین کے حسی اوست کے متین
 کہ جسے خبیثہ نکال لیے گئے ہوں اور آت قائم ہو اور اس کا حکم سال تک کو رہ میں شعیب کے ہر ص اگر زوج مجبور یا طائر
ف یعنی اوسکی آت لکھی ہو **ص** اور زوجہ سے قاضی سے تفریق طلب کی تو فی الفور تفریق کرادی جاوے گی
 اسی طرح کہ اوست کو عدت نہیں کچھ غلام نہیں برخلاف حسی کے کہ وہلی کی توقع اوست سے ہو **ف** بوجہ قیام آت
ص کے کو زوج اور زوجہ میں سے سبب عین و سر کے خیار نہیں برخلاف امام شافعی کے کہ اوست کے نزدیک بیچ
 عین و سر میں خیار ہو لیکہ جنوں و دوسرے میں سے جسے بنام چوتھے قرن یا پنجویں رفق اور امام محمد کے نزدیک اگر خاوند
 جنوں یا بنام یا سر سے عورت کو اختیار ہو اور اگر عورت کو جو توہ کو اختیار نہیں کیونکہ مرد اپنے سے دفع ہر کر کہ اسکا
 اس طرح کہ طلاق و تہیہ برخلاف عورت کے **ف** رفق کے معنی بند ہونا اور عرب میں کہ اس کے معنی میں اہل رفق
 جس سے بیچ کی استطاعت نہیں ہوتی بوجہ بند ہونے اوست تمام کے اور قرن نام ہی ایک عصب غلط کا گوشت کا جو
 دھنسا ہو یا بڈی کا جو قرن میں ہو دے اس طرح کہ باطل ہو دخول سے امام شافعی کے متین کہ بعضی ان جنوں سے
 کہ اوست میں ہوتی و اور طبع غیبی سے شریع کے فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنگالہ تو اس شخص سے جسکو باطن
 ہمساکہ جدا کر تو شریعہ روایت کیا اوست کو بیماری سے اور ہر جہ سے اور بعض یہی کہ یہ وہ مانع ہیں اسکا منع کو اور ہمارا
 جواب یہ کہ فوت اسکا منع حکمت سے بھی ہو یا بیماری و وجہ بیچ کا نہیں یہاں اسکا موت سے کچھ ہر ساقط ہوگا
 تو یہ بطریق اولیٰ بوجہ بیچ نہ ہوگا اور یہ اسو اسکا منع کہ حقیقتاً منع ہو نکاحی اور استحائے نکاح کا جو بطریق عورت اور
 حامل و بیبارہ بیچ نہ اور یہاں سے اور اسی طرح آتا اور قنات سے ساتھ شریع و تفریق کے کذا فی الحدایۃ و الکفایۃ

باب عدت کے بیان میں

جس شخص نے اپنی زوجہ کو بعد نکاح کے طلاق رجعی یا بائن دیا اور عورت آزاد ہو کر اوست کو حیض آتا ہو تو غیر حیض کا ایک
 اوست کو لازم آوے گی **ف** کہ اگر کو فراموش آت لکھی گئی یا غلطاً قنات یا تہیہ یا تقسیم نکاح فراموش یا غلطاً
 طلاق کر کے نکاح اپنے نفوس کو تو میں جنوں کہ امام شافعی کے نزدیک عورت اوست میں ہر میں اوست اختیار واقع ہو
 اس سبب سے کہ طلاق قنات کیا یا تو ہمارے نزدیک قر کے معنی حیض میں اور اس کے نزدیک طہر اور او طہر میں
 کتب اصول میں تعین عمل کو میں اور مذہب ہمارا خلفائے راشدین اور علماء اور ابی بن کعب اور عاف بن جمل اور
 ابوالدرداء اور عبادہ بن الصامت اور زید بن ثابت اور ابو ہریرہ اشجری رضی اللہ عنہم سے اور زید و کیا ابو داؤد
 اور نسائی نے نمبر بیسی کو منقول ہوا اور امام شافعی کا مذہب تابع حضرت عبداللہ بن عمر اور زید بن ثابت سے علماء
 معارض ہوتی و سکی روایت ابن عمر سے موافق ہمارے مذہب کے نقل کی اوست کو طحاوی نے اور بعض حنفیوں نے

عدت اوست کا نام
 کہتے ہیں کہ عورت کو
 طحاوی کے ہاں عورت کی
 عدت کا نام عورت کی
 عدت کا نام عورت کی
 عدت کا نام عورت کی

اور طلاق کا علم ہو سکے اور اگر بیچ میں عدت کے علم ہو گیا تو باقی کو تمام کر **ص** اور شروع اس
عدت کا طلاق اور زوجت کے وقت سے ہوگا اور نکاح فاسد میں جب سے تعزیری ہو یا وطی کرنے والا قصد کرے
نیک طبع کا عدت شروع ہوگی اور اگر زوجہ نے کہا کہ عدت میری تمام ہو گئی اور تکذیب کی او سکی زوج نے تو قول اجرت
کا معتبر ہوگا ساتھ قسم کے اور اگر طلاق بائن و یا زوج نے اپنی زوجہ کو پھر نکاح کیا او اس سے عدت میں اور طلاق
او سکو قبل دخول کے تو خاوند پر کامل حصر لازم ہوگا اور اگر پہلے سے اس سے ایک عدت مطلق واجب ہی نزدیک ختم کے
اور امام محمد کے نزدیک خاوند پر نصف حصر ہی اور عورت پر تمام کرنا پہلی عدت کا واجب ہوگا اور امام فرس کے نزدیک عورت
بالکل عدت نہیں **ف** اور دلائل مذہب ثلثہ کے مذکور ہیں بدلے اور شرح وقایہ میں **ص** اور اگر کسی نے طلاق یا
زمیہ کو تو او سپر عدت نہیں اگر زمین کا یہ عقیقہ ہو اور اگر اعتقاد میں اس کے عدت ہی تو او سپر عدت لازم ہوگا
کے نزدیک او صبا حین کے نزدیک و نون و نون میں عدت او سپر واجب ہو **ف** اور اگر عربی نے حریمہ کو طلاق
یا باقی بالاتفاق عدت لازم نہ آئی ہوگی اور اگر مسلمان نے تو عدت واجب ہوگی جامع الی **ص**
اولیٰ سطر اگر عورت عیاری طرف علی آئی مسلمان ہو سکے تو او سپر عدت نہیں ہوگا نکاح کو سے جائز ہو کر یہ کہ حاملہ ہو **ف**
او صبا حین کے نزدیک اس صورت میں بھی او سپر عدت ہی اور ایک روایت میں امام ابو حنیفہ سے یہ کہ اگر وہ حاملہ
ہو تو جائز ہو نکاح او سکا اور وطی کرے او اس سے جیسے وہ عورت حاملہ سوزا سے اور اول صحیح ہو کہ زانی الہدایۃ
فصل میں عورت کا خلع نہ کر کیا یا او سکو طلاق بائن و یا او وہ بالغ ہو مسلمان ہو عہہ ہو یا نہ ہو او سکو عدت
میں پانچ سو گ کرے اور امام شافعی کے نزدیک سو گ نہیں ہی عدت بائن و **ف** دلیل ہماری یہ ہے عیال و مال
صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث امام عظیمہ میں سو گ کرے عورت مرتبہ پر تین دن سے زیادہ گھر سے پر خاوند کے
چار حصے اور سنان وایت کیا او سکو ہماری اور مسلم نے یہ تو توفی عنہا الزوج میں جو او سکی بیہوش میں سو دلیل
او سکی دلیل میں مذکور ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا عہہ کو کہ خضاب کرے منہدی سے او سکی مالکہ
خانو شہو ہو کہ ماہر العام نے فتح القدر میں کہ اس حدیث کو مردی نے ذکر کیا اور نسبت کیا او سکو وطی نہائی
او لفظ او سکا یہ کہ خنی المحدثۃ عن الکحل والدھن والخصاب الخ قال الحنفیہ طلب اور جائز ہو کہ پیشہ
کسی کتاب میں ہو کہ نسبت سنانی سے اور روایت کیا او داو د نے ہم اسل میں عرو بن شعیب سے تحقیق کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت ہی عورت کو کہ سو گ کرے اپنے خاوند پر زبان تک کہ گدھا سے عدت او سکی اور اپنے
دوسرے عزیزوں پر عین دن تک **ص** یعنی آرایش کرے اور جابر زعفرانی اور کرم کا رنگ نہ پینے **ف** اس سے
کہ او میں خوشبو آئی یا اور خوشبو ممنوع ہو جیسا کہ روایت کیا او سکو کتنے او پر اور حدیث امام عظیمہ میں ہو کہ نہ پینے کپڑا
رنگین مگر کپڑے سو گ کا **ص** اور منہدی نہ لگا **ف** کیونکہ حدیث امام عین ہو اور نہ منہدی سے
کہ وہ خضاب ہو روایت کیا او سکو او داو د اور سنانی نے اور اسناد او سکا حسن **ص** اور خوشبو اور تیل لگاؤ
ف بدلے میں ہو اس واسطے کہ تیل بھی خالی نہیں خوشبو سے اور زلیعی نے تصریح کی کہ تیل میں کوئی حدیث صحیح

اور اگر عورت نے طلاق یا باقی بالاتفاق عدت لازم نہ آئی ہوگی اور اگر مسلمان نے تو عدت واجب ہوگی جامع الی ص
اولیٰ سطر اگر عورت عیاری طرف علی آئی مسلمان ہو سکے تو او سپر عدت نہیں ہوگا نکاح کو سے جائز ہو کر یہ کہ حاملہ ہو ف
او صبا حین کے نزدیک اس صورت میں بھی او سپر عدت ہی اور ایک روایت میں امام ابو حنیفہ سے یہ کہ اگر وہ حاملہ ہو تو جائز ہو نکاح او سکا اور وطی کرے او اس سے جیسے وہ عورت حاملہ سوزا سے اور اول صحیح ہو کہ زانی الہدایۃ
فصل میں عورت کا خلع نہ کر کیا یا او سکو طلاق بائن و یا او وہ بالغ ہو مسلمان ہو عہہ ہو یا نہ ہو او سکو عدت میں پانچ سو گ کرے اور امام شافعی کے نزدیک سو گ نہیں ہی عدت بائن و ف دلیل ہماری یہ ہے عیال و مال
صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث امام عظیمہ میں سو گ کرے عورت مرتبہ پر تین دن سے زیادہ گھر سے پر خاوند کے چار حصے اور سنان وایت کیا او سکو ہماری اور مسلم نے یہ تو توفی عنہا الزوج میں جو او سکی بیہوش میں سو دلیل
او سکی دلیل میں مذکور ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا عہہ کو کہ خضاب کرے منہدی سے او سکی مالکہ خانو شہو ہو کہ ماہر العام نے فتح القدر میں کہ اس حدیث کو مردی نے ذکر کیا اور نسبت کیا او سکو وطی نہائی
او لفظ او سکا یہ کہ خنی المحدثۃ عن الکحل والدھن والخصاب الخ قال الحنفیہ طلب اور جائز ہو کہ پیشہ کسی کتاب میں ہو کہ نسبت سنانی سے اور روایت کیا او داو د نے ہم اسل میں عرو بن شعیب سے تحقیق کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت ہی عورت کو کہ سو گ کرے اپنے خاوند پر زبان تک کہ گدھا سے عدت او سکی اور اپنے دوسرے عزیزوں پر عین دن تک ص یعنی آرایش کرے اور جابر زعفرانی اور کرم کا رنگ نہ پینے ف اس سے
کہ او میں خوشبو آئی یا اور خوشبو ممنوع ہو جیسا کہ روایت کیا او سکو کتنے او پر اور حدیث امام عظیمہ میں ہو کہ نہ پینے کپڑا رنگین مگر کپڑے سو گ کا ص اور منہدی نہ لگا ف کیونکہ حدیث امام عین ہو اور نہ منہدی سے
کہ وہ خضاب ہو روایت کیا او سکو او داو د اور سنانی نے اور اسناد او سکا حسن ص اور خوشبو اور تیل لگاؤ ف بدلے میں ہو اس واسطے کہ تیل بھی خالی نہیں خوشبو سے اور زلیعی نے تصریح کی کہ تیل میں کوئی حدیث صحیح

مروی ہے کہ خاندان کا مالک یا مین اپنے بھائی کے ہونے کا علم اس کی پھر قتل کیا انھوں نے اس کو جو بیٹا وہ اس سے
 کہا اس بیٹے کے پھر پوچھا جیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پھر جانوں اپنے کو کون مین کہ خاندان نے میرے لیے نہیں چھوڑا
 مکان اور خرچ تو فرمایا اچھا پھر جب گئی مین جس سے مین بچا را بچو پھر فرمایا اٹھہر تو اپنے گھر مین جب تک کہ پونچھ لکھا اس کا
 اپنی مدت کہ پھر عدت تمام کی اور مین چار مہینے اور دس دن کہ کما کہ فیصلہ کیا اسی حکم سے اس کے بعد عثمان بن نے نکالا اس کو
 احمد اور جبارون عالمون نے اور مالک نے مولیٰ مین اور ابن جبار نے صحیح مین اور حاکم نے اور کما کہ صحیح احمد اس کے
 مین ابو حمزہ جمیعہ کا وہ ان کو بیٹھ چکا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا دو فون مین انھوں نے اگر کہ نہ نکالا اس کو بخاری نے
 اور کما کہ محمد بن یحییٰ نے علی بن ابی طالب سے حدیث صحیح بخاری اور ایسا ہی کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نکالی جاوے یا خوف
 ہووے اس کو نکاح مال کا یا گھر کے کہ جائے کا یا اگر کہ گھر کا اس کو نہ لے لیا ان سے پھر مین زوجه کہ نہ پھر
 کہ اس کو گھر سے نکال جائے اور اگر زوجه عدت مین طلاق بائن کی ہو تو گھر مین پردہ جائے اور اگر گھر تنگ ہو تو اولی
 یہ کہ خاندان و مین سے نکال آئے و اور زوجه کو بھی نکال آجائے **ہدایہ ص** اور ایسا ہی طرح اگر خاندان
 فاسق ہووے تب بھی نکال آوے اور اولی یہ کہ خاندان نکال جاوے **ف** فتح القدیر مین یہ کہ جہان کوئی اس
 قسم کا عدت تحقیق ہو تو عدت کو خرچ مین باج ہو جاوے اور اولی یہ کہ خاندان نکال آئے **ص** اور اچھا یہ کہ اور ان
 دونوں کے بیچ مین ایک عورت معتبر مقرر کی جاوے کہ قادر ہووے منع پر و طی سے اور اگر کسی شخص نے سفر مین
 اپنی زوجه کو کہ اس کے ساتھ ہر طلاق بائن یا یا مکر گیا اور مین وضع اقامت نہیں ہو اور زوجه کے شہرت مین سے
 مدت سفر نہیں ہو تو مین سے پھر آوے اور اس کے مدت بیٹھے اور اگر جہان کا ارادہ کہتی ہو اور جہان سے باقی
 دونوں مین تین رات کی مسافت سے کم تو ان دونوں مین دن تین رات کی مسافت سے کم ہوں تو عورت کو اختیار ہوگا
 ان دونوں مین سے صلی جاوے ہو سکتا ہے برابر کی اور اس کے ساتھ کوئی ولی ہو یا نہ ہو اور احتیاط اسپین یہ کہ جو کسی
 اپنے مسکن مین آئے کہ جہان سے صلی عدت کرے اور امام شافعی کے نزدیک دونوں جہانوں سے جو اقرب ہو اس کو اختیار کر
 کہ سفر سے زیادہ ہو یا کم اور اگر جس ملک سے نکلی تو مین دور کی راہ ہووے اور مین طرقاتی ہو کہ ہووے تو اس کی طرف
 صلی جائے اور اگر وہ مکہ موضع اقامت ہو یا شہر ہو تو امام کے نزدیک مین عدت تمام کرے اگر جہان کے پاس کوئی ولی
 ہو جو ہووے اس کے کھانا معتدہ کو حرام ہو اگر جہان سے مسافت سفر سے کم ہووے اور صاحبین کے نزدیک اگر اس کے ساتھ
 ولی ہو تو کھانا اس کا حرام نہیں ہو کیونکہ واسطہ حشمت ہدائی کے کھانا مساجد اور عزت سفر کی آٹھ گئی ہو جو ولی کے
 تو اب بنا بر قول صاحبین کے جب کھانا جائز ہو تو اب تک طرف جاوے اسپین ویسی ہی تفصیل پر جس سے گذری

باب ثبوت نسب کے بیان میں

اگر کسی شخص نے کسی عورت کو کہا کہ اگر اس سے مین نکاح کروں تو وہ طالق ہو اور پھر نکاح کیا اس سے ورنہ مین
 بعد چھ مہینے کے وقت نکاح سے تو نسب ملو کہ اس کو اس شخص سے ثابت ہو جاوے گا اور لازم ہو گا اس کو کہ اس
 عورت کا **ف** اور دلیل اس کی اصل مین مذکور ہو **ص** اور ثابت ہو گا نسب مطلقہ بطلاق رہی کا جب لاو

وہ لڑکے کو دو برس میں یا زیادہ میں جب تک اقرار کرے عدت کے گزرنے کا تو اگر اقرار کر لیگی عدت کے گزرنے کا اور پھر جہنی اور طلاق اور ولادت کچھ میں دو برس سے زیادہ کی مدت ہو تو نسب ثابت ہوگا اس واسطے کہ نسب جب ثابت ہو جائے کہ مدت اقرار اور ولادت میں چھ مہینے سے کم گزرے ہوں جیسا کہ آٹھ یا نو یا گار لائی اوس لڑکے کو کم میں دو برس سے تو باندہ ہو جائیگی اپنے خاوند سے ساتھ گزرنے عدت کے اور نسب ثابت ہو جائیگا بخلاف اوس صورت کے جب چھ یا زیادہ میں دو برس سے کم وہاں رجعت ثابت ہو جائیگی کیونکہ اب حمل وطی کا نہیں ہو سکتا مگر عدت میں **ف** اور اول صورت میں ہو سکتا ہو کہ وطی کچھ میں ہو گیا نہ وہاں وقت طلاق سے دو برس سے کم مدت گزری ہو **ص** اور جو عورت کہ مطلقہ بطلاق بائن ہو تو اس کے لڑکے کا نسب ثابت ہوگا جب چھ مہینے وقت طلاق سے دو برس سے کم میں اور جو دو برس کے بعد جہنی تو نسب ثابت ہوگا مگر یہ کہ خاوند اس کا دعویٰ کرے کیونکہ ہو سکتا ہو کہ اس نے وطی کی ہو شہد سے ایام عدت میں اور جو عورت مہنتہ یعنی ایسی لڑکی ہو کہ اس کے مثل اور عورتوں سے جماع ہوتا ہو اور وہ سن بلوغ میں نہ لانا دو برس یا زیادہ کی ہو لیکن علامات بلوغ ظاہر نہیں ہوئے وہ اگر بعد بطلاق کے کم میں ہو مہینے سے جی نزدیک طرفین کے نسب لڑکے کا ثابت ہو جائیگا اور اگر مہینے میں جہنی تو نسب ثابت ہوگا اور نو مہینے اس واسطے معتبر ہوئے کہ اقل مدت حمل چھ مہینے ہیں اور عدت اس کی تین مہینے اور سب میں اس مقام تفصیل کی **ح** اور نزدیک امام ابو یوسف کے اگر طلاق رجعی ہو تو سناٹیس ماہ تک نسب ثابت ہوگا اس واسطے کہ تین مہینے اس کی مدت ہیں اور دو برس اکثر مدت حمل میں اور اگر طلاق بائن ہو تو دو برس تک اگر کسی عورت معتدہ نے اقرار کیا کہ عدت میری تمام ہو گئی اور پھر چھ مہینے سے کم میں وقت اقرار سے جہنی تو نسب لڑکے کا ثابت ہو جائیگا لیکن اگر چھ مہینے میں یا زیادہ میں وقت اقرار سے جہنی تو نسب ثابت ہوگا **ک** کنایہ ارفع تقدیر وغیرہ میں لکھا ہو کہ چھ مہینے کی مدت وقت اقرار سے معتبر ہو اور نسخ شرح وقایہ میں وقت طلاق سے لکھا ہو اور ظاہر ہے کہ یہ سو ہی قلم نسخ سے **ص** اگر عورت معتدہ نے دعویٰ کیا کہ سینے اور کاجنا اور خاوند نے اوس کی ولادت کا انکار کیا تو اگر قبل ولادت کے حمل ظاہر تھا یا خاوند نے اوس کا اقرار کیا تھا تو ایک عورت کی کہ اچھی سے نسب ثابت ہوگا اور اگر قبل ولادت کے حمل ظاہر تھا اور خاوند نے بھی اوس کا اقرار نہیں کیا تھا تو دودن کی بنا کیا کرے اور دو عورتوں کی گواہی واسطے ثبوت نسب کے ضروری اس طرح کہ زوجہ تنہا گھر میں گئی اور اوس کے ساتھ کوئی تھا اور گھر میں کوئی لڑکا تھا اور ہم گھر کے دروازے پر تھے کہ آواز لڑکے کی سنی یا لڑکے کو اپنی آنکھ سے دیکھا اور صاحبین کے نزدیک سب عورتوں میں گواہی ایک عورت کی کافی ہو سکتا اگر کوئی عورت عدت موت میں دو سال قبل چھ مہینے تو نسب ثابت ہو جائیگا اور اگر معلوم نہیں کہ قبل موت کے عجبی یا بعد اوس کے دو برس میں یا کم میں لیکن اقرار کیا ورشہ نے کہ لڑکا اوس کے موت کا ہو تو اگر صاحب اقرار ایسے ہیں کہ اوس نے صحت شہادت نہیں ہو سکتی چھ مہینے قبل ہوئے نصاب شہادت کے یا عدم عدالت کے تو حفظ و ملاک وارث ہو جائیگا اوس مفر کے حق میں اور اگر مجموعہ اشد مدہ بین تو نسب اس کا ثابت ہو جائیگا مفر وغیرہ مفر سب کے حق میں اور جو ورشہ نے اقرار نہیں کیا تو نسب ثابت ہو سکتا مسئلہ ایک مرد نے نکاح کیا کسی عورت سے

اور وہی کہ جن چھ مہینے سے وقت نکاح سے تو نسب اوسکا ثابت ہوگا اور اگر جنی چھ مہینے یا زیادہ میں تو نسب ثابت ہوگا
برابر ہو کر نہ انداز کرے یا چھپ رہے اور اگر نکاح کرے ولادت کا تو ایک عورت کی گواہی فیئہ سے ثابت ہوگی بھرا کر
بعد گواہی کے خاوند پر ہے کہ نفی کیسے دینی کہے کہ یہ لڑکا مجھے نہیں تو لہان کر لیسے اور اگر بعد نکاح کے جنی اور وہی کیا
زوجہ کے نکاح کو چھ مہینے پہلے اور وہ نے دعویٰ کیا کہ چھ مہینے نہیں ہوئے تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک قول عورت کا
بغیر قسم کے قبول ہوگا و **گیا ف** اور اگر کا زوج کا ہو جاوے گا ہدایہ **ص** اور اگر عورت سے کہا کہ اگر تو جسے گی تو
طلاق ہی اور گواہی دی ایک عورت نے ولادت پر تو طلاق واقع ہوگا نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور امام ابو یوسف مناو
صحہ کے نزدیک طلاق واقع ہوگا و **گیا ف** کیونکہ ولادت ایسا امر ہے کہ ایک عورت کی گواہی سے ثابت ہو جاتا ہے **ف**
اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ شہادت عورتوں کی جائز ہوا ان امور میں کہ نہیں سقاعت کہتے ہیں مردوں کی نظر کی
اور حدیث اسلف سے نہیں پائی لیکن روایت کیا ابن ابی شیبہ نے زہری سے کہ کہا انھوں نے بخاری ہونی سنت اس
یانتہ کہ جائز ہے شہادت عورتوں کی ان امور میں کہ نہیں طلاع یا بیان ہوئی ہو کہ شہادت عورتوں کے لئے ولادت درعیوب پر اور
جائز ہے شہادت دایہ کی تمنا اور پر وئے لڑکے کے اور وہ عورتیں چاہیں اس کے سوا میں اور یہ حدیث حجت ہو کہ یہ کیل
اور روایت کیا اوسکو دارقطنی نے محمد بن عبد الملک واسطی سے انھوں نے اعش سے انھوں نے ابی وائل سے
انھوں نے حنیفہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جائز کھی شہادت دایہ کی اور روایت کیا امام محمد نے انہیں میں ابراہیم رحمہ
کہ وہ جائز رکھتے تھے شہادت عورتوں کی لڑکے کے رونے پر اور اخراج کیا اوسکا امام ابو حنیفہ نے سنہ میں اور دلیل
امام صاحب کی مذکور ہوئی ہے اور فی حق اللہ میں **ص** اور اگر کا وند نے افرار کیا عمل کا اور پھر تعلق کی تو عورت پر طلاق ہوگا
بغیر شہادت کے اور صاحبین کے نزدیک شرطی شہادت دایہ کی اور اگر کفایت محل و برس میں **ف** اور دلیل جاری قول
حضرت عائشہ کا ہے کہ نہیں رہتا ہی اور کار محمد بن عمرو برس سے اور ایک لفظ میں کہ نہیں زیادہ ہوتی ہی عورت محل میں
دو برس سے اگرچہ ہوا نہ سائے تھکے یعنی اگرچہ بھر سائے تھکے کے ہووے کہو کہ سایہ تھکے کا وقت دوران چنے کے
سریر الزوال ہوتا ہی اور سابقوں سے اور مقصود تعلیل مدت ہی اخراج کیا اس قول کا دارقطنی نے ابو یوسف نے سنہ میں
اور امام مالک و شافعی کے نزدیک اکثریت محل چار برس ہیں اور دلائل اونیکی ضعیف ہیں قابل حجت کے نہیں صحیح اللہ بین
مذکور ہیں **ص** اور اہل چھ مہینے میں **ف** اسوائے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے **وَحَلَهُ وَصَّالَهُ شَلُّوْنَ شَهْرًا**
پھر فرمایا **وَصَّالَهُ فِي عَامَيْنِ** تو نہ باقی رہے حل کے واسطے مگر چھ مہینے **ص** اور جس شخص نے نکاح کیا کسی کو تو
سے چھ طلاق دیا اوسکو **ف** بعد دخول کے **ص** چھ عرصہ اور جنی وہ چھ مہینے سے کہ میں عرصہ کے وقت سے
تو لازم آوے گا لڑکا اور شخص کو بغیر دعویٰ کے اور اگر چھ مہینے میں یا زیادہ میں جنی تو بغیر دعویٰ کے اوسکو لازم ہوگا
ف اور جب ہی کہ طلاق ایک ہو جنی یا بائن یا معلق ہو اور اگر دو طلاق دیے تھے تو نسب ثابت ہوگا و برس تک قوت
طلاق سے ہدایہ **ص** اگر کسی شخص نے اپنی لونڈی سے کہا کہ اگر تیرے بیٹے میں دلو تو وہ میرا ہی اور شہادت
ولادت پر ایک عورت نے تو نسب لڑکے کا ہوگا نہ ثابت ہوگا و **گیا ف** اور وہ لونڈی اوسکی دعویٰ ہو جاوے گی اور اگر

وہی کہ جن چھ مہینے سے وقت نکاح سے تو نسب اوسکا ثابت ہوگا اور اگر جنی چھ مہینے یا زیادہ میں تو نسب ثابت ہوگا
برابر ہو کر نہ انداز کرے یا چھپ رہے اور اگر نکاح کرے ولادت کا تو ایک عورت کی گواہی فیئہ سے ثابت ہوگی بھرا کر
بعد گواہی کے خاوند پر ہے کہ نفی کیسے دینی کہے کہ یہ لڑکا مجھے نہیں تو لہان کر لیسے اور اگر بعد نکاح کے جنی اور وہی کیا
زوجہ کے نکاح کو چھ مہینے پہلے اور وہ نے دعویٰ کیا کہ چھ مہینے نہیں ہوئے تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک قول عورت کا
بغیر قسم کے قبول ہوگا و **گیا ف** اور اگر کا زوج کا ہو جاوے گا ہدایہ **ص** اور اگر عورت سے کہا کہ اگر تو جسے گی تو
طلاق ہی اور گواہی دی ایک عورت نے ولادت پر تو طلاق واقع ہوگا نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور امام ابو یوسف مناو
صحہ کے نزدیک طلاق واقع ہوگا و **گیا ف** کیونکہ ولادت ایسا امر ہے کہ ایک عورت کی گواہی سے ثابت ہو جاتا ہے **ف**
اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ شہادت عورتوں کی جائز ہوا ان امور میں کہ نہیں سقاعت کہتے ہیں مردوں کی نظر کی
اور حدیث اسلف سے نہیں پائی لیکن روایت کیا ابن ابی شیبہ نے زہری سے کہ کہا انھوں نے بخاری ہونی سنت اس
یانتہ کہ جائز ہے شہادت عورتوں کی ان امور میں کہ نہیں طلاع یا بیان ہوئی ہو کہ شہادت عورتوں کے لئے ولادت درعیوب پر اور
جائز ہے شہادت دایہ کی تمنا اور پر وئے لڑکے کے اور وہ عورتیں چاہیں اس کے سوا میں اور یہ حدیث حجت ہو کہ یہ کیل
اور روایت کیا اوسکو دارقطنی نے محمد بن عبد الملک واسطی سے انھوں نے اعش سے انھوں نے ابی وائل سے
انھوں نے حنیفہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جائز کھی شہادت دایہ کی اور روایت کیا امام محمد نے انہیں میں ابراہیم رحمہ
کہ وہ جائز رکھتے تھے شہادت عورتوں کی لڑکے کے رونے پر اور اخراج کیا اوسکا امام ابو حنیفہ نے سنہ میں اور دلیل
امام صاحب کی مذکور ہوئی ہے اور فی حق اللہ میں **ص** اور اگر کا وند نے افرار کیا عمل کا اور پھر تعلق کی تو عورت پر طلاق ہوگا
بغیر شہادت کے اور صاحبین کے نزدیک شرطی شہادت دایہ کی اور اگر کفایت محل و برس میں **ف** اور دلیل جاری قول
حضرت عائشہ کا ہے کہ نہیں رہتا ہی اور کار محمد بن عمرو برس سے اور ایک لفظ میں کہ نہیں زیادہ ہوتی ہی عورت محل میں
دو برس سے اگرچہ ہوا نہ سائے تھکے یعنی اگرچہ بھر سائے تھکے کے ہووے کہو کہ سایہ تھکے کا وقت دوران چنے کے
سریر الزوال ہوتا ہی اور سابقوں سے اور مقصود تعلیل مدت ہی اخراج کیا اس قول کا دارقطنی نے ابو یوسف نے سنہ میں
اور امام مالک و شافعی کے نزدیک اکثریت محل چار برس ہیں اور دلائل اونیکی ضعیف ہیں قابل حجت کے نہیں صحیح اللہ بین
مذکور ہیں **ص** اور اہل چھ مہینے میں **ف** اسوائے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے **وَحَلَهُ وَصَّالَهُ شَلُّوْنَ شَهْرًا**
پھر فرمایا **وَصَّالَهُ فِي عَامَيْنِ** تو نہ باقی رہے حل کے واسطے مگر چھ مہینے **ص** اور جس شخص نے نکاح کیا کسی کو تو
سے چھ طلاق دیا اوسکو **ف** بعد دخول کے **ص** چھ عرصہ اور جنی وہ چھ مہینے سے کہ میں عرصہ کے وقت سے
تو لازم آوے گا لڑکا اور شخص کو بغیر دعویٰ کے اور اگر چھ مہینے میں یا زیادہ میں جنی تو بغیر دعویٰ کے اوسکو لازم ہوگا
ف اور جب ہی کہ طلاق ایک ہو جنی یا بائن یا معلق ہو اور اگر دو طلاق دیے تھے تو نسب ثابت ہوگا و برس تک قوت
طلاق سے ہدایہ **ص** اگر کسی شخص نے اپنی لونڈی سے کہا کہ اگر تیرے بیٹے میں دلو تو وہ میرا ہی اور شہادت
ولادت پر ایک عورت نے تو نسب لڑکے کا ہوگا نہ ثابت ہوگا و **گیا ف** اور وہ لونڈی اوسکی دعویٰ ہو جاوے گی اور اگر

اور نفقہ پر بیوہ چاہی جائیگی والدہ اپنے دل سے صبر کرے یا اس کے اور والدہ بلائے ہوئی نہ ہو یا لڑکا کسی کا
 دوہنہ پیرے یا خاوند اجرت مضاعف پر قادر ہو یا نہ ہو تو اس وقت ماں پر نفقہ کرے گی **ف** واسطے طلاق کہ
ص اور مرد فرکر کہے کہ مضاعف کو کر دو وہ ملاوے و لکھ کو نزدیک و سکی ملے کے اور اگر اس کی ماں کو کر رکھ لیا اور
 اپنی زوجہ پر بیعت میں ہو طلاق بائین یا رضی کے جائز نہ ہوگا اور اگر ماں تین جب عدت میں طلاق بائین کے
 ہووے تو جائز ہوگا **ف** اور دلیل کی اصل میں مذکور **ص** اور بعد لکھنے عدت کے جائز ہے کہ خاوند اس کو
 لکھ کر رکھ لے یا کہ جائز ہے کہ اپنی زوجہ کو اگر چہ نکاح میں بیعت میں ہووے نوکر رکھنے واسطے دوہنہ یا اس کو لکھ
 جو زوجہ کے بطن سے نہیں ہو یا ماں جب عدت سے باہر آئے تو واسطے شہرہ ہی ولد کے وہ دوسروں سے زیادہ حلال
 مگر اگر کہ اجرت زیادہ طلب کرے **ف** اس واسطے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے و لا تمسوا لکم ما بین یمین و یمنہا یا ما
 باپ اپنے دل سے اور قیمت زیادہ یہ بھی ایک ضروری **ص** اور نفقہ ضرر بالغ کا جو بے شوہر ہو اور نفقہ پسر بالغ کا جو
 کسب پر قادر نہیں **ف** مثلاً لولا لنگوٹا غلج بے دست و پا ہی **ص** سب باپ پر لڑا و راسی پر نفی ہو اور تو آ
 خضاف اور حسن تمین دونوں اس کے باپ پر ہیں اور ایک نیک ماں پر ہے اور یہ جب کہ ان دونوں کے واسطے مالی ہو
 اور اگر مالی جو مے تو نفقہ اد کا ان کے مالی سے ہوگا تو پھر شخص پر کہ صدقہ و واجب ہو تو اس پر نفقہ پیرے وصول کا جواز
 لازم **ف** اگر چہ کسب پر قادر ہوں جو اس واسطے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ لو ما جہہ ما فی الدنیا مع ما فی الآدب رب کر
 والدین کے ساتھ دنیا میں واقف دستور کے اور یہ آیت ماں باپ کا فر کے حق میں اور ترستی اور دستور یہ نہیں کہ اگرچہ
 او والدین کو چھوڑے کہ وہ چھو کے جو کہ مہاجروں اور اجداد اور عداوت بھی باہر اور احسان میں سے ہیں اور اس واسطے
 حد قائم مقام باپ کا ہوتا ہی وقت نہوے باپ کے ہدایہ **ص** اور دنیا میں اس میں برابر ہیں **ف** نوکر کیسکا
 ایک میاں اور ایک بیٹی نفقہ اس کا آدھا آدھا دونوں پر ہی **ص** اور معتبر اس مقام میں قرب اور عزت ہے وراثت تو
 جس شخص کا ایک پوتا اور ایک بیٹی تو کل نفقہ اس کا بیٹی پر ہی **ف** اس واسطے کہ وہ قریب ہی نسبت پوتے کے **ص**
 باوجود اس بات کے کہ ترکہ دونوں کو آدھا آدھا لگے اور جس شخص کے ایک نواسی اور ایک بیٹی تو کل نفقہ اس کا نواسی
 پر ہی **ف** اس واسطے کہ نواسا اپنا جو بیوہ بطلان بھائی کے **ص** باوجود اس بات کے کہ ترکہ کل بھائی نے لے لیا اور
 نواسی کے کچھ نہ لگایا کہ وہ بیوہ لا رحام سے ہی تو نفقہ و رحم محمد **ک** اور رحم اس کو کہتے ہیں کہ جب کا حصہ ترکہ بہت
 کچھ تر نہیں اور نہ عصب ہو جس **ص** بیوہ اور فقیر ہو یا غور یا صغیر فقیر ہو یا بالغ بے دست و پا یا اندھا ہو یا
 مالک نصاب پر صلاحیت وراثت کی رکھتا ہو واجب ہی بقدر وراثت کے اور چہ کر کیا جائیگا و سپر **ف** اس واسطے کہ
 فرمایا اللہ تعالیٰ نے و علی التوارث مثل ذلک اور قرات ابن سعود میں ہی و علی التوارث ذی النعم الخ الخ
 و علی ذلک **ص** تو جس شخص کا ایک مامون اور ایک چچا زاد بھائی ہی تو باوجود اس بات کے کہ چچا زاد بھائی چچے
 مامون کا کیونکہ وہ عصب ہو لیکن مامون کو صلاحیت و وراثت کی کیونکہ ہو سکتا ہے کہ چچا زاد بھائی مر جائے یا مامون وراثت
 ہو جائے نفقہ اس کا مامون پر ہی معتبر و قیمت اور اہلیت ارث ہی اور جس شخص کی بیوی نہ ہیں تفرق بین نکاح یا تصبی اور ایک

علاقہ اور ایک لکھنؤ میں جس سے نفقہ کا حقیقی بہن برہنہ اور ایک ایک تنہا اور دونوں بہنوں پر فہم اس کے
درائش بھی ان کی ہی طریقہ پر ہوگا و نفقہ مراد سے تو اس کے مال کے پانچ حصے کے جام بیگ تین حصے حقیقی بہن کو اور ایک لکھ
حصہ اور دو بہنوں کو ملے گا **ص** اور زمین نفقہ یا وجود اختلاف دین کے مگر زوجہ کو اگر چہ غنی ہو اور معمول اور فروع کو
اگر فقیر بہن اور باپ کو جائز ہو کہ مال اپنے سپرد کرے جو غائب ہو واسطہ نفقہ لینے کے بچے اور زمین اور سب چیزیں جائز زمین اور
سوائے نفقہ میں اور کسی قرض کی بابت جو باپ کا تھے پر ہوئے بچہ اس کے مال کا بھی جائز زمین اور مال کو مگر گناہ زمین
کہ واسطہ اپنے نفقہ کے مال کو بیٹے کے بچے ملے اس واسطہ کہ ولایت ملک مال سپرد باپ کو مخصوص ہو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے قوام مال تیرا واسطہ تیرے باپ کے ہر **ف** روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے جابر سے مستند **ص** اور
جس شخص غائب کا مال کیسے پاس مال نہ ہو اور اس نے بیکم قاضی کے اس غائب کے مال پر پانچ کیا خاص ہوگا اور
اگر اس کا مال مان باپ کے پاس مال نہ تھا اور انھوں نے خرچ کیا تو ضمان لازم آوے گا اور اگر قاضی نے نفقہ کا واسطہ خرچ
کے حکم کیا اور ایک مدت تک ان کو نہ پونچا تو بقدر اس کے نفقہ سا قسط ہو جائے گا اور جامع کبیر مذہبی سے منقول ہے کہ یہ جب تک
مدت دراز نہ ہو جائے یعنی ایک مہینہ یا زیادہ نہ گیا ہو وے اور اگر مدت کم نہ رہی ہو یعنی ایک مہینے سے کم تو سا قسط ہوگا
لیکن اگر قاضی نے اس کو قرض لینے کا غائب کے نام حکم کیا اور اس نے قرض لینے اپنے نفقہ میں صرف کیا تو وہ مال
ذمہ غائب پر لازم ہوگا اور سا قسط ہوگا اور مولیٰ پر جو نفقہ اپنے غلام اور لونڈی کا **ک** اس واسطہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے غلاموں کے حق میں نہ وہ تھا ہے بھائی بہن کیا اللہ نے ان کو زبردست تمھارا تو بیسکا بھائی زبردست
اس کے تو کھلاوے اس کو جو آپ کھانا پی اور پہناوے اس کو جو آپ پہناوے اور نہ تکلیف دو ان کو اس امر کی جو غلوں کے
ان کو اور اگر وہ تو تمھاری امانت کے اور ان کی روایت کیا اس کو بخاری مسلم نے ابو ذر رضی سے اور روایت کیا اس کو ابو داؤد
مسند صحیح سے اور زیادہ کیا کہ جو غلوں نے نہ آوے ان میں سے تو بچو ان کو اور نہ عذاب کرو مطلق اللہ کو اور حضرت علی رضی
سوی ہو کہ آخر کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تھا کہ محافظت کرو نماز پر اور روزا سے اپنے غلاموں میں اخراج
کیا اس کو امام احمد نے **ن** تو اگر مولیٰ نے نذرا اور وہ قابل کسب کے ہیں تو نماز دینے اور نفقہ اپنا کرینگے اور اگر قابل
کسب کے نہیں جبر کیا جائے گا مولیٰ ان کی بیع **پ** اور حیوانات میں اگر ان کو نفقہ نہ دے تو حکم حج کا نہ کیا جائے گا مگر
فی بابینہ و بین المسلمین جو اس واسطہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا عذاب کرنے سے خلق اللہ کے روایت کیا
ابو ابو داؤد نے اور منع کیا ضائع کرنے سے مال کے روایت کیا اس کو بخاری مسلم نے ابو جعفرین میں موسیٰ بن حضرت علی رضی
بن عمر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عذاب کی کوئی ایک عورت سبب تہی کے قید کیا تھا اس کو میان تک کہ مگر کئی
دعاؤں کی آگ میں اور اوپر ہیں کہ نہ کھانا دیا اس نے بلی کو اور نہ پانی دیا جب اس کو قید کیا اور نہ چھوڑا اس کو نہ کھانے
گھاس نہیں کی اور امام ابو یوسف نے عتق کے نزدیک جبر کیا عتق کیا اس کو بخاری میں بیع پر **ک** کذا فی الہدایۃ

کتاب العتاق

آزاد کرنا ملک کا ایک امر مذہب اور تحسن ہو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مرد مسلمان آزاد کرے اور جو مسلمان

ابو اسحاق کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ملک بہاد سے ذی رحم رحم پرستے کا تو آزاد ہو گا اور جو مالک اور سید
کیا اس حدیث کو ایسے لفظ سے پہنچی اور اس کی رائے اور شیعہ کیا اس کو سبب اس بات کے کہ قصہ مفرد ہو اساتھ
اس حدیث کے صفیان سے اور صحیح کیا اس کو عبد الجبار نے اور کہا قصہ فقہی اور قصہ سبب کی بہن القطن نے اس سے
کام کی اور توثیق کی عمرو کی بہن عین سے اگر یہ حجت نہیں پڑی اس سے صحیحین میں اور ایک روایت میں ہے کہ شخص
مالک ہو ذی رحم رحم کا تو وہ ہر گز مالک لاؤ اس کو اصحاب سمن اریسے سے مروی ہے اور روایت کیا اس کو طحاوی حضرت عمر
سے موقوف اور عائشہ اور علی سے ساتھ اسانی ضعیف کے اور فیصلی سے القدر میں ہے **ص** اور سب سے غلام ودا
خدا کے یا واسطے شیطان کے یا واسطے بے یار ہوتی سے یا نہیں اسے آزاد کیا تو آزاد ہو گا اور اگر رضا کی عاقبت کو
طرف ملک کے متلا کہ لا کر لین مالک ہوں اس غلام کا تو وہ عریضہ شرط کی متلا کہ اگر غلام ناخص آئے تو غلام یہ آزاد ہو
اور اس غلام مالک ہو گیا یا وہ شخص آگیا تو آزاد ہو گا اور اگر غلام عربی کا مسلمان ہو سکے ہماری طرف چلا آئے
تو آزاد ہو گا **ف** اس واسطے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلاموں میں طاعت کے جبہ نہ کھنکے تھے وہاں
مسلمان ہو کہ وہ آزاد کہے ہوئے ہیں اندکے روایت کیا یہ ابو داؤد اور ترمذی اور کہا کہ حسن صحیح علی سبب کا قصہ
الاصح من هذا الوجه اور روایت کیا اس کو حاکم نے اور کہا کہ صحیح ہے اور بشرط مسلم کے **ص** اور محل آزاد ہو گا اور
بسبب آزادی اس کی مان کے اور آزاد کہنے سے محل کے آزادی اس کی مان کی ہوگی اور یہ جب کہ بعد ازادی کے
پہنچنے سے کہ میں نے **ف** اس واسطے کہ اسمین یقین ہے وجود کا وقت آزادی کے **ص** اور اسمین ولا
اس کے باپ کی مولیٰ کی طرف نہ آوے گی **ف** سورت ولا کہ کھینچنے کی یہ کہ ایک شخص کے غلام نے اس کے آؤ سے
ایک ٹوٹی سے نکل کر کیا اور اس کو غیر سے آزاد کیا تھا اور اس سے ایک لڑکا پیدا ہوا تو وہ عریضہ حجت اپنی ماں کی اور
اکہل ان کی مولیٰ کو ملے گی عریضہ بھی اپنے غلام کو آزاد کرے تو اس صورت میں باپ و سکا ولا کو اپنی طرف کھینچ لے گا اور
باپ مجاہد ہے اور بچہ اس کا بیٹا مجاہد ہے تو اب للبیعت کی باپ کے مولیٰ کی طرف کھینچ جاوے گی **ص** اور لڑکا تابع ہے بیٹے
تو اگر ان اس کی پیدا ہوئے وقت آزادی آزاد ہو گا اور اگر ملوک ہوگی ملوک ہو گا اور اگر سکا تیرہ ہر سکا تیرہ ہو گا اور اگر
مردہ ہے مرد ہو گا اور لونڈی کا لڑکا اس کے خاوند سے ملک ہے اس کے مولیٰ کی اور اس کے مولیٰ سے آزاد ہے

بَابُ عِتْقِ الْبَعْضِ

اگر کسی شخص نے بغض اپنے غلام آزاد کیا **ف** مثلاً کہ نصف تیرہ آزاد ہو یا ثلث تیرہ یا ربع تیرہ **ص** تو امام حسنہ کے نزدیک اور ثمان حصہ آزاد ہو یا بیگا اور سعی کر کا واسطے بقدر قیمت کے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور وہ مانند کتابت ہو یا بیگا اگر جب کے عاجز ہو یا دے تو غلام نہ ہو یا بیگا اور صاحبین کے نزدیک سارا غلام آزاد ہو گا **ک** اور دلیل اسکی ناکوچر اصل میں **ص** اگر ایک غلام میں دو شخص شریک بن اور ایک اپنا حصہ آزاد کر دے یا تو دوسرا شریک بھی چاہے اپنا حصہ آزاد کرے یا اوس سے سعی کرے یا اوس سے یا ضمان لیوے آزاد کرنے واسطے اگر وہ تنگ دست نہیں ہو اور اگر تنگ دست ہو تو ضمان نہ لگا **گ** مگر سعی کر کا بیگا آزاد کر دے گا **ص** اور ولادہ فون کے واسطے اگر وہ

یعنی اگر حاملہ بنتی ہو
آزاد کرنا تو وہ
اور اس کا بچہ دونوں
موتاد ہو جائیں گے کہ
مستند مدعیہ

آزاد ہو جاؤ گلاں مٹو
بلکہ ان کے تاج پر
بالاحسان آزاد ہو جاؤ
کہیں پیدا ہو گا تو پو
اور اگر بعد چھ مہینے

یہی گریگوریہ کی تاریخ کا سال
ہے جو ۱۰۰۰ء اور ۱۱۰۰ء
میں آیا ہے۔

دوسرا شریک بھی آزاد کرے یا سچی کر اوسے اور اگر ضمان ہوئے تو کمال آزاد کرنے والے کو ہی اور وہ آزاد کرنے والا رجوع کرنے سے قنصلان کا غلام ہو و صاحبین کے نزدیک دوسرے شریک کو وہی باتوں کا اختیار ہے جسے ضمان نہیں ہے آزاد کرنے والے سے اگر وہ غنی ہی یا سچی کر اوسے اگر وہ فقیر ہو **ف** اور آزاد نہیں کر سکا کیونکہ وہ پہلے ہی مال آزاد ہو چکا اوکلی سے برادر دلیل لائے ہیں حدیث ابیہریرہ سے صحیحین میں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص آزاد کرے اپنا حصہ غلام کا تو خلاصی اوکلی اور سیر اگر اوسکے پاس مال ہی اور زمین تو قیمت لگایا جاوے گا اور سچی کر لی جاوے گی اور دلیل امام ابوحنیفہ کی مذکور ہوئے اے او فتح القدیر میں **ص** اور ولا فقط آزاد کرنے والے کو ہی اور اگر دونوں شریکوں نے گواہی دی اس بات کی کہ دوسرے نے اپنا حصہ آزاد کیا یا **ف** مثلاً زید اور عمر و شریک تھے ایک غلام میں تو زید نے شہادت دی کہ عمر نے اپنا حصہ آزاد کیا اور عمر نے شہادت دی کہ زید نے اپنا حصہ آزاد کیا **ص** تو غلام سچی کرے اور دونوں کے لیے انکے حصے میں اور ولا اور دونوں کے واسطے ہی برابر کہ وہ دونوں تنگدست ہوں یا دونوں فراخ دست یا ایک تنگدست اور دوسرا فراخ دست و صاحبین کے نزدیک سچی کرے اگر دونوں تنگدست ہوں اور اگر دونوں فراخ دست ہوں تو سچی کرے اور ایک تنگدست ہو اور دوسرا فراخ دست تو تنگدست کے واسطے سچی کرے اور دونوں تنگدست ہوں ولا سب موقوفین میں یہاں تک اتفاق کریں دونوں ایک کی آزادی پر اس واسطے کہ ہر ایک اپنے عقیقہ کے شریک اور اگر ایک نے اوسکے عقیقہ کو معلق کیا اے کہ روز ایک فعل کے وجود پر اور دوسرے نے اوسکے عدم پر **ف** مثلاً ایک شریک رکھا کہ اگر کل زید اس گھر میں جائے تو صدیر آزاد ہو اور دوسرے نے کہا کہ اگر کل زید اس گھر میں نہ جاوے تو صدیر آزاد ہو **ص** اور کل آزاد نہ لگا اور شرط اوکی معلوم نہ ہوئی **ف** مثلاً زید اس گھر میں لگایا گیا معلوم نہ ہوا **ص** تو آزاد ہو جاوے گا نصف او میں غلام کا **ف** اس واسطے کہ دونوں باتوں سے کوئی امر ہو جاوے گا تو نصف آزاد ہو جاوے گا **ص** اور سچی کرے نصف میں واسطے ان دونوں کے اور امام جمہ کے نزدیک سچی کرے واسطے کل کے دونوں کے لیا اور غلام دونوں کے جدا ہیں مثلاً ایک شخص نے کہا کہ اگر فلاں شخص کی گھر میں داخل ہو تو غلام میرا آزاد ہو اور دوسرے نے کہا کہ اگر فلاں شخص گھر میں داخل ہو تو غلام میرا آزاد ہو اور کل زید رکھ گیا اور حال معلوم نہ ہوا تو کوئی آزاد ہو گا اور اگر ایک غلام ساتھ خرید یا یہ یا وصیت یا دشمنوں کی ملک میں آیا اور ایک اور زمین سے اس غلام کا باپ ہی نصف اپنے بیٹے کا غیر سے خرید لیا یا اوسکے عقیقہ کو معلق کیا ساتھ اوکسی شریک کے اور پھر خرید اوکسکو جسکے ساتھ ملے تو ان سے صورتین حصہ اوکسا آزاد ہو جاوے گا اور باپ ضامن ہو گا برابر کہ شریک جانتا ہو اس بات کو کہ یہ بیٹا ہی اوسکا یا نہ جانتا کہ نہیں ضامن ہوتا ہی باپ اگر وارث ہوئے دونوں ایک غلام کے صورت اوکلی ہوں کہ ایک عورت کے گھر میں اور اگر ایک غلام تھا کہ وہ اوسکے خادم کا بیٹا تھا اور وہ عورت چھوڑ گئی اپنے بھائی اور ضامن کو تو باپ نصف غلام کا مالک ہو جاوے گا اور آزاد ہو گا اور اوسکے بھائی کے حصے کا ضامن ہو گا **ب** دوسرے شریک کو اختیار ہے جسے اوسکو آزاد کرنے کی راہ اور صاحبین کے نزدیک غیر امت میں دوسرا شریک ضامن ہو گا اوکسی نصف قیمت کا اگر غنی ہی اور سچی کرے غلام اگر فقیر ہو اور امت میں کہ صورت میں کسی کے نزدیک ضامن ہو گا اس واسطے کہ ثبوت ملک کا میراث میں جب معتبر ہو نہ ہو یا باپ کا

کیا تصور ہو مسئلہ اگر کسی شخص نے بعض غلام اس کے مولیٰ سے خریدا بعد اس کے بعض باقی کو باب سے اس غلام کے
 جو غنی یا غریب اقواب شش شخص کو اختیار کرے جائے باب سے اس کے اقدار ملے جسے کے ضمان لیوے یا غلام سے بھی کرے اس کے
 اور صاحبین کے نزدیک فقط ضمان ایسے مسئلہ ایک غلام میں تین شخص برابر کے شریک تھے ایک نے اس کو مکرہ کر لیا
 اور دوسرے نے آزاد کیا اور وہ دونوں مالدار بنیں اور تیسرا چار رہا تو چاہے تینوں والا اپنے تمام کے ضمان لیوے ورنہ
 کرے نہ ملے نہ اور ضمان لیوے آزاد کرے نہ اس سے اور ہر ضمان لیوے آزاد کرے ملے سے تمامی جیسے کا بعد
 دہر ہونے کے نہ ان سے کا اعتبار چاہئے نہ اس کے کو دیا ہی نہ یہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہر مسئلہ اس غلام کے شامل میں ہوا
 قیمت تھی تو چاہے تینوں والا مکرہ نہ کرے نہ اس سے اور پھر اس نے اور دیکر کرے نہ الا ضمان لیوے آزاد کرے ملے سے ہر دو
 اس واسطے قیمت مدبر کی وراثت ہر قیمت غلام کے اس واسطے کہ علیہ کیا نفع تین بین و علی وراثت لینا اور ہر کرے
 ایک خانہ جاتا رہا یعنی اب اس کو کچھ نہیں سکتا تو ایک ثلث قیمت بھی اس کے مقابلے میں کہہ دیا جائے **ص** اور صاحبین کے
 نزدیک غلام اس شخص کا ہوگا جسے اول اس کو مکرہ کر لیا اور ضمان ہوگا وراثت قیمت **کاف** یعنی قحطارہ و روہ کا قیمت
 ملک میں **ص** واسطے دونوں شریکوں اپنے کے برابر ہر کرے نہ اس سے اور اول اس کو مکرہ کر لیا اور ضمان ہوگا
 کے تین حصے کیا جائے دو حصے ہر کرے نہ اس کو اور ایک حصہ آزاد کرے نہ اس کو **کوف** اور صاحبین کے مذہب کے خلاف
 والا مکرہ کرے نہ اس کو لیکن **ص** اور اگر ایک نے دوسرے کو یمن میں سے لوٹ کر یمن میں لے گیا کہ یہ میرے دوسرے شریک کی ملک
 اور اس سے نکالا گیا تو وہ لوٹ کر ایک یمن خالی بیٹھی رہے گی اور ایک دن خدمت کرے مگر اس کی امام صاحب کے نزدیک اور صاحبین کے
 نزدیک اگر چاہے نہ کرے کہ ایسے لوٹ کر یمن سے نصف قیمت میں چھوڑا آزاد ہو جائے اس واسطے کہ جب اس کے شریک نے ضمان
 ام ولد ہونے کی نئی توافق اور اس کا اسی پر پٹ گیا تو گو یا اس کی ام ولد ہو گئی تو شریک فقط اپنے حصے کے رافع سعی کر لیا گیا۔
 اور پھر آزاد ہو جائے مسئلہ اگر ایک ام ولد شخصوں میں مشترک تھی اور ایک نے ان میں سے اس کو آزاد کر لیا تو دوسرے کے
 حصے سے ضمان نہ ہوگا امام کے نزدیک کہ نہ اس کا امام صاحب کے مذہب میں ام ولد کی کچھ قیمت نہیں اور صاحبین کے نزدیک
 ضمان ہوگا اس واسطے کہ ام ولد ان کے نزدیک قیمت دار ہر مسئلہ اور جس شخص کے میں غلام تھے اور وہ اس کے پاس موجود تھے
 اور اس سے کہا ایک تم میں کا آزاد ہو جسے ایک اون دوسرے سے چلا گیا اور تیسرا غلام آیا اور پھر کہا ایک تم میں کا آزاد ہو اور دوسرے
 شخص مکرہ کر لیا کچھ بیان نہیں کیا تو جو غلام دونوں مرتبہ حاضر تھا اس کے تین ربع آزاد ہو گئے اور نصف اور کچھ کا غلام ہوا
 اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک ایسی ہر امام محمد کے نزدیک مگر تیسرے کا ایک ربع آزاد ہوگا ان کے نزدیک **ف** اور دلیل اس کی مسئلہ
 بطور **ص** اور اگر مولیٰ نے یہ قول امض موت میں کیا اور وارثوں نے اس کو جائز نہ لیا اور جان تین غلاموں کے اور
 کوئی والا اس کا نہیں اور قیمت ان سب کی برابر ہو تو یہ غلام کے سات حصے کرے ایک موافق حصوں عقیق کے اوکے نزدیک
 اس واسطے کہ تین ربع اور وہ نصف کے چار ربع ہوئے تو سات حصے عقیق کے **تخص** تو سات حصے نہ مال ہو کر سات
 قیمت ہر امام کی سوا ی ثلث مال ہے تو جو غلام نکلا گیا تھا اس کے دس ربع آزاد ہوئے اور باقی سب میں اپنے قیمت کے بھی
 رہ گیا اور اسی طرح داخل کے اور ثابت کے تین یعنی تیس ربع اور سب کرے چار سب میں اپنی قیمت کے اور امام محمد کے نزدیک کہ

سہام حق چھوٹے اور سب مال بنا دینگے اور ہر غلام کے چھ حصے کرینگے تو خارج کے دو سدس آزاد ہونگے اور سب ایک چارہ سہام
قیمت میں اور ثبات کے تین سدس اور سب اگر گناہ میں سہ میں اور داخل کا ایک تو سب اگر گناہ پانچ سدس میں شلکا قیمت ہر غلام
کی یا بیس روپے اور سب ثبات مال ہر کوئل مال ایک روپیہ بیس روپے تو شیعین کے نزدیک خارج کے دو سب یعنی
بارہ روپیہ آزاد ہونگے اور پانچ سب یعنی سہ میں سب اگر گناہ اور سب طرح داخل کے اور ثبات کے پچیس سب یعنی اٹھارہ روپے
آزاد ہونگے اور پانچ سب یعنی لکھ سہ میں سب اگر گناہ اور امام محمد کے نزدیک خارج کے دو سدس یعنی چودہ روپے اور ثبات کے
تین سدس یعنی اکیس روپے اور داخل کا ایک سدس یعنی سات روپے آزاد ہونگے تو سب سہام حق دونوں قولوں پر پانچ سہام
ہونگے اس صورت سے $\frac{1}{2}$ شیعین کے نزدیک اور اس صورت سے $\frac{1}{4}$ امام محمد کے نزدیک ص اور
و شلک مال ہر اور سہام سعادت چار سب روپے ہونگے اور وہ و شلک مال کے ہیں $\frac{1}{2}$ اس صورت سے $\frac{1}{2}$ شیعین کے
زادہ اور اس صورت سے $\frac{1}{4}$ امام محمد کے نزدیک و اندا علم ص اور اس طرح جو شخص تین عورتیں رکھتا ہے اور چار بیویاں
برابر ہو اور اسے سیکے ساتھ وطن میں کی اور دو عورتیں اس کے پاس حاضر تھیں اسے کما کہ ایک تم میں سے طلاق ہو
بعد اس کے ایک اور میں سے طلاق ہو اور تیسری آئی پھر کما کہ ایک تم میں سے طلاق ہو تو جو عورت کہ حاضر رہی اس کے سہ
میں میں سا قسط سے اور جو کل گئی اس کا بیع ہو یعنی دوش سا قسط ہونگے اور جو داخل رہی اس کا ایک شرف
آپھیل اور داخل اس کے اصل میں مذکور میں ص اور اگر کسی شخص نے دو بیویاں عورتوں میں سے کما کہ ایک کو تم میں طلاق ہو
بعد اس کے ایک کے ساتھ وطن کی یا ایک مگر کی تو دوسری پر طلاق واقع ہوگا اس واسطے کہ ایک کی وطن سے معلوم ہو اگر آزاد
اوسکی دوسری تھی اور اس طرح ایک کے مرنے سے دوسری طلاق نہیں ہی اور اس طرح اگر کسی شخص نے اپنے
دو غلاموں سے کما کہ ایک تم میں آزاد ہو بعد اس کے ایک کو بیچا یا سبک دیا یا تصدق کیا اور اس کو سبک دیا یا ایک مگر کیا یا ایک کو
دو بیویاں سے اسے آزاد کیا تو وہ آزاد ہو جائیگا اس واسطے کہ ان تین قولوں سے معلوم ہو کہ مراد تھا لیکن فقط وطن سے دوسرا
آزاد ہوگا امام صاحب کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک ہو جائیگا و کف اور دلائل طریقین کے مذکور ہیں ہل میں ص
اور اگر کسی شخص نے اپنی لونڈی سے کما کہ اگر اول بار تو لڑکا جنی تو آزاد ہو جائیگا اور اسے ایک لڑکا اور ایک لڑکی اور بیویاں
کہ کن اول پیدا ہو تو وہ بھی لونڈی اور اسی اول کی آزاد ہو جائیگی اور لڑکا غلام رہے گا اور اگر دو شخصوں نے گواہی کی کہ
فلان نے دو غلاموں میں سے اپنے ایک غلام کو آزاد کیا ہے تو امام صاحب کے نزدیک گواہی کو بلی باطل ہوگا اگر ایک لڑکا دونوں کے ہونے
اس بات پر خداوندی کف اپنے متبع تین ایک کو آزاد کیا تین یا تین تین ایک کو مگر کیا تو گواہی جائز ہوگی اور سب طرح
اگر دونوں گواہوں نے کف اپنے لڑکے کو دو بیویوں اپنی سے طلاق دیا ہے تو بلا اتفاق درست ہوگا بخلاف اس کے جو گواہی
کراوے لڑکا کو دو بیویوں اپنی سے آزاد کیا ہے کہ نزدیک امام کے درست ہوگا مگر جب گواہی میں ایک لونڈی میں کی آزاد ہو جائیگی

باب الحلف بالعتق

جو شخص نے کہا کہ میں گھر میں اتنا بیون تو جو غلام میرا اس دن ہوگا وہ آزاد ہو تو جو غلام اوسکی ملک میں بقدر اتنا بیون ہوگا وہ آزاد ہو جائیگا اگر بعد قسم نے اوسکا مالک ہوا ہو دسے اور کما کہ میں اگر گھر میں داخل ہوں تو جو غلام میرا ہے آزاد ہو جائیگا

ف یعنی اوس دن کا لفظ نہما ص تو وقت داخل ہونے کے بعد غلام کہ پہلے قسم کے اوسکی ملک میں ہوگا آزاد ہو جائیگا
ف اور جس غلام کا کہ بعد قسم کے مالک ہوا ہووے وہ آزاد ہوگا **ص** اور اسی طرح اگر مالک جو غلام پر ہی رہا ہو غلام
کہ مالک میں دن اوسکا کل آزاد ہو جائیگا تو جو غلام کہ وقت قسم کے اوسکی ملک میں ہوگا کل آزاد ہوگا **ف** اور جو بد قسم کے
ملک میں آئے تو وہ آزاد ہوگا اگرچہ قسم ہی کے دن میں خریدیا ہووے **ص** اور اگر مالک جو بندہ رہا نہ کرے آزاد ہو اور اوسکی
ایک لکڑی حلد پر اور وہ مالک جانی تو آزاد ہوگا اگرچہ کہ میں بچہ جینے سے قسم کے وقت سے بچا اور اگر بزرگ کی قید نہ لگا تا تو
لو بڑی بھی اور اوسکی حیثیت میں حل بھی دونوں آزاد ہو جائے اور اگر مالک جو غلام میرا ہی جس غلام کا میں مالک ہوں آزاد ہو
بعد میری موت کے تو جو اس کہنے کے قبل اوسکی ملک میں ہوگا دہر ہو جائیگا اور جو اس کے بعد ملک میں آئے دہر ہوگا تو اوسکی
بچ جائیگا ہونگی لیکن بعد مرنے کے دونوں نکال سے آزاد ہو جائیگے **ف** اور دلیل اسکی اصل میں تین نور **وص** اور
جس شخص نے اپنے غلام سے کہا تو آزاد ہو بے میں ہزار درم کے اور اوستے قبول کیا تو وہ آزاد ہوگا اور ہزار درم اور
قرض ہو جائیگے تو ضمانت اون روپوں کی صحیح ہوگی اس واسطے کہ یہ چین صحیح نہ کہ آزاد ہو کر بڑ بڑ غلامت بدل کی نجات کے کہ نہ تھا
اوسکی بھائی نہیں کیونکہ وہ قرض غلام پر ہی اور وہ صحیح نہیں **ف** تو کتابت میں اور اوس میں فرق معلوم ہو گیا اس واسطے
کہ کتابت آزاد نہیں ہوتا جب تک کہ اوس پر ایک پیسہ بھی باقی ہے اور اگر عا جنہ ہو جائے تو پھر ملک جو کتابت غلامت مستحق
علی مال کے کہ یہ آزاد ہو جائے اور قرض اوس پر رہتا ہے جیسے آزاد شخص **ص** اور جینے اپنے غلام سے کہا کہ اگر اس قدر مال
تو بھگوار کرے تو تو آزاد ہو تو مال کے لئے اگر نہ تک وہ غلام مازون تجارت ہو جائیگا تو جب تمام مال کو اوسی محسن نے لیا کہ
آزاد ہوگا اور اگر مالک کتب ادا کرے تو آزاد ہو تو جو وقت کہ تمام مال دیکھا آزاد ہو جائیگا اگرچہ بعد محسن کے ادا کرے اور ادا کرے
یہ جو کہ کوئے کو دے ہووے اور اوسکا قرضہ کر دیوے یا ایسی جگہ رکھ دیوے کہ مولیٰ اوسکو نہیں کسی مانع کے لئے سکتا ہو
اگرچہ قبل اس کہنے کے غلام نے اوسکو کسب کیا ہو لیکن مولیٰ اس صورت میں اوس پر رجوع کر لے گا اور اگر قبضہ مال کو ادا کیا تو
آزاد ہوگا برہان تک کہ کل مال ادا کرے اور اگر مالک کہ تو بے میں ہزار کے بعد میری موت کے آزاد ہو تو اگر اوستے بعد موت کے
اوسکو قبول کیا یا وارث نے اوسکو آزاد کر دیا تو آزاد ہوگا اور جو وارث نے بھی آزاد کیا اور نہ اوستے قبول کیا تو آزاد ہوگا اور اگر
ایک سال کی خدمت براوسکو آزاد کیا اور اوستے قبول کیا تو آزاد ہو جائیگا اور خدمت ایک سال کی اوس پر لازم ہوگی اور اگر
قبل گذرے ایک سال کے مولیٰ کو گیا تو نزدیک تخمین کے قیمت اپنے نفس کی غلام پر لازم ہوگی اور امام محمد کے نزدیک قیمت
خدمت کی جواب ہوگی اسی طرح اگر غلام کو اوس کے ساتھ معاہدے میں کسی چیز معین کے کیا تو قبل قبضہ کرنے کے وہ چیز
ہلاک ہوگئی تو تخمین کے نزدیک قیمت اپنے نفس کی غلام پر لازم ہوگی اور امام محمد کے نزدیک قیمت اوس شیئ معین کی
مسئلہ اگر کسی شخص نے باندی کے مالک سے کہا کہ اس باندی کو بے میں ہزار کے آزاد کر اس شرط پر کہ میرے
ساتھ اوسکا نکاح کرنے اور مالک نے اوسکو آزاد کیا اور باندی نے اوش شخص کو قبول نہ کیا تو وہ باندی خواجگی نظر
سے آزاد ہو جائیگی اور اوش شخص کچھ نہیں اور اگر کو مالک اس باندی کو میری طرف سے بے میں ہزار کے آزاد کر
ف یعنی میری طرف کا لفظ زیادہ کیا اور باقی مسئلہ ویسا ہی **وص** تو اوش ہزار کو اوسکی قیمت اور میری طرف

قسمت کرینگے اور اوس شخص پر حصہ قیمت کا واجب ہوگا تو شراعت میں اسکی ہزار تھی اور عرضی بلایج سو تو نہ کرکے اور ہزار قیمت کرینگے تو دو تہائی ہزار کی حصہ قیمت کا اور ایک تہائی ہزار کی حصہ عرضی کا ہو تو اوس شخص پر دو تہائی ہزار کی واجب ہوگی مالک کے لیے اور اگر لوٹدی نے اوسکو قبول کیا تو اول صورت میں **ف** یعنی حسین میری طرف کا لفظ نہیں پر **ص** قیمت سا قاض ہوگی **ف** یعنی دو تہائی ہزار کی **ص** اور دوسری صورت میں **ف** یعنی حسین میری طرف کا لفظ موجود ہے **ص** دو تہائی ہزار کی اوس شخص پر لازم آدینگی اور جتنا قسمت سے حصہ ہر شخص کا ہو **ف** یعنی ایک تہائی ہزار کی **ص** وہ دونوں صورتوں میں ہر دو ہو جائیگا اوس لوٹدی کا

باب مدبر اور ام ولد کے بیان میں

اور جب مولیٰ نے اپنے مملوک سے کہا جب مر جاؤں میں تو آزاد ہو یا تو آزاد ہو بعد میرے یا تو مدبر ہو یا مدبر کیا میںے بجاو اگر سو برس تک میں مر جاؤں تو آزاد ہو اور غالب ہر موت اوسکی قبل سو برس کے تو ان صورتوں میں وہ مملوک مدبر ہو گیا تو زمین جائز ہو جیت اوسکی اور نہ ہبہ اسکا **ف** اور کہا شافعی نے جائز ہے بیع مدبر کی اور صحیح ہوا ابن عمر سے کہ بیع کیا جاوے گا مدبر اور نہ ہبہ کیا جاوے گا اور آزاد ہو جاوے گا نہ مال سے اور نہ لفظ اسکو طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کیا اوسکو داؤ قطنی نے اور ضعف کیا اوسکے رفع کو اور صحیح کیا اوسکے وقت کو اور بھی نکالا داؤ قطنی نے علی بن غلبیان سے انھوں نے ابن عمر سے کہ کہا انھوں نے مدبر آزاد نہ کرنا اور ضعف کیا ابن غلبیان اور دوسرو روایت کیا مجین میں جابر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیجا مدبر کو ایک آن فقہ کہ اوس سے عموم ثابت نہیں ہوتا تو معارض ہوگی روایت ابن عمر کو اور ابن عمر کو مان اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع المملوک تو معارض ہوتا علاوہ اسکے وہ حدیث منقول ہے مدبر قید پر اور مدبر قید کی بیع جائز ہے جیسا کہ آگاہ اور روایت کیا داؤ قطنی نے ابن جعفر سے کہ کہنے نزدیک ہو کہ عطاء اور طاؤس قائل ہیں ساتھ حدیث جابر کے کہ بیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدبر کو سوکھا ابو جعفر نے کہ شہادت دیتا ہوں میں کہ اذن دیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی خدمت کی بیع میں اور کہا کہ ابو جعفر یہ لغات معتبرین سے ہے اور لیکن یہ حدیث مرسل ہے اور کہا ابن القفان نے کہ مرسل صحیح ہے تفصیل کی اسکی اس مقام میں شیخ ابن الہمام نے **ص** اور خواجہ کوٹاہر کی خدمت لیوسے اور اجارہ کر اوسے اور لوٹدی مدبرہ کا کھانچ کر دینا اور طے کرنا اوس سے جائز ہے **ف** کیونکہ روایت کیا امام ابو حنیفہ نے عطاء بن یسار سے انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ وہ طے کرتے تھے وہ لوٹدیاں سے کہ آزاد کیا تھا اوکو بعد موت کے **ص** اور جب مولیٰ مر جاوے گا تو داؤ اسکے نہ مال میں سے آزاد ہو جاوے گا **ف** اور دلیل اسکی گذری **ص** اور اگر اوسنے کچھ مال نہ چھوڑا سوا اوس مدبر کے تو ایک نہ مال کا آزاد ہوگا اور دولت میں بھی کرے گا اور اگر قرض خواجہ پر لٹا ہو کہ تمام قیمت کو اوسکی محیط ہو تو کل کو اسے سہی کرے گا **ف** اسو اسے کہ تدبیر بنے نہ وصیت کے ہو اور بن مقدم وصیت پر **ص** اور اگر خواجہ نہ اسکا عقی معلق کیا ساتھ موت کے اوپر ایک نہ صفت کے جیسا کہ کہا کہ اگر اس مرض میں مر جاؤں یا ایک سال میں مر جاؤں تو تو آزاد ہو جاؤں صورتوں میں سے کہ غالب ممکن ہیں تو قبل مرے

بیچ اور سب اوسکی جائز ہو اور جب خواجہ اوسی صفت پر جائے تو وہ ثلث مال سے آزاد ہو جاوے گا

فصل ام ولد کے بیان میں

اگر کوئی بے قول سے بیٹے تو وہ ام ولد ہوگی اگر چہ پہلے سے اوسکا مالک تھا بلکہ بیچ میں بھی اور بچہ مالک ہو گیا اور حکم ہوگا کہ نہ
میرے کے بچے یعنی بیچ اور سب اوسکی جائز نہیں اور وہ بیچ کرنا اور نہ بیچ لینا اور اجارہ دینا اور بیچ کر دینا جائز نہ
کنافی الہدایۃ اور دودھ پیری اور بعض فقہاء کے نزدیک بیچ اوسکی جائز ہے اور روایت کیا ابن ماجہ نے ابن عباس سے
کہ اگر کوئی گنہگار اپنے بچہ کو بیچ کر دے یا اسی علیہ السلام کے تو فرمایا آپ نے آزاد کیا اوسکو اوسکے ترکے کے اور روایت
کیا اوسکو ابن عباس نے کامل میں اور ابن عبد البر نے تمہید میں اور روایت کیا دارقطنی نے حضرت عمرؓ سے کہ منع کیا
انہوں نے بیچ سے ام ولد کی اور کہ اگر بیچ جاوین اور نہ میراث ہو دین اور نہ بیچ کچا وین فائدہ اٹھائے اوس سے
مید اور سکا جب تک جیتا ہے سو جب میر جائے تو وہ آزاد ہو کر اوسکو مالک بنے موطا میں نافع سے انہوں نے
ابن عمرؓ سے بیچ صحیح کہ اگر کوئی آزاد ہو جاوے گی کل مال سے اوسکے واسطے کہ سعید بن المسیب مروی ہے
کہ ام کہانی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آزاد ہو جاوین امہات اولاد اور نہ بیچ جاوین کسی قرض میں اگر نہ کیا جاوین ثلث
مال میں اگر نہ کیا اوسکو دین میں اور فتح القدیر میں کہ اگر نہ کیا اوسکو امام تھمیری نے اصل میں اور نہ کیا ابن ماجہ نے ابن عباس سے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نوٹہ کی کہ بیٹے اپنے سید سے تو وہ آزاد ہو گیا اور اوسکی موت کے اور روایت کیا
اوسکو حاکم نے مستدرک میں اور کمال صحیح الاسناد ہے اور روایت کیا اوسکو ابویعلیٰ بن یعلیٰ نے اور زیادہ کیا کہ وہ آزاد ہو
بعد اوسکی موت کے اگر نہ آزاد کرے اوسکو واپس اپنی موت کے صحیح اور نہ کسی کرگی واسطے دین کو لی کے اولاد نہ
کے ترکے کا نسب ثابت ہوگا مگر یہ کہ ولی اوسکا اقرار کرے اوسکے کہ کوئی بی بی فراتش ضیف ہے اور جب اقرار کیا تو وہ
ام ولد ہو گئی ایسا کہ روایت کی کہ تو بی بی فراتش کے نسب یا اوسکا ثابت ہو جاوے گا مگر یہ کہ وہ اوسکا اقرار کرے اوسکے کہ ام ولد
فراتش نہ سطر اور فراتش تو بی بی نکو کا بی بی کا اوسکے ترکے کا نسب ثابت ہو جاوے گا بی بی فراتش کے اوسکے اقرار سے منفی ہوگا
بلکہ عثمان حبیبہ کا اگر ام ولد نصرانی کی اسلام لائی تو نصرانی پر اسلام کو پیش کرے کہ اگر وہ بھی مسلمان ہو تو وہ اوسکی
ام ولد ہوگی اور اگر اسلام سے اوسنے انکار کیا تو ام ولد بقدر باقی قیمت کے سبکی کرگی لہذا اوسے آزاد ہو جاوے گی
اور امام شافعی کے نزدیک بالفضل آزاد ہو جاوے گی اور عایت کی رقم اور سپردین ہو جاوے گی چھ اور جب کہ کوئی بی بی و دیگر کن
میں چورے اور وہ بیٹے اور ایک نے دو شتر کوں میں سے اوسکا دعویٰ کیا تو نسب اوسکا اوس سے ثابت ہو جاوے گا
اور وہ اوسکی ام ولد ہو جاوے گی اور ضامن ہوگا اوسکی نصف قیمت کا اور نصف عتق کا و نصف شتر سے مراد ہر شتر جو اور
بعضوں کے نزدیک محروم ہو کہ عورت جتنے پر اجارہ لی جاتی واسطے دلی کے اگر نہ نازل ہوتی صحیح قیمت دلی کا
اور جو دونوں نے دعویٰ کیا تو دونوں سے نسب ثابت ہوگا و امام شافعی کے نزدیک تہانہ دان کی طرف
رجوع کرے کہ اور وہ جب کہ تہانہ ہوگا اوس سے نسب ثابت ہوگا اور ہمارا مذہب روی ہے عمر شریف سے اخراج کیا اوسکا
مذہب یہ ہے کہ عمر شریف نے اور عثمان سے روایت کیا اوسکو انہوں نے تو بی بی فراتش کے نسب میں حصہ اور وہ دونوں کی

اگر ظناً شخص آجائے تو میرا ایک روزہ ہو اور وہ کام ہو گیا تو واجب ہے یا عبادہ اور اسکا اور اگر وہ فعل پر ہی شتائے اگر نہ کرنا کو
میں تو میرا ایک روزہ ہو تو صحیح ہے کہ اس میں احتیاط ہے وہ فاکرے اور چاہے کفارہ ہے اور بعضوں کے نزدیک نہایت
میں فاکرے اور اگر قسم کھائی تو متصل اوسکے کہا انشاء اللہ تو قسم باطل ہو گی **ف** اور اتصال شرط ہے اس واسطے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ حلف کرے اور پھر نہ کرے انشاء اللہ نہیں خوش اس کے اور پھر واپس کیا اور اسکو ابوہریرہ
اور انس بن مالک اور زید بن اسلم نے کہا کہ یہ بھی کہ یہ حدیث حسن ہے اور ایسا ہی مذہب میں اگر انشاء اللہ ہے بھی باطل نہ ہو تو یہ فہم القدر

باب الحلف بالفعل

جس شخص نے حلف کی کہ نہ داخل ہوگا بیت میں اور صفے میں جا گیا تو حاشا ہوگا اس واسطے کہ صلف بھی شبہ باشی کی واسطے
بنایا گیا ہے اور جو واسطے شبہ باشی کے بنایا گیا ہے بیت میں داخل ہوگا اگر کعبے میں یا مسجد میں یا عید نصاریٰ یا یهود
یا دین میں دروازے کی پہنچے اور برآمدے کے نیچے چوروازے پر چڑھا تو حاشا ہوگا حلف کی کہ نہ داخل
دار میں اور کھس گیا ویرانے میں تو بھی حاشا ہوگا اور اگر حلف کی کہ اس زمین بجاؤنگا بعد اوسکے جب وہ کر گیا یا دولا
دار اوسکی جگہ پر بنایا گیا اور اس میں داخل ہوا یا اوسکی چھت پر چڑھ گیا تو حاشا ہوگا اور بعضوں نے کہا کہ چارے عرفت میں
ف یعنی اہل عجم کے حاشا ہوگا اس واسطے کہ ہم لوگوں کے محاورے میں جو شخص چھت پر چڑھ جاوے
تو اوسکو یہ نہیں کہتے کہ دار میں داخل ہوا اور جان لینا چاہیے کہ دار اور بیت میں فرق ہے تو دار نام مسجدان کا موافق
استعمال اہل عرب کے بعد اس بات کے کہ اوسکو دیواروں سے گھیر لیں تو صرف میدان کو قبلہ بنا کے دار نہ کہیں گے
اوجہ ایسا بنا رہا گئی اور پھر بنا جاتی رہی تو اوسکو دار کہیں گے اسی واسطے بعد کر جانے بنا کے دار میں جانے سے
حاشا ہوگا اگر حلف کی ہو کہ اس دار میں داخل ہوگا اور بیت اوسکو کہتے ہیں جو صلی شبہ باشی یعنی رات بسر کی ہو
تو وہاں بنامہ ہو تو اگر بعد کر جانے بنا کے یعنی دیواروں کے صحرا ہو گیا اور اوس میں داخل ہو جائے تو حاشا ہوگا اگر حلف
کی ہو اس بیت میں داخل ہوئی جیسا کہ آتا ہے **ص** اور اگر وہ در مسجد یا حمام یا باغ یا بیت بنا گیا یا بعد حمام نہانے کے
پھر وہ کر گیا اور اوس میں داخل ہو تو حاشا ہوگا **ف** اس واسطے کہ اسم دار کا جانا رٹان چیزوں کے بن جانے سے حلف
ص اور اگر حلف کھائی کہ اس بیت میں نہ داخل ہوگا اور بعد اوسکے کہ بیت اوسکو کہتے ہیں جو صلی شبہ باشی یا بعد دوسرے بیت
بن جائے کہ داخل ہو تو حاشا ہوگا اس واسطے کہ اسم بیت کا کر جانے سے بنا کہ جانا رٹان **ف** اور اگر دیوار میں داخل
اور اوس میں داخل ہو تو حاشا ہوگا کیونکہ شبہ باشی بدون چھت کے ہو سکتی ہے ہر ہدایہ اور اس میں اس مقام پر دلیل
کی جو جو عوام فہم نہ ہوں گے اس جگہ متروک ہوئی **ص** یا حلف کی کہ اس زمین داخل ہوگا اور حجاب میں رواۃ کی
جو ایسی ہو کہ اگر دروازے کو بند کر لیں تو حجاب باہر رہ جاوے داخل ہو جائے تو حاشا ہوگا اور جو شخص کہ ایک گھر میں آکر ہو
یا ایک کچھرا پسے ہو یا ایک جانور پر سوار ہو اور حلف کی کہ اس گھر میں نہ چڑھ گیا یا نہ چڑھ گیا یا اس جانور پر سوار نہ ہوگا
اور اسی وقت اوس گھر سے نکل گیا اور اوس کچھرے کو اڑا دالا اور اوس جانور پر سے اتر پڑا تو حاشا ہوگا اور اگر
درابھی ٹھہرا تو حاشا ہوگا اور اگر اسی وقت اوس گھر سے نکل گیا اور اوس کچھرے کو اڑا دالا اور اوس جانور پر سے اتر پڑا تو حاشا ہوگا اور اگر

صدا کی گواہی
کہ میں نے سنا ہے
جو تیرے والد کی
جیسے سنا ہے
و غیرہ ۳۳ مرتبہ
مذکر

حادث ہوگا اور اگر ایسا مدیون نہیں ہوگا گزیت اوسکی جانور سے وہ جانور تھا جو زید کے خاصے کا ہو تو حانت ہوگا
 اور اگر قریب سے طلق جانور کی مدین ہو چاہے اوسکے خاصے کا ہو یا اوسکے غلام کا ہو تو حانت ہوگا اور امام کا ہونے
 کے نزدیک سب صورتوں میں حانت ہو جائیگا جسوقت نیت ہووے اور امام محمد کے نزدیک حانت ہوگا اگر نیت نہ کرے
 مسئلہ اور جس شخص نے حلف کی کہ اس درخت سے نکھاؤں گا تو اگر اوسکا پھل کھاؤں گا حانت ہو جائیگا اور جو ہم کھا
 کیے گیہوں نکھاؤں گا تو امام کے نزدیک اگر اوسکو چاہے کھاؤں گا حانت ہوگا اور صاحبین کے نزدیک اوسکو چاہے کھاؤں
 یا اوسکا انکھاوے دونوں صورتوں میں حانت ہوگا اور جو کہا کہ اس لئے سے نکھاؤں گا تو جب اوسکی روٹی کھاؤں گا
 حانت ہوگا اور اگر آپا چاہا گیا تو حانت ہوگا اور جو حلف کی کہ بریان نکھاؤں گا تو جب گوشت بھونا ہوگا کھاؤں گا حانت
 اور اگر گوشت اور پیڑ بھونی ہوئی جیسے تیرن یا کچر کھاؤں گا حانت ہوگا اور اگر قسم کھائی کہ قطع کھاؤں گا تو جب گوشت شویا
 کھاؤں گا حانت ہو جائیگا اور اگر سوکھا فیکہ کھاؤں گا حانت ہوگا **ص** اور جو حلف کی کہ سری نکھاؤں گا تو جو سری
 اوس شہر کے تھوڑے دن میں پاک کے بکٹی ہو کر کھاؤں گا حانت ہوگا **ف** اور جو سری معروف نہیں جیسے سری کی سری
 یا مرغی کھاؤں گا تو حانت ہوگا **ص** اور جو کھائی کہ چربی کھاؤں گا تو امام صاحب کے نزدیک جب چربی شکم کی کھاؤں گا
 حانت ہوگا اور صاحبین کے نزدیک پشت کی چربی اگر کھاؤں گا حانت ہوگا اور جو حلف کی کہ روٹی کھاؤں گا تو جو روٹی
 معروف ہے جیسے گیہوں یا جو کی اوسے کھانے سے حانت ہوگا نہ چانول کی روٹی سے مگر جب کہ چانول کی روٹی بھی کوا
 شہر میں معروف ہو اور اگر قسم کھائی کہ فاکہہ نکھاؤں گا تو امام صاحب کے نزدیک جب سیب یا زرد الو یا خرچہ کھا
 حانت ہوگا نہ گلوں اور اندا اور خرچے اور رگڑی اور کیرے کے کھانے سے اور صاحبین کے نزدیک گلوں اور اندا اور خرچے
 کے کھانے بھی حانت ہوگا اور اگر قسم کھائی کہ نہر سے نیپو کاؤں گا تو اندا کے اوسمین سے چھ گانہ حانت ہوگا اور برتن سے اگر
 سے تو حانت ہوگا نزدیک امام صاحب کے اور صاحبین کے نزدیک برتن سے پیٹے میں بھی حانت ہوگا اور اگر کہا کہ نہر کا پانی
 نیپو کاؤں گا تو جس طرح سے پیٹ حانت ہوگا اور اگر حاکم نہر نے ایک مرد کو حلف لایا کہ جو مفسد شہر میں آئے اوس سے خبر کرو اگر
 وقت اوسکی حکومت کے خبر نہر کا تو حانت ہوگا اور اگر قسم کھائی کہ زید کو مار دوں گا یا کچر اچھاؤں گا یا اوس پاس جاؤں گا تو شرط ہے کہ زندگی میں
 اوس سے یا امر کرے اور اگر کہہ کہ نسل دوں گا تو زندگی میں شرط نہیں بعد مرنے کے بھی اگر اوسکو نسل دے تو بھی حانت ہوگا
 اور اگر حلف کی کہ عترب اوسکا قرض ادا کروں گا تو اگر ایک مہینے کے اندر ادا کیا حانت ہوگا اور اگر ایک مہینے میں یا زیادہ
 میں ادا کیا تو حانت ہو جائیگا مسئلہ اگر حلف کی کہ اقامہ نکھاؤں گا تو اگر خورش شور یا دار کھاؤں گا حانت ہوگا اور اگر اوسمین
 ڈوب کے نہر کی پیر لیتی ہو یا نہر کھاوے تو حانت ہوگا اور اگر بھونا ہو گوشت کھایا تو حانت ہوگا اور شراب میں بچ
 کہ گمان اب لا باری ہے اوم وہ چیز کو خوش مزہ کرے روٹی کو اور لذت بڑھائے اور وہ عام ہے کہ سال ہی یا پھر سال
 اور اصطناع خاص ہر سا تھ سال کے یعنی مہین روٹی ڈوب کے رنگین ہو جائے **ف** تو موافق قول ابن اللبکی
 کے اگر بھونا ہو گوشت کھاؤں گا حانت ہوگا یا لا ینحی **ص** اگر حلف کی کہ نکھاؤں گا اسکا بار کھایا یا اسکا
 یا اسکا رطب اور کھا یا اسکا تر یا اسکا دودھ اور کھا یا اوسکو بعد پیڑ ہونے کے تو ان سب صورتوں میں حانت ہوگا **ف**

اور اگر قسم کھائی کہ زید کو مار دوں گا یا کچر اچھاؤں گا یا اوس پاس جاؤں گا تو شرط ہے کہ زندگی میں اوس سے یا امر کرے اور اگر کہہ کہ نسل دوں گا تو زندگی میں شرط نہیں بعد مرنے کے بھی اگر اوسکو نسل دے تو بھی حانت ہوگا

برکت سے تین کچھ غصے کو چوبی پکانو اور رطب کتے ہیں اوس غصے کو چوبک لگیا ہوا اور تازہ چوبی خشک ہوا ابوہریرہ کہتے ہیں
 اوس غصے کو چوبک کے خشک ہو گیا ہوا اور رذب اوس غصے کو کتے ہیں جو کچھ شروع ہو گیا ہو تو وہ کچھ سرسبز ہوا اور کچھ
ص اور اگر حلف کی کہ گوشت نہ کھاؤ گا اور چھل کھائی یا گوشت اور چربی نہ کھاؤ گا اور وہ نہ کھالیا تو حانت ہوگا اور اگر قسم کھا
 کہ نہ خریدیگا رطب کو اور خریدے ایک خوشبو کا کہ اوس میں ایک رطب بھی ہو تو بھی حانت ہوگا **ف** اس واسطے کہ اعتبار غالب
 کو ہو اور غالب میر **ص** اور اگر قسم کھائی کہ رطب نہ کھاؤ گا یا بستر کھاؤ گا یا رطب اور سر دونوں نہ کھاؤ گا اور رطب
 کھایا تو تینوں صورتوں میں امام صاحب کے نزدیک حانت ہوگا اور اگر حلف کی کہ گوشت نہ کھاؤ گا اور چکر یا وجہی یا سوکا
 یا آدمی کا گوشت کھایا تو حانت ہوگا اور ہمارے دستور کے موافق حانت ہوگا اس واسطے کہ مگر اور وجہی کا گوشت نہیں کتے
 اور سور آدمی کے گوشت سے حانت ہوگا کیونکہ وہ دونوں گوشت ہیں اگرچہ حرام ہیں اور نہ کتے ہیں اوس کھانے کو
 جو طلوع فجر سے ظہر تک ہوا و رشتا اوس کو جو ظہر سے آدمی رات تک ہوا و رشتا اور سے جو آدمی رات سے طلوع فجر تک ہو
ف تو اگر کسی نے حلف کی کہ نہ کھاؤ گا اور طلوع فجر اور ظہر کے مابین میں میر ہو کہ کھالیا حانت ہوگا **ص** اور جو
 قسم کھائی کہ نہ بیٹھوگا یا نہ کھاؤ گا یا نہ بیٹھوگا اور نیت کرے معین کی صحیح ہوگی نہ قضاء نہ دیتا اور اگر کہا کہ نہ بیٹھوگا یا نہ
 کہ یا نہ کھاؤ گا طعام کو یا نہ بیٹھوگا یا نہ کھاؤ گا اور نیت کی معین کی تو صدق کیا جاوے یا نہ نہ قضاء مسئلہ اور اگر کوئی
 کہ آج کے دن جو اس کو زے میں پانی ہو بیٹھوگا یا اگر میں آج اس کو زے کا پانی نہ پیوں تو عورت میری طمانی حال کی آپ
 کو زے میں پانی نہ ہو یا ہوا اور اوس کو گراو یا جاوے اوس روز تو طرفین کے نزدیک حانت ہوگا اور امام ابوہریرہ سے
 نزدیک حانت ہوگا اور اگر شخص ان الفاظ کو مطلق کہے قید آج کی نہ لگاوے اور کو زے میں پانی نہ ہو تو نہ حانت ہوگا ظہر
 کے نزدیک اور امام ابوہریرہ کے نزدیک حانت ہوگا اور اگر تھا اور رہا دیا گیا تو سب کے نزدیک حانت ہوگا اور اگر قسم
 کھا کہ زمین آسمان پر بیٹھوگا یا اس بیٹھو کو سونا بناؤ گا یا فلاں کو قتل کرو گا اور مانا ہو کہ وہ میرا قسم منع ہو کہ
 ٹوٹ جاوے گی اس لیے کہ یہ امور ممکن عادی نہیں ہیں اور امام زفر کے نزدیک قسم منع ہوگی اور جو یون کہما کہ ابھی ہوئی کو نہ لگاؤ
 بعد اوس کے اوس کا لگا دیا یا بال کھینچو یا دانت سے کاٹ لکھا یا تو حانت ہوگا اور اگر زوج سے کہا والدین تیرا سوت کا ہوا
 اگر بیٹوں تو وہ ہی ہو اور عورت نے اوس کو کا تا پھر مرد نے بنا اور پھنا تو وہ ہر دو ہو جاوے گا **ف** یعنی کہ میں بیٹا یا بیٹیا
 تا کہ صدق کیا جاوے فقیر **ص** اور صاحبین کے نزدیک اگر زن حلف کرے روئی اسکے لگ میر تھی اور عورت نے کا تا رو
 اوستے بنا تو حانت ہوگا ورنہ نہیں اور جو کہ زبور نہ بیٹھوں گا پھر سوسے کی انگشتی رہنی تو قسم ٹوٹ جاوے گی نہ چاندی
 انگوشی پتھر سے اور صاحبین کے نزدیک ہار بیٹوں کا اگرچہ جڑو نہ ہو زے زبور میں داخل ہو اور اسی برتوی ہو
ف اور امام صاحب کے نزدیک ہار بیٹوں کا اگر جڑو نہ ہو زے زبور میں داخل نہیں اور جڑو نہ ہو تو سب کے نزدیک
 زبور میں داخل **ص** اگر یوں کہے کہ اس فرش پر نہ سوؤ گا پھر اوپر ایک دوسرا فرش چھ لگایا اور اوپر دوسرا لگایا
 کہ میں نہیں پر نہ بیٹھوں گا پھر فرش پانچواں پر نہ بیٹھے یا کہ اس چوکی پر نہ بیٹھوں گا اور اوپر دوسری چوکی رکھ لی اور اوپر
 بیٹھا تو ان صورتوں میں قسم نہ ٹوٹے گی لیکن اگر فرش پر پانچ بچش بچھا کر سو بیٹھا یا زمین پر اپنا لباس بدن رکھ کر بیٹھا

فرش ڈال کر بیٹھے گا تو قسم ٹوٹ جاوے گی اور جو حلف کرے کہ فلاںے کام کو نہ کرے گا تو تمام عمر میں جب کہ کرے گا قسم ٹوٹے گی اور جو کہے کہ کو نہ کرے گا تو کبھی بھاری اگر کرے گا تو قسم نہ ٹوٹے گی اور اگر کہے کہ مجھے پیادہ جانا خانہ خدا کو یا کہ جس کی طرف واجب ہو تو حج یا عمرہ پیدل کرے اگر اون میں سوار ہو گا تو دم دینا پڑے گا **ف** یعنی کسی نے حج کرنا پڑے گی **ص** اختلاف اوس صورت کے کہ کہ مجھے سنگین یا خانہ خدا کو جانا پیادہ روزہ نہ پورا عمر یا سب حرام یا صفا یا مرہ کو واجب ہو کہ ان صورتوں میں حج پیادہ کرنا لازم نہیں **ف** بلکہ پیدل گھر سے نکلتا لازم ہی اور صاحبین کے نزدیک حج اور عمرہ پیدل لازم آوے گا **ص** اگر کہے کہ میرا غلام آزاد ہو کر میں اس برس حج کروں پھر وہ دعویٰ حج کا ہو اور وہ گواہ اسی دین کہ حج کے روزہ کو نہ میں تھا تو قسم نہ ٹوٹے گی اور غلام آزاد نہ ہو گا شیخین کے نزدیک **ف** اس لیے کہ حج کرنے پر شہادت نفی پر شہادت ہی اور وہ مقبول نہیں **ص** اور امام محمد کے نزدیک آزاد ہو گا اور اگر کہے کہ میں روزہ نہ کھو گا تو روزے کی نیت سے ایک ساعت کا روزہ کہنے سے ہی قسم ٹوٹ جاوے گی اور اگر کہے کہ میں ایک روزہ یا ایک دن کا روزہ نہ کھو گا تو بغیر تمام دن کے روزے کی قسم نہ ٹوٹے گی اور اگر کہے کہ میں نماز نہ پڑھو گا تو ایک رکعت کے پڑھنے سے قسم ٹوٹے گی نہ اس سے کہ میں اور اگر پوری نماز کرے گا تو وہ گناہ پڑھنے سے قسم ٹوٹے گی ایک رکعت پڑھنے سے نہ ٹوٹے گی اور اگر کوئی شخص یوں کہے کہ اگر تو یہ جتنے تو طاعت ہی یا نوئی کو کہے کہ تو آزاد ہو اور اس کے پچودہ پہلو تو اس شخص کی قسم چھوڑے گی یعنی طلاق پڑے گا اور نوئی آزاد ہوگی لیکن اگر اس نے کہا تھا کہ اگر تو چھپے تو وہ پچہ آزاد ہو اور اس کے پچودہ پہلو پھر زندہ پیدا ہو تو وہ پچہ زندہ آزاد ہو گا امام صاحب کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک آزاد ہو گا کیونکہ قسم پٹنے ہی پچہ جتنے سے تمام ہوگی مسئلہ اگر قسم کھائے کہ فلاںے کا قرض آج ادا کرے گا پھر دم اولیہ کو کھے ٹوٹے ہیں یا چلتے نہ ہوں یا کسی اور کے ہوں یا قرض کے عوض میں کوئی چیز بیچ ڈالی اور قرضدار نے اس کا قبضہ کر لیا تو قسم پوری ہو جاوے گی اور اگر لگے کہ ہوں یا تین ہرت کے **ف** یعنی اوپر اور نیچے کی ہرت چاند کی اور اندر کی تانبے کی اور ایسے درہم کو عربی میں ستوتہ کہتے ہیں **ص** یا قرض خواہ اوس قرضدار کو قرض سہارے تو قسم ٹوٹ جاوے گی اور اگر حلف کی کہ میں اپنے قرض کے وصول کرنے میں ایک درہم کو بدون دوسرے درہم کے نہ لوں گا **ف** یعنی کل قرض کو متفرق نہ لوں گا **ص** پھر کچھ قرض قبضہ کیا تو قسم نہ ٹوٹے گی جب تک کہ تمام قرض کو وصول نہ کرے اور ضروری حدائی سے قسم نہ ٹوٹے گی کہ قرض کے ادا ہونے اور قدر صلح کی ضرورت ہو اگر قرض ہوتا تو قرض کے دینا **ف** یا پکھنا یا لٹنا **ص** اور اگر کہے کہ میرے پاس اگر ہو گا سو تو ایسا ہو اور پچاس کا مالک ہی تو قسم نہ ٹوٹے گی بلکہ سو سے زیادہ کے مالک ہونے سے قسم نہ ٹوٹے گی اور جو کہے کہ ریحان کو نہ سو گھون کا اور بعد اس کے گلاب بچول یا بیلیج سو گھنا حاشہ ہو گا اس لیے کہ ریحان اوس ہنر خوشبو کا نام ہے نہ سو گھنا کہ لڑا ہے پس اوس کو گلاب کے پھول اور بیلیج پھول پر نہ بولیں گے اور خوشبو اور گلاب اگر قسم میں کہے تو اس کے پھول کے پتے مراد ہونگے نہ اوس کے پتے کی شاخیں اور پتیاں

باب الحلف بالقول

اگر قسم کھائے کہ فلاںے سے نہ بولوں گا پھر اوس کو سوئے میں پکارا کہ وہ جا لے گا تو قسم ٹوٹ جاوے گی اور اگر اوس سے کہا تھا کہ اوس سے بغیر اوسکی اجازت کے کلام نہ کرے گا اور اوس شخص نے اجازت تو دی مگر اوس کو اجازت کا حال بدل دیا تو

اور امام صاحب کے نزدیک
یہ کہ قسم تمام نہیں ہوتی
کیونکہ کچھ قسمیں ادا ہوتی
نہیں ہوتی تو قسمیں
پٹنے سے
سب کا قبضہ کر لیا تو قسم
پوری ہو جاتی ہے

اور کلام کیا تب بھی قسم ٹوٹ گئی اور امام ابو یوسف کے نزدیک نہیں ٹوٹ گئی اور اگر یہ کہا کہ اس لڑکے سے یا اس سے یا اس سے
 نہ بولو گنا کا وجب اور اس سے دو پرانی بیچ ڈالا اور جو بولے یا جو چاہے گنا کا کلام کیا تو حاشا ہو جاوے گا اور اگر کہا کہ میں اگر اس بندے کو
 خرید کروں یا بیچوں تو اسے دو پرانی بیچ ڈالا اور جو بولے یا جو چاہے گنا کا کلام کیا تو قسم ٹوٹ جائے گی یعنی وہ غلام آزاد ہو جاوے گا اور اگر یہ کہا کہ میں اس کو
 نہ بیچوں تو ایسا ہو گا مثلاً عورت میری طالق ہے پھر اس کو آزاد یا بکر یا بکرا تو قسم ٹوٹ جائے گی اس واسطے کہ نہ بیچنا تحقق ہو گیا اور
 جو کلام ایسے میں کہ اس کو خواہ آپ کرے یا دوسرے کو اس کے کرنے کی اجازت ہے اور وہ کرے تو دونوں صورتوں میں قسم
 ٹوٹ جاتی ہے یہ ہیں کجاح اور طلاق اور صلح اور آزاد کرنا اور نکاح بنا کر اور قتل حد سے صلح کرنی اور یہ کرنا اور قسم نہ دینا
 اور فرض دینا اور قرض لینا اور امانت رکھنی یا امانت لینا اور مانگے چیز عینی یا عینی اور جانور کو بیچ کرنا اور غلام کو مارنا
 اور قرض اور اگر ناپا اپنا وصول کرنا اور گھر بنانا اور سینا اور کسی چیز کو بٹھا کر لانا کمان اور لوگوں کو بٹھا کر لانا اور دوسرے سے
 کرنے کو کہ گنا اور یہ کرنا تو دونوں صورتوں میں قسم ٹوٹ جائے گی اور جو کلام کہ اس کو آپ کرنے سے قسم ٹوٹتی ہے اور دوسرے سے
 اس کے کرنے کی اجازت دینے سے قسم نہیں ٹوٹتی وہ یہ ہیں بیچنا سوا لینا شک دینا قرضوری پر کلام لینا کسی مال کے لئے
 صلح کرنا تقسیم کرنا مقامات میں جوابدہی کرنا لڑکے کو مارنا کمان میں اگر قسم کھائے کہ میں نہ کروں گا تو اسے آپ کرے
 اور اگر دوسرے شخص اس کی اجازت سے یہ امر کرے تو اس کی قسم ٹوٹ گئی اور اگر یہ کہے کہ میں نہ کروں گا تو اسے آپ کرے
 یا تسلیل کرے یا تکبیر کرے نماز کے اندر یا بابر تو قسم ٹوٹ گئی اور امام شافعی کے نزدیک ٹوٹ جائے گی **ف** اول اہل اجماع
 کی یہ کہ عین میں اس کو حکم نہیں کہتے بلکہ تلاوت اور بیچ اور تسلیم اور تکبیر کہتے ہیں **ص** اور اگر یوں کہے اپنی عورت سے
 کہ تو طالق ہے جس دن میں فلان سے کلام کروں تو اس سے دن اور رات دونوں سمجھے جاوے گی اور اگر اس نے قسم کے
 وقت اس کلام سے دن ہی کی نیت کی نہ رات کی تو مان لیا جاوے گا اور امام ابو یوسف کے نزدیک دیانت کی رو سے قول
 اس کا معتبر ہوگا اور قاضی اس کی تصدیق نہ کرے گا لیکن اگر یہ کہے کہ جس ات فلا نے سے بولوں تو ایسا ہو تو اس کلام سے چار
 رات ہی امر ہوگی دن میں یہ تصور ہوگا اور اگر کہے کہ اس سے نہ بولو گنا مگر اس صورت میں کہ زیادہ جانتے واجب تک کہ زیادہ
 پھر اس سے زید کہنے کہ اول اس سے کلام کیا تو قسم ٹوٹ جائے گی اور اگر اسے کلام کیا تو قسم نہ ٹوٹ گئی **ف** او
 اگر زید مر جائے تو حکم قائم رہے گا یا نہیں **ص** اور اگر قسم کھائے کہ فلا نے کے غلام سے نہ بولو گنا یا فلا نے کے
 اس غلام سے نہ بولو گنا اور جو وہ غلام اس شخص کا نہ **ف** مثلاً اس سے بیچ ڈالا اور بعد اس کے اس سے کلام کیا
 تو قسم نہ ٹوٹ گئی اور جو کہے کہ فلا نے کے دوست سے یا زوج سے کلام کروں گا یا فلا نے کے گھر میں داخل نہ ہو گا اور جو بیچے
 دوست دشمن ہو گیا اور زید مر جائے تو گئی اس سے کلام کیا اور جب گھر اسی کی ملک سے نکل گیا اس میں داخل نہ ہو تو حاشا ہو گا
 اگر زید نہ ہو گیا تو فلا نے کے اس دوست سے یا اس زوج سے کلام نہ کروں گا یا فلا نے کے اس گھر میں داخل نہ ہو گا تو حاشا
 ہو گا **ف** اور یہ نہ ہے کہ امام ابو یوسف نے امام ابو یوسف سے کلام کیا اور اگر قسم میں لفظ یحییٰ اور الزمان یا ان دونوں
 کو کر کے یعنی حین اور زمان کہنا تو یہ وقت چھ حینے کا ہوگا اگر چہ نیت نہیں **ف** اس واسطے کہ فی الجملہ اعتبار نے
 ہر دو **حین** **حین** **حین** اور یہاں حین سے مراد قلیل مراد ہو کر کبھی اس سے چالیس برس مراد ہوتے ہیں

جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اَلْاِنْسَانُ حَتِّ مَتَّٰنٌ اور کبھی چھ مہینے مراد ہوتے ہیں جیسے کہ اس آیت میں تَقَاتِ اَکْثَہَا کُلِّ حَتِّ یَاذَن رَحْمَہُا تَوَلَّی لَیْسَ عِنْدَہُ تَوَسُّطٌ کو کنافی الہدایۃ ص اور جو نیت کی کہ تو عینی نیت پر وہی مراد ہوگا اور جو دہر کر کہ تو محمل پر یعنی ہاسکی مقدار بقی معلوم نہیں امام ابوحنیفہ کو اور صاحبین نزدیک چھ مہینے ہیں بشرطین کے ف امام ابوحنیفہ نے دہر کو نہیں سمجھا اور یہ نہ بجا نہ موجب علم نہیں بلکہ محکم کمال علم اور تقویٰ ہے جیسے کہ امام مالک نے بھی بہت سے مسائل میں لاوری کہا ہے اور ایک شاعر نے ہمیں چند شعر میں بھی کہیں میں اور وہ یہ ہیں **نظم** من قال ما ادري لکما لم یدرہ + فقد اقدی فی الفقه بالغمان + فی الدھر والحضی کذا جوابہ + وحمل اطفال ووقت خستان + یعنی جس شخص نے کہہ دیا کہ میں جانتا ہوں میں دہر کر کہہاں تو اسے اقدی فی نقد میں نعمان یعنی امام عظیم کے دہر اور خشی میں ایسا ہے جو اب امام کا محمل اطفال مشکرین میں کہ آخرت میں کماں ہوگی اور وقت جتنے میں انتہی اور میں بھی امام نے تو قہ کی کہ ملاکہ افضل ہیں یا انبیاء و انکساب حکم جو جانا ہے اور جو عمر فر یعنی الہر کہا تو تمام عمر ہوگی اور اگر الایام یا ایام کثیرہ یا الشہور یا السنون کہا تو دس مہینے اور جو ہوگے اور اگر اذکر کہ ہو گیا تو تین مہر اور جو بیٹے اور اگر یوں کہ کہیں غلاموں میں اول مالک ہوں تو وہ آزاد ہے پس اگر ایک غلام کا مالک ہوگا تو وہ اس قسم کی روستے آزاد ہو جائیگا اور اگر پہلے وہ غلاموں کا مالک ایک ساتھ ہو پھر تیسرے کا مالک ہو تو ان تینوں میں سے کوئی بھی آزاد ہوگا اور جو کماں کہ بن تمام غلاموں کو اول مالک ہوں تو وہ آزاد ہوگا اس صورت میں نہانکی قید کے سبب سے تیسرا غلام آزاد ہو جائیگا اور اگر یوں کہ ایک پچھلا غلام جس کا میں مالک ہوں آزاد ہو پھر وہ مالک ہو اب ایک غلام کا اور گویا تو وہ غلام آزاد ہوگا کیونکہ پچھلا کہ اسطے اگلا ضروری مان اگر اس کے بعد ایک اور غلام خرید پھر گویا تو دوسرا غلام اس شخص کی اسید ملکیت سے مال سے آزاد ہوگا امام صاحب کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک رذوفت سے آزاد ہوگا ثلث مال سے اور اسی طرح جو کہ پچھلی عورت سے بہت میں نکاح کروں اور سکوئی طلاق ہیں اور پھر نکاح کیا ایک عورت سے پھر اور ایک عورت سے جدا ہو سکے گا تو دوسری عورت پر طلاق پڑ جائیگا وقت نکاح سے امام صاحب کے نزدیک تو وارث نہوگی اور صاحبین کے نزدیک وقت موت سے تو وارث ہوگی مسئلہ اگر کسی کے بعد جو غلام محکم خوشخبری فغان محلے کی سنا گیا وہ آزاد ہے پھر تین غلاموں نے جدا جدا وہی خوشخبری اور سکوئی تو جس نے اول سنا ہوگی وہ آزاد ہوگا اور اگر تینوں نے ایک ساتھ سنا تو اب آزاد ہو جائیگا اور اگر اس کے اقرار کے لیے اپنے باپ کا خسر یا درست ہوا و امام فرور شافعی کے نزدیک درست نہیں ف اور یہی حکم ہے ذی رحم محمد کے خریدے میں کہ وہ اگر نیت کفائے کی کرے اور وہ محمد خریدے کے آزاد ہو جائے تو کفارہ ادا ہو جائیگا ص لیکن اگر کسی غلام کی آزادی کو اپنی خرید پر شرط کر دیا ہو اور اس کے خریدے میں نیت کفائے کی کر لی تو وہ شرط کے سبب سے آزاد ہوگا نہ کفائے کے عوض میں اور یہی حال ہے ام ولد کے خریدے کا کہ وہ بھی کفائے کے عوض نہوگی اور صورت اوسکی یہ ہو کہ کوئی شخص اپنی منکوسے جو لوٹتی ہو اور اس سے اولاد نہتی ہو کہ نہ اگر میں تجھے خریدوں تو تو آزاد ہو اور خریدنے کے وقت نیت کفائے کی کرے ف **نظم** توام ولد آزاد ہو جائیگا اور کفارہ باقی رہیگا ص اور اگر کہے کہ جو لوٹتی ہیں محمد بنانوں

جو نیت آزاد ہو
میں دوسرے مالک
فرمانہ مالک کی
اور اسے تو
نیت میں باقی
اور اسے نہ
کے بعد
سوت میں باقی
مالک بن باقی
نیت

فرمایا کہ ہمارے مددگار کے اور عورت شہ کے **ص** یعنی ہر کے **ف** اس واسطے کہ روایت کیا عبد الرزاق
ابن یحییٰ سے کہ انھوں نے عینہ ملال بن اسامہ سے سنا کہ ان کا اور **ص** یعنی زمین پر بنا کر گھسیٹ کر غار میں یا ایک گڑھ
میں بوقت ہاتھ کو سر پر گھسیٹیں تاکہ بوجھ سخت نہ لگے یا کہ کوڑے کو مار کر نہ گھسیٹیں کہ نرم کرے اور بالکل اپنے
عالم کو روئے دونوں بادشاہ کے حدیث ہے **ف** اور امام شافعی کے نزدیک ہارے اور ہار ہی دلیل قول پر آخر حضرت علی
علیہ السلام کا چارچرخ میں حاکم کی طرف میں حدود او حدیثات اور جمیعات اور ضمیمت روایت کیا اس کو جو اس سے پہلے بن سو
اور ابن عباس اور ابن الزبیر سے مرفوعا **ص** اور عورت کے کپڑے نہ اوقاسے جاوین سوئے پوتین اور وہی **ف** اور
ابو ہامی حدیث شہ کے اور یانہ کہ اس کے سنگسار کر کے کو ایک گڑھ یا گڑھ میں اس واسطے کہ گڑھ کا گودا تھا آخرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے اس عورت کے چھانی تک اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ہدایہ **ص** نہ مرد کے یہ **ف**
اس واسطے کہ آخرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گڑھ میں گودا واسطے ماحر شہ کے ہدایہ **ص** اور حصہ بن کوڑے مانا
اور سنگسار کرنا دونوں نہ کہے جاوین یعنی دونوں سزا دینی چاہیے **ف** اس واسطے کہ آخرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
جمع نہیں کہا ہدایہ **ص** اسی طرح غیر حصہ بن میں جلا وطن اور کوڑے مارے نہ چاہیں **ف** اور امام شافعی کے
زید بن غیر حصہ بن کوڑے سے ہی مارے اور جلا وطن کو اس واسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بوجھ نہ کرے
کہو کہ تو کوڑے سے بن اور جلا وطن پر ایک سال کی روایت کیا اس کو سلم اور ابو داود اور ابو یزید ہی نے اور یہی دلیل آتی ہے
کلام اس کی اور یہ حدیث سنخیزی اور روایت کیا عبد الرزاق نے سعید بن اسیب سے کہ جلا وطن کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملے
طرف نمبر کے اور وہ مل گیا پر قتل سے اور نصرانی ہو گیا تو فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں جلا وطن کہ بوجھ نہ کرے کسی مسلمان کی **ص** مانگ
حکم سنا کہ کسی ملک کے واسطے چند روز کو جلا وطن کرے تو درست ہے اور چار بار اگر سنگسار کی کہ ثابت ہو تو سنگسار
کیا جلا وطن کوڑے نہ لگائے جاوین جب تک چھانچو **ف** اس لیے کہ سنگسار کر کے میں مقصود مار ڈالنا ہی نہیں ہزار
مذرت برت رہا بن اور کوڑے مارے میں غرض نہ کرنا بیانی سزا ڈالنا پس شاید جلا حالت مرض میں کوڑوں سے چارے اس لیے
انتظار صحت ضروری ہدایہ **ص** اور جلا عورت زن سے رجھ کر جائیگی بعد وضع حمل کے اور کوڑے لگانا جائیگی بعد

حدیث میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق یا کلمہ منہ روایت کیا اور سکو نزدیکی **ف**صل اور اگر محرم ہو جائے تو اسے بھی
 بائیں کے پاس یا چپے کے پاس لے کر لے کرے اور چھوہ چھوہ کرے پاس چلا دے تو اسے سپرد ہوگی اور ایام شافعی کے نزدیک اسے
 اور صاحب دینے دلیل ہماری قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان کیا ہے کہ قاتل کی جاوین حد میں اگر عیب میں اور اس
 حدیث کا نشان معلوم نہیں لیکن روایت کیا امام محمد نے سیر کبر میں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نے ناکر
 کسی عورت سے یا چری کرے دارا محرمین اور چھوہ جھگ کر سلطان چھو کر عادی طرف چلا دے تو اسے سپرد نہیں اور
 شافعی نے روایت کیا زید بن ثابت سے بواسطہ امام ابو یوسف کہ کہ فرمایا زید بن ثابت نے قاتل کی جاوین میں نہ لے کر
 میں اور ایسا ہی موی بن عمر بن خطاب سے کہ یا کلمہ یا دوا نہ عورت بالنتہ سلمان جاحلہ سے نہ کرے **ف**تو دونوں
 نہیں **ص**صل اور امام زفر شافعی کے نزدیک عورت کو چڑکی اور اگر اسکا دل ہونی مر کسی لڑکی یا دوا نہ عورت سے نہ کرے
 تو حد واجب ہوگی مرد پر یا زکا اور اگر اسے اور طرف ثانی اقرار کرے کج کج کا تو بھی حد نہ ہوگی اور جو شخص کسی کو لڑکی سے نہ کرے
 اور وہ اس فعل سے عورت کو اسے سپرد ہوگی واجب ہوگی اور اس کو لڑکی کی قیمت بھی مالک کے کچل کرنی ہوگی اور اسے تھامے تصامک
 اولوں کا مواخذہ کیا جائے حدوں کا مواخذہ کیا جائے **ف**یعنی ہندون کا مواخذہ اس کریں اور اللہ تعالیٰ کے حقوق کا کریں

باب نایب کو ای دینے اور گواہی سے پھر جانے کے بیان میں

گواہوں نے ایک پڑائی بات پر گواہی دی جو موجب حدی اور وہ امام سے پہلے تھے تھے کہ ان سے شہادت سے اوکو کوئی مانع نہ
 تو شہادت اوکو قبول نہ ہوگی مگر بہتان نہ مین **ف**مقبول ہوگی اور بہتان کرنے والے چھوٹا ہوگا یا بڑا ہوگا یا چھوٹے کی حد چھوٹے
 ہیں اور اس طرف اشارہ جو جامع صغیر میں اور امام ابو حنیفہ نے اسکا کچھ انداز نہیں کیا اور اسے شافعی پر غرض کما حقہ اور
 امام محمد نے اسکا انداز ایک جیسے سے کیا جو یہی روایتی حد میں سے اور بھی جی ہدی **ص**صل اور اگر گواہی ہوگی
 ہوگی تو اس شخص سے تاوان سبب سرفکا لیا جاوے گا **ف**مگر تاخیر نہ کرنا جاوے گا اور امام شافعی کے نزدیک یہ شہادت
 مقبول ہوگی **ص**صل اور اگر دافرا کرے اس امر موجب حد کا جو بڑا ہو تو حد مارا جاوے گا اگر حد شر میں اور بڑا ہو تو حد کا حد شر میں
 یہ کہ بواوہ کی جاتی ہے اور وہاں اس کے ایک حدیت تھا اور اگر گواہ ثابت کر دین کہ اس نے ایک عتاب عورت سے نہ کرنا کہ
 یعنی عورت موجود نہ تو اس پر حد ماری جاوے گی بخلاف چوری کے کہ اگر غیر موجود شخص کے مال چورے کا ثبوت کرینگے تو
 ہاتھ کا نشان لایا ہوگا اور جو گواہوں نے گواہی دی نہ ناکلی لیکن کوٹھری کے گوشوں میں اختلاف کیا تو حد اور عورت و فونوق
 حد گالی ماوگی اسوا سے کہ پسندتا کہ پہلے شروع میں ایک گوشے میں ہوں پھر دوسرے میں چلے گئے ہوں اور اگر گواہ
 نہ کرنا کہ عورت غریبہ کو نہ بچا تو حد اس پر واجب ہوگی اور اگر گواہ کہیں کہ سنہ ایک عورت تا علم سے نہ کرنا کہ تو حد نہ لیا جاوے
 وہ اور نہ گواہ جیسے اس عورت میں کہ وہ گواہ عورت کی خواہش اور مجبوری میں اختلاف کریں **ف**مشکوہ کہیں کہ حد نہ ہوگی
 اور وہ کہیں کہ اس سے نہ ہوگی کیا تو حد اور عورت اور گواہ کسی پر حد واجب نہ ہوگی اور صاحبین کے نزدیک اس پر حد نہیں
 مگر چھوٹا **ص**صل یا جس میں نہ ہو کہ علم میں اختلاف کریں اور امام زفر کے نزدیک فونوق پر حد ہوگی مسئلہ
 اگر گواہوں نے گواہی دی ہو کہ نایب کہ قاتل سے میں یا ایک سر میں یا دوسرے جانے دوسری وقت میں لیکن

سہ
 بی ادب کے گواہ
 بدستور
 چھوٹے کی حد چھوٹے
 گواہوں سے

اور زمین و مرد و عورت اور گواہ کسی پر حد نہ ہوگی اور اگر گواہوں نے ایک عورت کے زنا پر شہادت دی حالانکہ ایک عورت کے
 دیکھنے کے لئے ایک یا دو یا تین عورت کے ساتھ ہمیشہ نہیں ہونی یا گواہ بدکارین یا گواہی دیوں کے چار گواہوں کے برابر اس شخص پر زنا
 کی گواہی دی ہوگی وہ اس گواہی کے بعد اس گواہی کے زنا پر گواہی دینے پر حد جاری ہوگی جس پر گواہی دی ہوگی اور
 نہ گواہوں پر اور اگر گواہ اندھے ہوں یا کسی کی زبان کے ہستان میں صداؤ کو لگ چکی ہو یا چار کی جگہ تین ہوں یا کوئی دین سے
 محدود یا غلام ہو تو ان صورتوں میں گواہوں پر حد لگے گی نہ اس شخص پر جس پر کہ انھوں نے گواہی دی ہو اور اگر کسی شخص کو گواہوں کی
 گواہی سے حد جاری کی ہو تو معلوم ہوا کہ ایک گواہ غلام تھا یا ہستان کی علت میں نہ لایا چکا ہو تو چاروں پر حد نہ لگے ہستان کی جارحی
 ہونی چاہیے اور اس اول مرد کو بدلے کے سبب سے حد لگی اور زنا پر حد نہ لگے اور کسی پر لازم نہ لگا اور صاحب زمین کے
 نزدیک بیت المال میں سے لایا یا بیگا اور اگر کوئی گواہی سے وہ سنگسار ہو گیا ہو گا تو اس کا خون بہا و ار خون کو بیت المال کے
 لایا یا بیگا اور اگر بعد اس کے رحم کے ایک گواہ پھر گیا تو اس کو سزا بہستان زنا کی لگائی جاوے گی **ف** اور امام زفر کے نزدیک
 نہ لگائی جاوے گی اور جو خانی خون بہکا تاوان لیا یا بیگا اور امام شافعی کے نزدیک قصاص قتل ہوگا اور جوارح کے
 سنگسار کرنے سے پیشتر اگر کوئی گواہ پھر گیا تو چاروں کو حد لگی اور رحم نہایت ہوگا اور امام محمد کے نزدیک فقط بحد و لگے
 لگے گی اور اگر بائچ گواہوں میں سے ایک پھر گیا تو اس پر بہستان زنا کی سزا لازم نہ ہوگی لیکن اگر دوسرا گواہ اور پھر گواہ فوت
 دونوں کو حد جاری جاوے گی اور دونوں کو ملکر جو خانی خون بہا دنا ہوگا مسئلہ اگر ایک شخص پر رحم حکم ہو اور دوسرے نے
 رحم کے حکم اور اس کو توار سے مشابہہ لایا یا گواہوں کا نزدیک مرنے کے کیا اور پھر وہ بعد رحم کے معلوم ہونے کے غلام تھے
 یا کافر تھے تو اول صورت میں وہ قاتل اور دوسری صورت میں مرنے کی خونیہ کا ضامن ہوگا **ف** اگر کسی کو شخص کو کہتے ہیں
 جو گواہوں کا حال ٹھیک ٹھیک بتا ہو کہ بے عادل میں شہادت کے قابل ہیں یا نہیں **حد** اور اگر وہ شخص جس پر رحم حکم ہوا
 سنگسار کیا گیا ہو اور پھر وہ گواہ غلام نہیں اور مرنے کے آگے کا نزدیک نہیں کیا تھا تو خون بہا و اس کا بیت المال میں ہوگا اور صاحب زمین
 نزدیک سب صورتوں میں خون بہا بیت المال ہی میں ہوگا اور اگر زنا کی گواہی میں گواہ یا فقط کہیں کہ جتنے قصدا زانی اور زانیہ کی طرف
 دیکھا تو ان کی شہادت قبول کی جائے یعنی قصدا دیکھنے کے جرم میں شہادت رد نہ کر لی جائے اور جس شخص پر گواہی زنا کی لگائی ہو
 اور وہ اپنے حصص ہونے سے انکار کرے اور اس کی چور و کار کا اس سے ہووے یا ایک مرد اور دو عورتیں اس کے حصص ہوں
 گواہی دینے تو اس کو رحم حکم کیا جاوے گا اور امام زفر اور شافعی کے نزدیک جرم نہ ہوگا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت سے

بابت شراب پینے کی حد کے بیان میں

حد شراب کی مانند حد قذف کے یہی ہے اگر کوئی شے کو شے اور غلام کو چاہے اگرچہ اسے ایک غلوہ شراب کا پیر یا بوف
 اور اسل اس باب میں قوال حضرت علی علیہ السلام کہ ہے شراب کو تو کوٹے مارو اس کو پھر اگر پیتے تو بارہ کو
 پھر اگر پیتے تو بارہ کو پھر اگر پیتے تو قتل کرو اس کو کا لاد کو اس کو صاحب زمین پر حد نہ لگے نہ اس کی سمیت اور مردی کو
 حد بیت الی ہر پر شہادت سے اور زنی نے صحیح کہا حد بیہوش ہو کہ حد بیت الی ہر پر شہادت سے اور صحیح کی او کی نہی سے حد رعایت کیا
 اس کو حکم ہے نہ نہ لگے اور اس حمان نے صحیح میں لکھا ہے کہ میں نے سنا کہ میری بی بی نے قتل نہ سوچ کر گیا اس کو

لیکھا کہ حد شراب
 شہادت حد شراب
 نہ لگے نہ

یاد رکھ کر میں اس سے کچھ مال لے کر تو یہ بائز نہیں اور امام شافعی کے نزدیک جائز ہو مسئلہ اگر کسی کو کہہ کر زانی اور دوسرے نے اس کو جواب میں کہا کہ تو زانی ہو تو دونوں کو حد ماری جاوے گی اور اگر اپنی منگو سے کہے کہ اسی زانیہ وہ جواب میں کہے کہ زانی تو ہو تو عورت پر حد لگائی جاوے گی اور لعان واجب نہیں ہو اور اگر عورت یوں جواب دے کہ میں نے کبھی کیا تو حد اور لعان دونوں باطل ہو جائینگے **ف** اور وجہ اس کی یہ ہے کہ اگر کسی نے مذکور **ب** اور اگر پہلے اپنے بیٹے کا قاتل کیا پھر کہا کہ میرا نہیں تو لعان کرے اور اگر اذیلتے کہ میرا نہیں پھر اگر کہے تو اس صورت میں اس پر حد لگائی جاوے اور دونوں صورتوں میں بیٹا اس کے ہو گئے اور جو عورت سے کہا کہ یہ تو کا نہیں ہے نہ تیرا تو حد اور لعان کچھ نہیں ہے جب ہو گا اور اگر زانی گالی ایسی عورت کو دی جس کے بچے کا باپ معلوم نہ ہو یا جو اپنے بچے کے باپ میں لعان کر چکی ہو **ف** بچہ کی قید اس واسطے لگائی کہ بچہ بچے کا اگر لعان ہوا ہو گا تو اس کی خوف سے حد واجب ہوگی **ص** ایسے مرد کو نہ نائی گالی دی جس نے لوٹنے پر غور نہ کیا کہ اسے صحبت کی عورت شہداء یا بیانی کی لوٹنے سے صحبت کی عورت یا شہد کی لوٹنے سے یا اس کو شک ہو کہ جو پیشہ کے لیے حرام چیز شلا ہو تو ایسی عورت کو کسی بہن رضاعی یا گالی دی یا اس سے کچھ نہ کرے حال میں زانیہ ہو یا گالی دی سکتا ہے کہ جو انسان مال چھو کر مٹا دے کہ اس کی کتابت کا عیض ہو سکتا ہے تو ان سب صورتوں میں گالی دینے والے پر حد ماری جائے گی اور اگر ایسے شخص کو گالی زانی دی جس نے صحبت کی عورت یا شہد سے یا آتش پرست لوٹنے سے یا اس کتابت لوٹنے سے یا اس سے کچھ نہ کرے حال میں اپنی حالت سے تو اس پر حد ماری جاوے گی یا تو سب اس اگر سب ان کو گالی زانی دے تو اس پر حد ماری جائے گی **ف** مستان اور کافر کو کہتے ہیں کہ دارائے نبی دارالاسلام میں لعان لیا کر آیا ہو **ص** اور کئی جنایتوں کی دہشت گردیوں اور کئی ایسی باتوں کا تو کافرانہ **ف** مثلاً چہاں ہر جگہ گالی دی یا نہ دے نہ زانیہ یا شہد یا بیانی تو میرے کو اسے ایک ہی دکانی پر لایا ہر بار دوسرے شخص کو کالی دی ہو یا دوسری عورت سے زانیہ ہو **ص** اور اگر محسن اس کی مختلف ہی تو ایک دکانی پر لایا **ف** مثلاً زنا و شرب اور قذف سب سے پاک کافرانہ ہوگی اور امام شافعی کا اس میں خلاف ہو اور دلیل کو کچھ اہل حق میں

فصل تعزیری تادیب اور توبیخ کے بیان میں

تعزیر وہ چیز ہے جو حد سے کم ہو اور اگر زنا و کفر سے اوٹا ایسے کوڑے ہیں **ف** اور دلیل اس کی یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ وسلم فرمایا جو شخص کہ بوجہ جہاد کسی حد کو غیر حد میں توڑ دے یا مومن میں سے کسی روایت کیا اس کو سزا دینی ہے اور کہا کہ محفوظ ہے کہ یہ حدیں مثل ہر اوڑھنگا اور سکو متصل بھی نعمان بن شیبہ سے اور روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے قوائم میں صحابہ اور امام محمد نے مسند اوراق حکم چاہیں کوڑے میں غلام میں تو تعزیر میں اس سے ایک کوڑا کم کر لیا **ص** اور کوڑوں کے تین کوڑے ہیں اور امام ابو یوسف کے نزدیک ایک روایت میں اکثر اس کے آٹھ کوڑے اور ایک روایت میں بیست کوڑے ہیں **ف** اور دلیلیں ہیں کہ ہر جگہ رشخ نے اقل کو اس کے آٹھ کوڑے کا نام پر سونپا ہے اور اسی واسطے بہت سے فقہانوں کو حد میں زانی کر کے **ص** اور امام کو جائز ہے کہ ضرب و محس و فون کرے اور مار تعزیری کی سخت تر ہے نیز زانی حد میں پھر شرب پینے کی حد میں ہو گا کی حد میں **ف** یعنی تعزیر میں سخت یا تعدد گاوین و رباتی میں بہ ترتیب اور بہ تدریج نرم نرم یا تعدد پے **ص** اگر کوئی شخص غلام یا کافر کو زانی گالی دے یا مسلمان کو ان الفاظ سے کوئی کہے کہ تیری فاسق ہو گا یا تیرا خبیث ہے یا تیری جوارہ جوارہ یا تیرے

اور اگر اس سے کم
چھوڑ دینی حد میں
ہوگی کوئی حد نہ ہو
تو اسے حد واجب
تو ہی زانیہ یا بیانی
سزا دینی ہے
اور اگر اس سے کم
چھوڑ دینی حد میں
ہوگی کوئی حد نہ ہو
تو اسے حد واجب
تو ہی زانیہ یا بیانی
سزا دینی ہے

توسب کا ہاتھ کاٹا جاوے گا **ف** اسواسطے کہ ہر ایک نے مقدار اضافہ کر کے لیا تو سب سارق ٹھہرے **ص** اور ہر ایک کا ہاتھ اگر ساکن کی لکڑی یا نینسے کی پھڑ یا آئینوں یا بھندل یا سبز گدین **ف** یا کسی رنگ کا ہو **ص** یا یا قوت یا زبرد یا موتی یا برتن یا دروازے لکڑی کے ہون چڑے اور نہ کاٹا جاوے گا ہاتھ شیعہ کے چیلے میں ہنسا لکڑی اور گھاس اور نیکل اور مچھلی اور پرندہ اور سنکار اور برتنال اور گروہ اور چوہا **ف** اسواسطے کہ روایت کیا کہ ابن ابی شیبہ نے نصف میں عیسیٰ سے کہ کہا انھوں نے نہیں کاٹا تھا ہاتھ چوہا کا زنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں شیعہ میں اور پرندے میں اسواسطے نہ کاٹا جاوے گا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قطع کرے پرندے میں نہ کرے کہ اسکو صاحب ہدایہ نے اور یہ حدیث مرفوعہ نہیں بلکہ روایت کیا عبد الرزاق نے حضرت عثمان کا قول کہ نہیں قطع کرے پرندے میں اور مچھلی میں سب قسم کی مچھلی داخل ہوا اسی طرح پرندے میں مرغی اور بط اور کبوتر وغیرہ **ص** اور ناون شیعہ میں جو صدی کا جاتی ہو شتا اور وہ وہ اور گوشت اور مہو شتا **ف** اسواسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہاتھ کاٹا جاوے گا جو سوسے میں اور نہ چمچل میں جو سوسے کے روایت کیا اسکو امام احمد اور صاحب نہیں نے اور صحیح کیا اسکو ترمذی اور ابن حبان نے اور فرمایا کہ نہیں ہاتھ کاٹا جاوے گا شایہ طعام میں روایت کیا اسکو ابو داؤد نے اور اسلم میں حسن بصری سے مسلا **ص** اور کچھ میں جو دھت پر ہو اور غیر سے میں **ف** اور امام ابی یوسف کے نزدیک ہے پرندے میں ہاتھ کاٹا جاوے گا موائی اور خاک اور گود کے اور وہ حدیثیں ہیں روایت کیں ابو نعیم **ص** اور اس حدیث میں جو کچھ **ف** اسواسطے کہ وہ محفوظ نہیں ہے **ص** اور شتا اللہ والی چیزوں میں اور آلات موتی **ف** مثل مچھلی اور سارنگ اور ستارہ اور ٹنڈر وغیرہ کے **ص** اور صاحب پائس میں کہ کہ ہوا یا تھمی کی **ف** تہا یہ کہ اسکو نصاریٰ اپنے نژاد میں ہاتھ میں اور سکی کی یہ ہے **ص** اور شرط پر نور میں اور جس کے دو ایک ہیں اور قرآن شریف میں اور آواز لڑکے میں اگرچہ دونوں **ف** یعنی قرآن شریف اور ان کا **ص** زبرد دار میں **ف** اور امام شافعی کے نزدیک ہے کہ وہ اسے میں اور قرآن شریف میں بھی ہاتھ کاٹا جاوے گا اور امام ابو یوسف کے نزدیک ہے کہ اگر آرا میں بھی جبکہ زور اسکا مقدار اضافہ کے ہو **ص** اور علامہ ابن حجر میں کہ جبکہ تالیف ہو یا دفتر سب کے ہیں **ف** کہ اس صورت میں ہاتھ کاٹا جاوے گا **ص** اور گتے اور چپے میں اور امات میں اس بات کو کہ نہ اسے اور اوہ کا کہی سے اور لوٹ لیجئے سے **ف** اسواسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں چھینا کہ نہ اسے اور نہ اسے اور نہ اسے اور نہ اسے ہاتھ کاٹا جاوے گا شتا روایت کیا اسکو امام احمد اور ہارون عالمی نے اور صحیح کیا اسکو ترمذی اور ابن حبان نے **ص** اور کچھ میں **ف** اور امام ابو یوسف اور شافعی کے نزدیک ہے کہ چھین چھین کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھین کر کے کھنڈ کر کے تو کاٹے کہ اسکو روایت کیا اسکو بیہقی نے اور کہا کہ ابن ابی شیبہ نے اس پر مہر سے کہ وہ قطع کرتے تھے کھنڈ چور کو اور جواب یہ کہ یہ تھی نے اس حدیث کو ضعیف کیا اور اسکی اسناد میں اکثر میں عاجز مچھلی پر اور کہا کہ ابن امام نے نہ وہ حدیث منکر ہے اور راثر ابن نعیم کا روایت کیا اسکو بخاری نے مار غنم اور ضعیف کیا اسکو بسبب مچھلی پر کو ان کی کہ کہ اعلیٰ نے کہ ہم اتمام کرتے تھے اسکو ساتھ کتب کے اور دلیل ہماری قول ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لا قطع علی الخلق یعنی نہیں قطع جو مخفی یعنی کھنڈ چور پر روایت کیا اسکو صاحب ہدایہ نے اور یہ حدیث مرفوعہ نہیں بلکہ کسی لیکن

روایت کیا ابن ابی شیبہ نے ابن عباس سے کہ کہا انھوں نے نہیں کی کفن چہرہ قطع اور بھی ابن ابی شیبہ نے روایت کیا
 زہری سے کہ مروان نے کفن چہرہ کو مارا اور کمال دیا و قطع نہیں کیا اور صحابہ بہت موحش تھے اور ایسا ہی اخرج کیا
 ابوسعید عبدالرزاق نے نہر سے امر ایک روایت میں مصنف ابن ابی شیبہ کی کہ مروان نے پوچھا صحابہ اور فضہ سے
 اپنے وقت کے ایک کفن چہرہ کے باب میں موصوعہ ہونی پڑے او کی اس بات پر کہ ماہرین ہم او کو اور پھر او میں او کو اور کہا
 شیخ ابن العلام نے فرمایا شک فی توجہ من ہذا من جہۃ الامام عینی اب نہیں شک ہو کر جمع میں ہمارے ہوتے ہیں
 ازہر و احادیث کے صواعق کے مال خرچہ سے شہادت اللیل میں سے چوری کر کے اور مال شکر کے چہرہ سے
 اور بقدر اپنے قرض کے یا زیادہ غرضہ اس کے مال میں سے خرچہ لینے سے اور ایسی چیز کے چرانے سے حسین پہلے اس کا ہاتھ
 کٹ چکا ہے نیز ایک کہ چہرہ سے کچھ بڑی نو اور امام ابو یوسف اور شافعی کے نزدیک کاٹا جاوے اس واسطے کہ ماہر مالک
 صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اگر کوئی عینی چہرہ تو کاٹا کو کوف روایت کیا او کو دافعی نے ابو ہریرہ سے کہ
 یہ حدیث طعن و یلعن کیا تو میں ہمدانی نے ف ہجرت اس بات کے کہ او کی اسناد میں ایسی ہی اور وہ بیعت
 ص اور اگر کوئی کہ وہ بھروسہ تو کاٹا جاوے گا سے پہلے موت چرایا تھا اور وہیں کاٹا گیا چہرہ ہنگامہ اور پھر
 او کو چھوایا تو پھر کاٹا جاوے گا اور پھر جس کے پاس حال چہرہ برابر کر کے او کو مال بن باغیہ کا لیکن او کے
 پاس کھا ہوا تو ماتھہ نہ کاٹا جاوے گا اور اگر اپنے قریب محرم کا مال جو کسی اور کے پاس تھا او کے گھر سے اپنی ماوریا عی کا مال
 پھر او کاٹا جاوے گا اور امام ابو یوسف کے نزدیک اگر ماوریا عی کا مال چہرہ او کاٹا جاوے گا اور ماتھہ نہ کاٹا جاوے گا اور پھر
 شعہ ہر کسی کو کاٹا جاوے گا یا نہ کاٹو اپنے شوہر کا اگر مال کاٹو غلو یا موعام اپنے مالک کا مال خواہ مالک کی زوجہ کا مال یا اپنے
 صاحب کا مال یا سہ ماہی یا نان کا مال یا مال نعمت اپنی جو کا فروان سے لوٹ میں ملا ہوں اس واسطے کہ حضرت علی نے
 نہ کاٹا تھا اور جس شخص کا پسے چہرہ یا یا یا نعمت کا روایت کیا او کو عبد الرزاق نے نہ مصنف میں ص احادیث کا مال
 یا اس گھر میں کا حسین گھسے کی اجازت ہو ف لو اگر دن کو گھسنے کی اجازت ہو اور رات کو ڈرے کاٹا جاوے گا اور
 اگر عہد میں کوئی حافظہ ہو تب ہی وہ مال کے مال چرانے سے کاٹا جاوے گا اور جس کے مال میں اگر کوئی حافظہ ہو اسباب پاس
 کاٹا جاوے گا ص اور جو کسی پر کوئی پڑا ہو کہ او کو گھر سے باہر نہ لیا جائے یا گھر میں سے لوٹ شخص کو دیکھتے ہو باہر نہ لے
 تو کاٹا جاوے گا اور امام ابو یوسف اور شافعی کے نزدیک اگر اس نے ماتھہ گھر کے باہر کال کے دیا اور دوسرے نے لے لیا تو ہر
 قطع ہو اور دوسرے نے گھر کے اندر ماتھہ ڈال کے لیا اور اس نے دیا تو دوسرے پر قطع ہو اور زہری سے ہیں کہ اگر داخل اور
 خارج کے چہرہ میں اس مال کو رکھ دیا اور دوسرے نے آن کر لے لیا تو ایک روایت میں نہ کاٹا جاوے گا اور ایک روایت میں نہ لے
 نہ ماتھہ کے باوجود گئے ص اور جو گھر کی دیوار میں حرا کر کے نہ ماتھہ اندر ڈال کے کچھ سے یوسف یا قتیل یا حسین سے
 ہر کال سے یا ڈون کی قطار میں سے ایک ونٹ یا او کا بوجھ پڑے تو ماتھہ نہ کاٹا جاوے گا اور امام ابی یوسف کے نزدیک گھر
 اندر ماتھہ ڈال کے لینے سے ہی کاٹا جاوے گا ف اور عیاب ہمارا اصل میں مذکور ص اور اگر اس نے کو یا او کا بوجھ
 قطار میں سے پڑے اور وہ مال کوئی حافظہ ہو اگر عیاب ہمارا قتیل کو چکر کر دین میں سے اسباب لے یا ماتھہ سند میں

خواتین کی حجب اور استین میں ڈال کر مال لے لے یا گھر کے حجرے میں سے نکال کر اس چیز کو صحن میں لاوے یا جو شخص حج کو مال میں سے جو وہ ایک حجرے میں چھ دو ستر کا ہو چھ لے لے یا گھر کی دیوار میں رانگ کر کے اندر گھسنے اور کسی حجرے کو سولخ میں سے لے کر بیٹی لے کر پھر نکال کر اوکھوٹا کرے یا کسی حجرے کو گھسے پھر لاد کر اوکھوٹا کرے اور کان باہر لے جائے تو ان صحنے میں تو بیٹھ کر ماتھ کاٹا کرے اور ماتھ کھٹنے کے نزدیک کاٹا جاوے گا بلکہ اگر کوئی بے علم ہو کر اور امام زفر کے نزدیک ڈال دینے میں اور لاد کر لیجائے میں ماتھ کاٹا جاوے گا

فصل ماتھ کھٹنے کی کیفیت کے بیان میں

چروکا دھنا ماتھ پونچھے سے کاٹ کر داغ دیا جائے **ف** لیکن ماتھ کاٹنا تو کلام اللہ سے نہایت بڑا اور دھنا ماتھ قرأت ابن مسعود سے اور پونچھے سے کاٹنا اس واسطے کہ روایت کیا دانتھنی اور ابن عدی نے کامل میں عبد اللہ بن عمر سے کہ انہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماتھ چروکا پونچھے سے اور اسناد میں اس کی عبد الرحمن بن سلمہ کے کہ فیہ معلوم ہے حال اسکا اور روایت کیا ابن ابی شیبہ نے جو ابن حبان سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کاٹنا ماتھ پونچھے سے اور یہ منزل جو اور کھلاا اور تہ عرو علی شے سے کہ کاٹنے انھوں نے ماتھ پونچھوں سے اور شہد ہو گیا اس پر اجماع اور لیکن داغ دینا اس واسطے کہ روایت کیا امام کھٹنے میں ہر پڑے سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ایک سارک کے کاٹو اور اسکو داغ دے اوکو آخر حدیث گم کر کے صحیح و شریعہ مسلم اور روایت کیا اوکو ابو داؤد نے مرسل میں اور قاسم بن سلام نے غریب الحدیث میں اور کمال دانتھنی نے حضرت علی سے کہ انھوں نے بھی داغ دیا **ص** اور اگر حجر چوری کرے تو بایان پیر کاٹا جائے اور اگر حجر چرائے تو کاٹا جائے بلکہ یہ کیا جائے یہاں تک کہ چوری سے تو یہ کرے **ف** اور بایان پیر کاٹا جائے شخص سے نزدیک اکثر محل کے اور کیا ایسا ہی حضرت عمر سے فقہ القدر **و** ص اور بعضوں کے نزدیک تعزیر بھی کرے اور امام شافعی کے نزدیک تعزیر بایان پیر کاٹنا اور چھوٹی بایان پیر کاٹنا پیر کاٹنا **ف** اور پانچویں مرتبہ میں اوکے نزدیک بھی قید کیا جائے اور تعزیر دی جائے اور خطا اور سحر بن العاص اور عثمان اور عمر بن عبد العزیز سے منقول ہے کہ پانچویں مرتبہ میں قتل کیا جائے **ص** اس واسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چوری کرے تو کاٹو اور اسکو پھر اگر چوری کرے تو کاٹو اور اسکو پھر اگر چوری کرے تو کاٹو اور اسکو پھر اگر چوری کرے تو کاٹو اور اسکو **ف** اور یہ حدیث اس لفظ سے نہیں ملتی بایان روایت کیا ابو داؤد اور نسائی نے جب ارشاد ہے کہ لا گیا ایک چوری صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو فرمایا حضرت نے قتل کرو اور اسکو تب کہا لوگوں نے یا رسول اللہ یہ چور سو فرمایا ماتھ کاٹو اور اسکا پھر کاٹا جائے اور اسکو دوسری بار پھر فرمایا قطع کرو اور اسکو پھر کاٹا جائے اس طرح پھر لائے اور اسکو تیسری مرتبہ پھر کاٹا اس طرح پھر لائے اور اسکو چوتھی مرتبہ اسی طرح پھر لائے اور اسکو پانچویں بار اس طرح سو فرمایا آپ نے قتل کرو اور اسکو جاہل سے قتل کیا ہے اور اسکو اور ایک کوٹین میں لے کر لاد کر پڑے پھر ڈال دیے اور نسائی نے اس حدیث کو منکر کیا اور جب بن ثابت اور علی اسناد میں قوی نہیں اور او طریقے بھی اس حدیث کے ضعیف ہیں **ص** اور مذہب ہمارا ثور حضرت علی سے ہے **ف** کہا امام محمد بن حسن نے کتاب الاکار میں خبر دی ہکو ابو ضیف نے انھوں نے عمر بن عمر سے انھوں نے عبد اللہ بن عمر سے انھوں نے علی بن ابی طالب سے کہ فرمایا آپ نے جب چوری کرے چو تو کاٹا جائے دھنا ماتھ اور اسکا پھر اگر چرواے تو بایان پیر کاٹا جائے چرواے تو قید کیا جائے یہاں تک کہ ایک ہو جائے کہ کوئی کہیں شہر میں کہنا ہوں اللہ تعالیٰ سے کہ

کردن اور سکو ایسا کہ اوسکا کوئی ہاتھ نہ ہو کہ کھائے اوس سے اور ہتھکا کرے اوس سے اور کوئی پر نہ ہو کہ چلے اور ہوا
اسی طریقے سے نکالا اور کور قسطی سے اور عبد الرزاق نے صنف میں شیعی سے انھوں نے حضرت علیؑ سے اور ابن ابی شیبہ
نے صنف میں ابو یوسف سے اور نکالا ابن ابی شیبہ نے مثل اسکے ابن عباسؓ سے اور حضرت عمرؓ سے کہ انھوں نے مشورہ کیا
اس باب میں تو جامع ہو لوگوں کا کہ حضرت علیؑ کے **ص** اور اگر وہ حدیث صحیح ہو تو ایحدہ حدیث علیؑ کا خافت نہ کرے اور کیا
اور صحابہ ائمہ نہ کرے اسکے قول سے اور طحاوی نے ظہن کیا اوس حدیث میں **ف** اور کہا کہ ہتھ نہ تلاش کیا ابن ابی آتاکو
سون پائی کچھ اصل انکی اور ایسا سطلے نہ کر کہا اوسکو سنائی نے اور موسو ط میں یہ کہ یہ حدیث صحیح نہیں **ص** یا یہ کہ وہ
حدیث معمول ہے سیاست پر **ف** یا مسوخی حدیث کہ قتل اوس حدیث میں امام شافعیؒ کے نزدیک بھی موقوف ہے **ص**
اور اسی طرح اوس شخص کا حال یہ جو چوری کرے اور اوسکا بیان ہاتھ یا انگوٹھا اوس ہاتھ کا یاد اور انگلیاں ناو کی رسولؐ لے
انگوٹھے کے کئی ہون یا نیچی پیکار ہون یا دھنا پیر کنا ہو یا وہ چور قبل پھنس کے اوس شیخی سرودہ کو حوالے مالک کے کرتے
یا اوسکا مالک ہو جائے یہ یا سب سے باقیمت اور سبکی سن ہم سے کہ ہو جائے قبل ہاتھ کاٹنے کے یا اوس شیخی سرودہ
مالک کا ہو کرے یا وہ چور بن لے ایک چور اسکی ملک کا دعویٰ کرے اگر یہ کوئی دلیل ہو یا مالک و سکا سطلہ نہ کرے اگر چہ چور کا
افراد کرے کہ ان سے بعد تو بن یکہ نہ کا ہاتھ کاٹا جاوے گا **ف** اور ان مسائل میں خلاف امام ابو یوسفؒ اور فرافضائی
کا ہو اور اصل میں نہ کوئی **ص** اگر دوسری ایک چیز چور ابن اور یا مالک و زمین سے غائب یعنی روپوش ہو جائے اور گواہی
دو نوں کے نہ ہو چنانچہ ہو تو وہ چور جو چور ہو اوسکا ہاتھ نہ کاٹے گا اور اگر امانت کے یا غصب کے یا سود کے مال کو
ف اسٹال ایک نہ کر کے بے مرنے و دنیا بیے اور اوسکو چرائے گیا **ص** امانت و اسرار غاصب اور سود خور کے
ہاتھ سے چرایا اور انھوں نے سطلہ کیا تو ہاتھ اوسکا کاٹا جاوے گا اور یہی حکم یہ حدیث لینے اور کر لینے سے لینے و لے
اور مضارب اور مرنے اور اوس شخص کے مال میں چور اوسکو واسطہ خریدنے کے لایا **ی** یعنی لے ہاتھ سے اگر چہ
چور ایجاب ہے اور سطلہ کرین تو قطع لازم ہوگا **ص** اور اگر مال ان لوگوں کے پاس سے چوری جائے اور ہل مالک
سطلہ کرے اوس چور سے تب بھی ہاتھ کاٹا جاوے گا اور اگر ایک چور نے مال چرایا اور اوسکا ہاتھ اوسکے عوض میں کٹا بعد
اوسکے وہ مال کسی دوسرے سے بخر لیا تو اول چور خواہ ہل مالک گر ہاتھ نہ کاٹے کی رضو است کر لینے کو دوسرے کا
ہاتھ نہ کاٹا جاوے گا اور اگر نظام سے کسی غیر کے مال کی چوری کا اور کیا تو اوسکا ہاتھ نہ کاٹے گا اور مال ہو تو اوس مال کے
مالک کی طرف واپس یا جاوے گا اور اگر مال مالک دیکھا ہو تو قطع لازم ہاتھ کاٹا جاوے گا **ف** برابر یہ کہ وہ علماء ہاذن ہو یا نہ
اور مولیٰ اسکا تھکے کہ بے بالصدق اور یہ مذہب امام ابو حنیفہؒ کا ہے اور اصمیر خلافت قرابو یوسفؒ اور مذہب ابو یوسفؒ کا اور
وکیلین سب کی اصل میں نہ کوئی **ص** اور ضامن نہ ہو گا اگرچہ اوستے خود اوسکو نہ کر یا ہو اور روایت حسن بن
امام ابو حنیفہؒ سے اگر خود مال کیا ہو تو نہ خان لازم آوے گا اور شافعی کے نزدیک چاہے غور ہلاک ہو یا ہلاک کیا ہو ورنہ
معمور بن میں تاوان لازم آوے گا اور ہاتھ بھی کٹے گا **ف** تو چاہے نہ نزدیک ہاتھ کاٹا ورنہ مال کا تاوان و نون ساتھ
نہیں ہو نہ ہاتھ بھی چور کا کٹے اور اوس سے مال کی قیمت بھی لائی جائے لیکن اگر وہی مال موجود ہوگا تو واپس

دلایا جاوے گا اور دلیل باری اصل میں مذکور ہو اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ میں نے تیرے ہونے پر جو چاہوں
بعد کے تمام کفر میں اور جو کفر اور ایمان کو کونسا ہی نے عبدالرحمن بن عوف سے سنا اور ایک چہرے کی مڑتے کئی جگہ
چہری کی بعد اس کے سب آدمیوں کی تلاش کے سبب سے بعض کی اس کا ہاتھ کاٹ لیا اور باقی آدمیوں کے مال کا خنصر بن گیا
امام صاحب کے نزدیک اس وصاحبین کے نزدیک جن لوگوں کی تلاش میں اس کا ہاتھ کاٹا ہوا ہے ان کے مالوں کا خنصر بن گیا اور باقی
مالوں کے مال کا خنصر بن گیا اور اگر قاضی نے حکم کیا جو کہ وہاں ہاتھ کاٹے گا اور اسے قصداً بیان ہاتھ کاٹ دے تب بھی
خون بہاؤ پر لازم نہ ہو گی اور اگر کہے کہ جو کچھ لکھ رہی ہیں جبریاً اور اگر باہر سے نکال دے گا تو اس کا ہاتھ کاٹ دے کہ جس کے دین میں
یہ زیادہ کا ہو اور امام ابو یوسف کے نزدیک نہ نکالنا جاوے گا اور اگر کہی کہ جو کچھ اس کے جانے سے بچ کر کہ باہر سے نکال دے گا اور اگر کہے
سونا بگاڑا کر اس کے زینہ لٹائیے تو ہاتھ کاٹے گا اور چاروں میں ان کی کوئی بات نہ ہوگی اور صاحبین کے نزدیک یہ باتوں
اور اگر کہے کہ اگر ان کو کوئی نہ نکال دے گا تو ہاتھ کاٹ دے گا پھر ان کو اگر ہاتھ کاٹ دے تو تاوان اس کا لازم نہیں اور امام
کے نزدیک اگر کہے کہ اسے اس طرح سے اس کے مال کے سے اور اگر یہ رنگے کو تیرا چہرہ نہ نکال دے
اور جمع کے نزدیک اور ابو یوسف کے نزدیک یہ چہرے سے اسے اسٹری قتل امام برقی

باب رہزنی کے بیان میں

اگر سسٹم ان باذی قصد رہی نہ کی گئی ہو اور نہ ہی سے پہلے گرفتار ہو تو اس کو قید کرنا چاہیے یہاں تک کہ اس راہ سے
تو بیکار و ف یعنی علامات تکجنون کی پیدا ہو جائیں اور بعضوں نے فہم جیسے کئی مدت اس میں کمی ہو اور ترجیح اولیٰ کو
مصل اور اگر وہ مال معصوم یعنی مسلمان یا ذی کالے کیوں سے اور ہر ایک کو اپنی جماعت سے مقدار نصف یا چوری کے کتنی
دس مہ ہزار یا دھکا مال پر بھیجے تو اس کا ایک ماخذ اور ایک بانوں و دوسری جانب سے کاٹا جائے **ف** یعنی وہ ہننا تھا دیا
بانوں سے اور اگر اس سے کسی کو جان سے مار ڈالا اور مال ختم نہ لیا تو قبل کیا جائے و گناہ میں شہدائے خاص میں یعنی اگر یہ وارث غریبوں
خون و اس کو معاف کرے کہ خون حاف ہوگا اور اگر وہ کسی کو جان سے مار کر مال کیوں سے تو اس کا دینا ماخذ اور بانوں یا بانوں
کاٹ کر مار ڈالا جائے اور بولی پر چڑھا دیا جائے یا کہ صرف جان سے مار دیا جائے یا غلط بولی پر کھینچا جائے **ف** یعنی عام
کو اختیار پر چڑھا جائے ان میں سے کہ اور اصل اس باب میں قول اللہ تعالیٰ کا ہے **وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ** **وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ**
وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ اور یہ آیت کیا امام محمد نے ابو یوسف سے انھوں نے دیکھی سے انھوں نے ابی صالح سے انھوں نے ابی یوسف سے
کہ انھوں نے کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے نصحت کیا ابارہ ہلال بن یحزہر اس کی کلاس پر کہ نہ تم سے ہر زیادتی کریں
اور نہ تم سے ہر چھوٹے لوگ آنحضرت صلی علیہ وسلم کی طرف واسطے اسلام کے اور اصحاب ابو یوسف نے نہ ہی کی کو اپنے غرض
علیہ السلام جس کے اوپر کے کہنے قبل کیا اور مال یا یا سولی یا جانے اور جسے قتل کیا اور مال زمین لیا قبل کیا جائے اور جسے
مال لیا وہ اس میں کہ کیا تو اس کے ہاتھ اور سر پر خلافت کے کالے گناہ میں اور جو مسلمان ہو کہ ان کو اسلام لے نہ لایا گیا کہ جسے قتل
کے سے کہ نہ لیا وہ اس میں کہ کیا تو اس کے ہاتھ اور سر پر خلافت کے کالے گناہ میں اور جو مسلمان ہو کہ ان کو اسلام لے نہ لایا گیا کہ جسے قتل
کے سے کہ نہ لیا وہ اس میں کہ کیا تو اس کے ہاتھ اور سر پر خلافت کے کالے گناہ میں اور جو مسلمان ہو کہ ان کو اسلام لے نہ لایا گیا کہ جسے قتل

اوس صورت کے کہ ہمارے اور اوس کے بیچ میں عہد ہو گیا کہ آج کے روز ہم نہ لڑیں گے اور پھر بعد دعا دیکر لڑ بیٹھے تو یہ کر نہیں پڑے
 بلکہ عہد توڑنا اور یہ حرام ہے **ص** اور مال غنیمت میں خیانت نہ کریں گے اور شہداء یعنی سیکے ناک کان کاٹیں گے اور وہ جو
 عربین کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شہید کیا تھا **ف** اور حدیث اؤملی کتاب الطہارت کو نبین کے باب میں گزری
ص منسوخ ہے ساتھ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ نہ چڑھا مال میں سے غنیمت کے اور عہد توڑو اور ناک کان
 نہ کاٹو **ف** روایت کیا اوسکو مسلم نے حدیث پر یہ میں **ص** اور شہداء میں اللہ تعالیٰ کی پیدائش کا بدل دینا ہے تو
 حرام ہو گا **ف** اس واسطے کہ اللہ کی پیدائش کا بدلنا حرام ہے **ص** اور اگر اسے اور یہ توڑے فوت اور اسے
 اور ایسا بچ کو اور عورت کو نہ ماریں گے **ف** اور امام شافعی کے نزدیک شافعی اور اباج اور اندھ کو بھی مارینگے اور ہم
 یہ کہتے ہیں کہ ان لوگوں سے لڑائی متفق نہیں ہوتی تو انکارا بھی جائز نہ ہو گا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کیا قتل
 سے عورتوں اور بچوں کے روایت کیا اوسکو بخاری مسلم نے اور آپ نے دیکھا ایک عورت کو لڑائی میں لڑنے کوئی تھی سو فوج
 کے غنیمت بھی یہی قابل کے روایت کیا اوسکو ابو داؤد اور ابی ہانی نے **ص** مگر یہ کہ جب کوئی ان میں سے حکم دیا تو کیا ہو یا
 صاحبان ہو کہ فوج کو جسے حکم دیا ہو لڑائی پر یا لڑائی کے امور میں شورہ دینا ہو اور منع کرے مسلمان لڑکا لینے یا پتھر کو
 ابتدا قتل کرے لڑکا اس کے مارنے سے دیر کرنا چاہیے کہ دوسرا شخص آکر اوسکو مار دے **ف** اس واسطے کہ فرمایا
 اللہ تعالیٰ نے **وَصَا جِہْمَانِی الذَّیْنِیَا مَعْرُومَا** یعنی بیکرہ الدین سے دنیا میں ہوائی دستور کے اور یہ دستور
 بعد ہر کہ ابتدا اباب کو مارے **ف** اور اگر آپ اوسے قتل کا قصد کرے اور اوسکو اس سے بچنے کی کوئی صورت نہیں
 تو اوسکو مار دے **ف** اس واسطے کہ قصود پہنچا کر مار دے یا پسپا ہونے پر تلوا کھینچے اور ہٹنے کو بچنے کی کوئی صورت
 نہیں ہے تو قتل کرے یا پ کے قتل کرے اور اوسکو مار دے یا پ میں برہنہ او قتل کرنا یا نہ مار دے **ف** اور بھی منع کرے
 قرآن اور عورت کو ایسے لشکر میں جہاد کرے جو عورتوں پر اور اگر لڑا لشکر ہو اگر ان غائب ہو فتح کا تو کچھ ضرر نہیں
ف صحیح مسلم اور ابن ماجہ میں وہی حضرت ابن عمر سے کہنے کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات سے کہ
 سفر کیا جسے قرآن کو لیکر دشمن کے ملک میں اور ایک روایت میں سلم کی ہر کہ میں خوف کرتا ہوں اس بات کا کہ اسے اوسکو
 دشمن اور اگر امام کا فوج سے مسلح کرنے میں بہتری دیکھے جائز ہے کہ اوشے مسلح کرے **ف** خواہ مال کی یا لیکر
 اس واسطے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے **وَإِنْ جِئْتُمُ الْمُشْکِ فَا جِئْتُمُ لَهَا وَتَوَقَّ عَلَی اللہ** اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے مسلح کی اہل مکہ سے اس بات پر کہ لڑائی کو موقوف کر دینے میں ہر تک ایسا ہی مذکور ہے ہرست میں بھی سختی اور ہرست
 ابن شہام میں بھی ہے روایت کی کہ وہ مسجد و برس تک تھی **ص** اور صلح کو توڑ دینا اگر توڑنا اچھا ہو تو کو اطلاع دیکے
 اور اگر کو خیانت کریں تو بعد ہون اطلاع دینے اور اسے لڑیں **ف** اس واسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے توڑ ڈالی وہ
 صلح جو کی تھی شریکین کے سے اور یہ صورت خیانت نہ کرے کا فوجوں کے بغیر او قی اطلاع دی کے اور ناجائز نہ ہو گا کیونکہ دینا
 ہو جاوے گا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عہدوں میں نہ ہاؤ دینا اور یہ حدیث غریب ہے اور قول ہے عمر بن عبد
 لکین اسے منسوخ میں اور عہد نہیں صحیح آئی ہیں **ص** اور مرد عہد سے صلح کر لیں لیکن مال نہیں اور اگر لے لیا تو بھراؤ کو

دو پانچ سو مسلمان کافروں کے ہاتھ ہتھیار اور گھوڑے اور لوٹا بیچیں اگرچہ بعد صلح کے ہوف اسواسطے کہ روایت کیا
 یہی ہے کہ یہ زمین اور بزار سے مسندین اور بزار نے سے منجم بن عمران بن حصین سے کہ رسول اہل صلح اہل صلح سے منع کیا
 ہتھیار کے بیچنے سے فتنہ و فساد میں کہا یہی ہے کہ یہ صواب ہے کہ یہ موقوف ہو اور روایت کیا اوکو میں عدی نے کہا میں
 لیکن سند اسکی ضعیف ہے **ب**ص اور جس کا کو کو کوئی مسلمان مرد یا عورت آزاد بنا دے تو ان اسکی بیع ہی اور اسکو
 قتل نہ کرے بلکہ ان اگر امان دیا ہو تو اسکو تو والدین اور حاکمان موعینے کو تادیب کرے **ف** اور اس میں اس باب میں
 قول ہے رسول اہل صلح اہل صلح سے کہ مسلمان برابر ہیں خون انکے اور ضروری کر سکتا ہے اور ان کا کوئی بیعت ہو کہ اور واپس کرے
 روایت کیا اوکو ابو داؤد اور بخاری مسلم نے **ص** اور اگر کوئی بیعت یا قیدی یا سوداگر مسلمان جو انکے ساتھ ہی یا غلام یا بیعت
 جو اسلام لایا ہو لیکن بیعت یا بیعت نہ ہو یا بیعت لایا یا مجنون امان دے تو ان اسکی باطل ہے **ف** اور امام محمد کے نزدیک
 امان غلام اسکی بیع ہی اسواسطے کہ فرما یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ امان غلام کی امان ہے جسکی جائز ہے اور اسکی
 میں ہے کہ روایت کیا اوکو ابو موسیٰ اشعری نے اور کہا میں غلام نے کہ یہ حدیث پہنچانی نہیں باقی اسکی روایت
 عبد الرزاق نے حضرت عمر سے سنا اسکی موقوف تھا اور ابن ابی شیبہ نے اور دلیل امام صاحب کے مذکور ہوئے ہیں

باب غنیمتوں کا اور اسکی بانٹنے کے بیان میں

مسلمانوں کا بادشاہ جس قوم کو غلبہ اور زیر دستی سے فتح کرے اوکو لشکر میں بانٹ دے یا اس ملک کے باشندوں کو اس
 مقرر کرے اور ان خود پر جزیرہ اور انکی زمین پر خراج چھڑا دے **ف** دلیل اول مسئلہ کی یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فتح ہجرت کے ملک میں ایسا ہی کیا تھا اور دوسرے مسئلہ کی یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل عراق کو انکے ملک پر قرار رکھا تھا اور انکی
 زمینیں پر خراج باندھا تھا **ب** **ص** اور قیدیوں کے اختیار ہو جائے مار ڈالے **ف** اسواسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم نے راعی بن ابی معیط وغیرہ کو قیدیان بدر سے **ص** اور چاہے اوکو غلام بنائے **ف** اسواسطے کہ زمین
 اوکا بھی فتح ہو اور مسلمانوں کا بھی فائدہ ہو **ص** اور چاہے آزاد چھوڑ دے کہ مسلمانوں کو ذمی بنے جزیرہ دیا کریں
 اور زمین جائز کرے کہ ان قیدیوں کو مفت احسان کر کے چھوڑ دیں اور امام شافعی کے نزدیک جائز ہے **ف** اور دلیل چوتھی
 قول ہے اللہ تعالیٰ کا اَنْتَلُوا الْمَغْشَرِ لَكُمْ حَيْثُ وَجَدْتُمْهُمْ **ص** اور جائز ہے کہ مال لے کر اوکو چھوڑ دیں قبل
 موقوف ہونے ارطائی کے نہ بدلے میں مسلمانوں کے جو کافروں کے نزدیک قیدی ہیں اور بعد موقوف ہونے ارطائی کے مال
 لے کر چھوڑنا باجماع ہے علمائے جائز زمینیں جو اور مسلمانوں کے بدلے میں بھی چھوڑنا امام صاحب کے نزدیک جائز نہیں ہے
 اور امام محمد کے نزدیک جائز ہے اور امام ابو یوسف سے اس باب میں دو روایتیں ہیں اور امام شافعی کے نزدیک مطلقاً جائز ہے
 لیکن دارالمعروف اہل بیت کے نزدیک جائز نہیں اور بھی عوام ہمواشی کے کوچین کا بھی سیرت میں کہ اسکو دارالمعروف
 میں لانا منسلک ہو جائے کہ اگر کوئی بجا دے تاکہ کافرانہ فائدہ ناوٹا دین **ف** اور امام شافعی کے نزدیک نہ ہمواشی
 چھوڑ دے جان اور دلیل اس کے کہ رسول اہل صلح اہل صلح نے منع کیا نہ کہ نہ سے بکری کے گوشت کھانے کے اور
 جواب ہاں ہے کہ یہ حدیث موقوف نہیں بلکہ قول ابو بکر کا ہے کہ روایت کیا اوکو مالک نے موطا میں اور دلیل اسکی یہ ہے کہ

جیوں کا واسطے غرض صحیح کے درست ہر اور زمین شک ہر اس بات میں کافروں کی شکست کو طے سے بڑے کے اور کوئی غرض نہیں تو اگر کافر کو زندہ چھوڑ دین کو کافروں کی منفعت ہوگی اور باعث اوشکے غلبے کا ہوگا اور نہ کو عین نکاح کی ہر شکست اور نہ شہر و عجم ہر شہر صحیح میں جیسا کہ اوپر مذکور ہو اور جو چیزیں جہالت سے نہیں ملتی ہیں تو اسکو گار زمین ایسے مقام کہ کافر کو اطلاع نہ ہو دے ہدایہ ص اور کافروں کے ملک میں مال غنیمت کو نہ بانٹیں **ف** اور امام شافعی کے نزدیک ایسی چیزیں اور دلیل جاری یہ ہر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا غنیمت کی بیع سے اور اگرچہ میں اور قسمت بھی بمنزل بیع کے ہر ہدایہ اور یہ حدیث غریب کو گمانہ شیخ ابن الہمام نے **ف** اور اگر لشکر والوں کو مال ایسی بیعت میں کہ اوشکے پاس ایسی چیزیں دارالاسلام میں داخل ہو کہ جو قسمت کی جاوگی تو جائز ہو جو نہ دے کہ مسلمانوں کو پونچے وہ مال غنیمت میں ان کے شریک ہو جائے اگرچہ مدد کو لو کہ کافر وہ کافر وہ سے لے لے کا اتفاق نہ ہوا ہو مگر بازاری شخص اور جو کہ دارالحرب میں مرہو ہے شریک نہ ہوگا اور امام شافعی کے نزدیک جو شخص کہ بعد کفار کی شکست کے مر جائے اگرچہ دارالحرب میں مرے تو شریک ہوگا اور حصہ اسکا اوشکے وارثان کے ملے گا اور جو دارالاسلام میں آکر مرے گا تو حصہ اس مرے کا سب سے نزدیک وارثان کو اوشکے دلایا جائے گا اور جائز ہو مسلمانوں کو کہ مال غنیمت سے ان کو شیا کو تقسیم سے پیشتر دارالحرب میں کام میں ملاوین گھناؤ گھناؤں اور لکڑیاں جلائی کی اور تیل اور ہتھیار کی جائز ہے **ف** اس واسطے کہ روایت کیا یہ یحییٰ بن عبد اللہ بن عمر سے کہ روایت ہر ابو ہریرہ صلی اللہ علیہ وسلم دن جو خبر کہ گھوڑا اور ہرچہ اور نہ اونٹوں اور کالہ اسکو واقدی نے مغازی میں اور سند سے **ص** اور جب دارالحرب سکین تو اوشکے کام میں ملاوین ملے کہ مسند طریقہ پاس بھی ان کو مال غنیمت میں والیں مگر انکا بیچنا جائز نہیں اور جو شخص کہ کافروں میں سے مسلمان ہوجاے گا اوشکی جان بقیل سے اور اولاد وغیرہ اوشکی قید سے اور جو مال کہ اوشکے پاس ہوگا یا کسی مسلمان یا کسی کے پاس امانت ہوگا غنیمت ہو جانے سے محفوظ رہے گا **ف** اس واسطے کہ روایت کیا امام محمد نے خود بن الزبیر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ اسلام لائے کسی چیز کے ساتھ وہ چیز اوشکی ہر اور اسناد میں اوشکی ابن ابی نعیم سے اور روایت کیا اوشکو سعید بن مسعود نے اسناد صحیحہ اور روایت ابی داؤد میں کہ فرمایا آپ نے کہ جو چاہے اسلام لائی تو محفوظ کر لیا اوشان نے اپنی جانوں اور مالوں کو **ص** لیکن اوشکے مسلمان ہونے سے اوشکی اولاد کیا یعنی بڑے اوشکے اور اوشکی غور ستا و محل اور زمین اور غلام بھی اور جو مال کہ کافر کی پاس امانت ہوگا غنیمت ہو جائے گا **ف** اس واسطے کہ روایت کیا امام محمد نے خود بن الزبیر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے سوار کے دو حصے اور واسطے ہارے کے ایک حصہ اور تفصیل نسخ القدر میں ہر **ص** اور سوار کے اگر دو گھوڑے ہوں تب بھی ہر ایک کا حصہ لے گا اور انٹ اور خیر کے واسطے کچھ نہیں اور غلام اور اگر

فصل غنیمت کی قسمت کے بیان میں

جو شخص کہ دارالاسلام کی حد سے لگے بڑھنے کے وقت سوار ہو اگرچہ بعد اوشکے غور اسکو گرہا ہر اور وقت طرائق کے بڑا ہو اوشکے لیے دو حصے ہیں اور جو وقت پھٹنے کے دارالاسلام کی حد سے پیادہ ہو تو اسکا ایک حصہ ہر اگر طرقت الوالی سوار ہو اور امام شافعی کے نزدیک اعتبار سوار اور پیادہ ہونے میں اڑائی کے وقت کا ہر اور سوار کے لیے اوشکے نزدیک تین حصے ہیں اور یہی مذہب ہر صاحبین کا اور دلیل امام صاحب کی یہ کہ روایت کیا ابن ابی شیبہ نے بسند صحیح عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے سوار کے دو حصے اور واسطے ہارے کے ایک حصہ اور تفصیل نسخ القدر میں ہر **ص** اور سوار کے اگر دو گھوڑے ہوں تب بھی ہر ایک کا حصہ لے گا اور انٹ اور خیر کے واسطے کچھ نہیں اور غلام اور اگر

اور عزت اور مزی کے واسطے اگر رڑائی میں مانت کرین تو او کو پورا حصہ ملیگا بلکہ کچھ تھوڑا سا حصہ جو حد غنیمت سے کم
 موافق رائے امام کے گنا یا عیاد کا **کاف** اور ایسا ہی مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نکالا اور سکوا صحابی بننے
ص اور مال غنیمت سے پانچواں حصہ یتیموں کا ہر جنگ کے باپ مرگے ہون اور سکینوں کا اور سافزون کا اور آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کی قربت کے فدی یعنی ان یتیموں کا یتیموں اور سکینوں اور سافزون پر مقدم رکھے جاویں اور جو لوگ کفر سے
 غنی ہوں اور کافری اس پانچویں حصے میں نہیں اور ذکر اللہ تعالیٰ کا جو اس آیت میں ہے **وَالْعَلَقُ الْاَنْثَا غَنِمٌ مِّمَّنْ شِجْعَانِ فَانَّا**
بِاللّٰهِ حَسْبُكَ و **لَا تَقُوْلُ اَیْمًا** مرنے تک کے واسطے مذکور ہے اور حصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آپ کی وفات کے سبب سے
 جاندار یا جسے کہ صنفی جاندار **کاف** کتاب ام اور باو شاہیوں کی صنفی لینا چاہیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صنفی جاندار تھا
 اور صنفی وہ مال ہے جسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غنیمت سے اپنے نفس پر خریدنے کے لیے پسند فرماتے تھے جیسے کوئی مال یا زہر یا اور
 کوئی چیز پیرل یا امام کو لینے سے پسند کرنا درست نہیں **ص** اور امام شافعی کے نزدیک مال غنیمت کے پانچ حصے کرین ایک حصہ
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا اور دو خلیفہ کو ملے گا اور ایک حصہ حاضر فی القریٰ کا یعنی بنی ہاشم اور بنی مطلب **کاف** برابر ہو کہ
 غنی ہوں یا فقیر **ص** جاننا چاہیے کہ نبی محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف ہیں اور بنو ہاشم
 کے چار بیٹے تھے ہاشم اور مطلب اور عبد شمس اور نوفل **ف** سنن ابوداؤد وغیرہ میں مروی ہے کہ **ص** رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے خیر کی غنیمتوں کو باسٹا تو پانچواں حصہ ذوی القربی کا تقسیم کیا ہر سیران اولاد ہاشم اور مطلب کے اور عثمان بن عفان اور
 عبد شمس کے اور جبر بن مطعم اولاد نوفل کے اور دونوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ہم ان کا زمین کرتے ہیں
 بزرگ اولاد ہاشم کا اس وقت تک کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے دین پر کما لینی انھیں کی اولاد پہونے اور بنی مطلب کو چھ بزرگ ہیں کہ
 آپ نے ان کو دیا اور ہاشم کو دیا تو فرمایا آپ نے کہ انھوں نے نہ سمجھو اور اس کو زیادہ طاقت ہے اور نہ اسلام میں امام شافعی اس بھی
 قسمت کرتے ہیں ہوائی قسمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ہم کہتے ہیں آپ نے صرف نبی ہی کو بیان کیا کہ بنی مطلب نے نبی ہی
 اعانت اور نصرت کی تو یہ بات آپ کی وفات سے باقی نبی تو اب سب قارب آپ کے استحقاق ہیں بسبب فقر کے جس کا فرمایا آپ
ف واسطے نبی ہاشم کے **ص** کہ امداد نے مل دیا مگر صدقوں سے پانچویں حصہ کا پانچواں حصہ نبی ایک حصہ **ف**
 اور یہ حدیث کتاب اکتوبر صراف کے باب میں گذری اور روایت کیا اور سکوا بن ابی حاتم نے تفسیر میں اور اسناد ابو جعفر
ص اور جب یہ کہ ہذا روایت کا ہر ابو جعفر نے کہ وہ کا ہو گا وہ اس کا بھی ہو گا اور قول **وَلَا تَقُوْلُ اَیْمًا** مرنے تک کے واسطے مذکور ہے
 طریق **ف** روایت کیا ابو یوسف نے ظہبی سے انھوں نے ابو سلمہ سے انھوں نے ابن عباس سے کہ جس نے کہا تھا یا امام اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پانچ حصے کر کے ایک واسطے امداد کے اور رسول کے اور ایک واسطے ذوی القربی کے اور ایک
 واسطے ہاشمی کے اور ایک واسطے سالکین کے اور ایک واسطے سافزون کے کہے پتہ یہ کہ ابو کواؤر عمر اور عثمان اور علی رضی اللہ عنہم
 نے ان کو تین پر ایک واسطے یتیموں کے اور ایک واسطے سالکین کے اور ایک واسطے سافزون کے اور روایت کیا ابو جعفر نے
 مانند اس **ص** اور حضرت عمر رضیتہ تھے ان کے فقیروں کو **کاف** کہ شیعہ خاں الامام نے کہ اس طرح سے چوتھے زمین بابا کو
ص اور اگر کوئی مسلمانوں کی جماعت دارا محراب میں سے مال غنیمت لاوین تو اس کا پانچواں حصہ لیا جاوے گا جبکہ ان کے پاس

لشکر وغیرہ و یا امام کا فزون سے گئے سہون اور جو امام کے بغیر فزون کے اور لشکر کے چل گئے ہوں تو او میں سے باوجودان حصہ
 نہ لیا جاوے اور امام کو اختیار ہو کہ حالت قتال میں لشکر کو برا بکھڑا کرے اور جو میں لائے قتل پر شک لگے کہ کوئی کسی کا ذکر کیا گیا
 تو اس کا سامان قاتل کو لیا گیا چھوٹے لشکر سے کہ کہ سینے تھامت واسطے غنیمت کی جو تھا ہی بونڈس بکالے کے مکر کر دینی
 غنیمت میں سے غنم نکال کر جائے جو ہے او میں ایک حصہ کو دو گھا اور تین حصے سبب لشکر میں تقسیم کر دو گھا ف اس واسطے
 کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے یا کھٹا اللہ تعالیٰ خیر فی المؤمنین علی القاتل اعنی اسعد کر اور رغبت دلا مسلمانوں کے قتال
ص اور نیز خدا نے بعد اجلت نے غنیمت کے دارالاسلام میں **ف** اس واسطے کہ اب سب کا حق او میں ہو گیا **ص**

مگر غنم سے **ف** کیونکہ غنم میں اون لوگوں کا حق نہیں **ص** اور ستان پر جو کہ سواری اور کھڑے اور تھیلے اور
 جو کچھ لوگ سے پاس ہو جانے پر تو اگر امام نے زیادہ سے زیادہ حکم نہ کیا تو اسباب قبول کا سبب تقسیم ہو جاوے گا **ف** اور ان
 کے نزدیک جو شے سامان قبول کو ہو گا کو کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے من قتل قریبہ فاکفہ سبکہ روایت کیا
 اسکو حاجی بن راجوہ نے منہ میں اسی لفظ سے اور ابو داود اور ابن حبان اور حاکم نے اس شخص سے اس لفظ سے من قتل
 کا فاکفہ سبکہ اور جمع سے سوانسانی کے اس لفظ سے البتہ وہ سے من قتل قریبہ فاکفہ سبکہ روایت کیا
 سبکہ یعنی جو شخص کے قتل کرے کسی کا کہ اور اس کے پاس گواہ ہوں تو واسطے او سکے و سامان او سے قبول کا اور بدلہ نام
 کی یہ کہ قبول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ یتیم میں زیادہ کر کے لے زیادہ تھا نہ کہ اسکا زیادہ شے میں اور اولاد کا
 اس پر جو مرد یا نہ کی نظر لانی ہے جو کہ اور واسطے میں کہ ایک شخص نے ارادہ کیا کل مال لے لینے کا قاتل کے اور بعد نے فرار نہ کیا

اس میں باوجود حکم کی اگر اس نے فرار نہ کیا اور اسلئے علیہ وسلم سے فراتے تھے انما مالک ساقط ہے بکفر و کفر و کفر
 یعنی آدمی کا وہ حصہ ہی جتنے میں اسکا امام قاتل اور ارضی اور اور روایت کیا اسکو اسحق بن ابویوسف نے اوفیصل شرح القدر میں

باب کا فزون کے غلبے کے بیان میں

اگر بعض کا فزون کا فزون پر غالب ہو اور کو قید کریں اور انکا مال لے لیں یا وراثت ہائے عہد کے انکے پاس چلے جاویں
 یا مسلمانوں کے مالوں پر غالب ہو جاویں اور ان مالوں کو دارالحرب میں لے جاویں تو مال ہو جاوے گا اور امام شافعی کے نزدیک
 کا فزون ان کے مال کے مالک ہو گئے اور ذیل جاری اصل میں مذکور ہو **ص** اور کا فزون اگر او اور بعد اور او
 اسکا اور غلام کو جو انکے مال ہو گیا ہو مالک ہو گئے اگر وہ اسکو لے لیوں اور ہم اگر او پر غلبہ جاویں تو انکے ان خصوصاً
 اور انکے مالوں کے مالک ہو جائیگے تو جو مسلمان اپنی چیز بچسہ و مان یا بے وہ غنیمت کی تقسیم سے پیشتر اسکو غنیمت لے لے
 اسکا عوض کچھ نہ لے اور اگر غنیمت کی تقسیم کے بعد اسکو اپنا مال لے تو اس مال کی قیمت دیکر لے سکتا ہو **ف** اگر
 روایت کیا اور قاضی ابو یوسف نے منہ میں اس سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مالوں میں کہ یہاں لوگو
 دشمن اور مسلمان چھ زمین یوں انہیں لگا کر سب مال اسکو یا بے قبل قسمت کے تو وہ حقدار ہو اسکا اور اگر یا بے اسکو
 فوراً ہو چکی ہو تو لے لیتے قیمت سے اور اس میں اسکی حسن بن عمار ضعیف ہو اور حاکم لا در قاضی نے مانند اسکا بن عمر
 اور یاسین اسکی اسناد ضعیف ہو اور اگر کچھ نہیں ہے تو کچھ ہا یہ میں اس باب میں بہت **خاص** اور جو کسی سو دگر نے

کافرون سے وہ خبر مل لی ہو اور دارالاسلام میں لے آیا ہو تو جتنے دام سودا کر کے گئے ہوں اور سقدردیکر لے **ف** اس واسطے کہ روایت کیا ہو اور دے قرار میل میں ہم ہر طرف سے کہ ایک شخص نے ایک شخص کے پاس ایک ناقہ یا باوقصد بھٹا اسکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو قائم کیا ایک نے گواد کہ یہ ناقہ ہر دو سر کے قائم کیے اس بات پر کہ اس ناقہ خرد کیا سینے دشمن سے تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر چاہے تو تو لے لے اس قیمت سے کہ خریدہ ہو جیتے کو اس شخص ورنہ چھوٹے لوگوں کو اور ذکر کیا اسکو عبدالحق نے احکام میں اور کہا کہ اسنا کیا اس حدیث کا یا سین الزیات نے مالک بن حرب سے اسے تمیز ہر طرف سے اسے جابر بن عمر سے اور یحییٰ بن خیف نے کہا ابن القطن نے کہ ایسا ہی کیا ابن حزم نے اور میں نے بیان پہنا تا ہوں اس سند کو کہ انہی خبر صحیحہ لایۃ اللہ یا علی **صل** اگر چہ اس مال کی آنکھ بچوٹ گئی ہو اور اسکا عوض کو تاجر نے لے لیا ہو تو اب سلمان مالک کو بچا ہے نہ دیکھ بھیس ہے کہ عوض کو خدا غلام کے مال میں سے کم کر کے نہ تو اگر قید میں رہنا اور خریدنا دو بار ہو تو شتر ہی اول و سوت سے اسکا دام دیکر لے اور پہلا مالک و نوں دام شتر ہی اول کو ملے اس کے کی صورت یہ کہ کافر نے غلام کو بک لے اور عروا سے سو روپیہ کو خرید لیا اور جو داوس غلام کو کافر بک لے گئے تو بکروا سے سو روپیہ کو دارالاسلام میں لے آیا اب اگر عروا و اس غلام کو لیکر بک کے دام یعنی سو روپیہ دیکر لے گا اور زید اگر عروا سے لینا چاہے گا تو دو سو روپیہ پڑینگے اسلئے کہ عروا کے اوپر دو سو روپیہ ہیں اور زید کو اختیار نہیں کہ بکرتے سو روپیہ نہ بکیر خریدے کیونکہ اس صورت میں عروا کو روپے سنا ہو چکا ہوینگے مسئلہ اگر کوئی غلام اپنے مالک کا گھوڑا اور اسباب لیکر کافرون کی طرف بیگ لے گا انھوں نے اسکو بکیر لیا اور کوئی سودا کر اسے وہ غلام اور گھوڑا اور اسباب مول لیکر دارالاسلام میں لے آیا تو مالک قید اس غلام کو سودا کر سے مفت لے سکتا ہے اسلئے کہ کافر ہائے غلام کے مالک نہیں ہوتے اور غلام کے سوا اور اسباب مال دیکر لیوے جتنے دام شتر ہی لے کافرون کو دے ہوں اسلئے کہ ان چیزوں کے وہ مالک ہو گئے تھے اور اگر کوئی کافر بیگ لائے کہ میں دارالاسلام میں آیا کہ کسی سلمان غلام کو خرید کرے اور اپنے ملک میں لے جائے تو وہ آزاد ہوگا امام صاحب کے نزدیک اور صاحب کے نزدیک آزاد ہوگا **ف** اور لیل نام صاحب کی اصل میں مذکور ہے **صل** اور جو کوئی غلام حر کی دارالحرب ہی میں سلمان ہو کر چلا آئے یا سلمان غالب ہو کر اور اس غلام کو دارالحرب سے بکیر لائے تو ان دونوں صورتوں میں وہ غلام آزاد ہوگا **ف** اس واسطے کہ روایت کیا امام احمد نے اور ابن ابی شیبہ نے مصنف میں اور طبرانی نے معجم میں ہر قسم سے انھوں نے اربع ماس سے کہ وہ غلام بکے طائف سے ہر طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا آزاد کیا اور کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹن کے ابو کو بکے اور ایک لفظ میں ابن ابی شیبہ کہ یہ جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے آزاد کرے اور ان غلاموں کی بکرتے تھے آپ کے پاس سلمان ہو کر اور آزاد کیے دن طائف کے دو غلام ایک اونٹن سے ابو کو بکے اور روایت کیا ایسا ہی ابو داؤد و ترمذی میں ہے اس کے بعد ابن الحکم سے کہا ابن القطن نے کہ بعد رہن الحکم نہیں پہچانا جاتا بحال اسکا اور روایت کیا ہے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ **عَفَاءَ اللّٰهِ عَنَّا وَعَنْ حَسْبِ لَیْسَ** وہ اللہ کے آزاد کرے جو میں واللہ اعلم

باب مستامن کے بیان میں

مستامن اسکو کہتے ہیں جسکو مار ڈالنے اور لوٹ لینے سے امن ہو میں تاکہ دارالاسلام میں آئے یا سلمان دارالحرب سے

اگر کوئی مسلمان جو دگوار الحرب میں جائے تو وہ کافرون کی جان اور مال سے تعرض نہ کرے مگر جب کافرون کا بادشاہ
 اوسکا مال کے لیے سے یا اوسکو قید کرے یا اور کوئی کافر اوسکے ساتھ یہ کام کرے اور حال کافرون کا جائتا ہو تو اگر
 باوجود اس حرمت کے کوئی چیز کمال لائے تو اوسکا مالک ہو جاوے گا بطور ممنوع عیسایسی چیز کو فقیر و غنی خرید کر سکتا ہے
 اپنے خرچ میں لائے یا اسلحہ کا اوسکا لین احرام تھا اور اگر سوداگر کو رسکے ساتھ کسی کافر نے کوئی چیز فرض بھیجی یا سوداگر نے
 کافر کے ساتھ یا انہیں سے ایک نے دوسرے سے زبردستی کوئی چیز لے لی اور پھر وہ دونوں دارالاسلام میں آوین اور
 فاضی کے یہاں جمع کرین تو فاضی سے حکم نصب کا ہے نہ فرض مسلمان کا کافر کا مسلمان پر اور علی علیہ السلام پر اگر وہ کافراں کو
 میں فرض یا نصب کا معاذ کرین اور پھر اگر کسی دارالاسلام میں علیہ آوین یعنی فاضی کچھ حکم نصب یا فرض کا نہ سے مال لے کر
 کافر مسلمان ہو کر دارالاسلام میں آوین اور نالاش کرین تو فرض کا حکم کیا جاوے گا اور نصب کا نہیں کیا جاوے گا اور اگر وہ مسلمان
 لیکر دارالحرب میں جاوین اور ایک دن میں سے دوسرے کو قصداً یا غلطاً مار ڈالے تو اوسکے مال میں خون ہو جاوے گا اور
 خطا کی صورت میں کفارہ بھی ہوگا اور اگر وہ مسلمان دارالحرب میں قید ہووین اور انہیں سے ایک دوسرے کو دارالحرب میں
 قتل کرے تو صورت خطا کی راسخا مار ڈالنے میں کفارہ بھی اور خون بیا و قصاص کچھ واجب نہیں ہے اور دلیل اسکی یہ ہے
 مذکور جو صولام صاحب کے نزدیک اسواجہین کے نزدیک ہے واجب ہوگی قصداً اور خطا میں اور ستاسم کے جو دارالحرب سے
 دارالاسلام میں آوے ایک سال کامل نہ رہنے دین اور دوس سے کہدین لگا کر تو ہمارا ایک برس یا ایک مہینا
 جتنا امام کی رے میں مناسب ہو شہر گیا تو پھر خرچہ میں کر دیا جاوے گا پھر اس کھنے کے بعد اگر وہ اوس جگہ سے پھر گیا تو وہی دیکھا
 یعنی اوس سے جزیہ لینا چاہیے اور پھر اوسکو دارالحرب میں جانے نہ دیا جائے جیسے کوئی ستاسم میں خریدے اور اوس پر خرچ
 مقرر ہو جائے تو اوس پر یہ ایک سال کا لازم ہوگا خرچہ مقرر ہونے کے وقت سے یا کوئی ستاسم میں عورت ذمی سے نکاح کر لے
 تو وہ عورتوں میں بھی اہل کو خیر ہوئے کہ اپنے ملک کے پہلے جاوین بر خلاف اسکے عکس کے یعنی اگر ستاسم مرد ذمی عورت سے
 نکاح کر لے تو وہ مرد ذمی ہو جاوے گا اور اگر وہ اپنے وطن کو جا یا پھر گیا تو جانے دینگے پس اگر ستاسم جو دارالاسلام میں آیا تھا
 دارالحرب کو لے کر تو خون اوسکا حلال ہو جاوے گا **ف** تو اگر کوئی مسلمان یا ذمی اوسکو قتل کر ڈالے تو کچھ نہیں **ص** تو اگر وہ
 قید کر لیا جائے کافرون پر مسلمان غالب ہووین اور دشمن مارا جائے تو فرض اوسکا کسی مسلمان یا ذمی پر تھا ساتھ ہو جاوے گا
 اور حال اوسکا انہیں سے کسی پاس امانت تعامل غنیمت ہو جاوے گا اور وہ مرگیا یا بدوین غلبے کے مارا گیا تو اوسکا فرض امانت
 اوسکے وارثوں کو ملے گی اور اگر کوئی خیر بن لیا اور دارالاسلام میں آیا اور دارالحرب میں اوسکی بی بی اور بچہ اور کچھ لے کر کسی مسلمان یا ذمی
 یا عربی کے پاس ہ اور وہ یہاں آکر مسلمان ہو گیا اور اوسکے بعد کافر غلوب ہوئے تو اوسکی تمام شہادت کا ذکرہ داخل نہیں ہوگی
 اور اگر دارالحرب میں مسلمان ہو کر دارالاسلام میں آیا اور پھر کافر غلوب ہوئے تو اوسکا جھوٹا مسلمان آدو ہووے امانت اوسکی
 مسلمان یا ذمی کے پاس ہوگی اور اوسکی عربی مسلمان کی ہوگی اور اوسکے سوا اور چیزیں **ف** یعنی عورت اور بڑے لڑکے اور
 مال اوسکا عربی کے پاس ہے **ص** غنیمت ہو جاوے گی اور جو عربی مسلمان ہو اور دارالحرب میں اور اوسکو کسی مسلمان نے قتل کیا
 قصداً یا غلطاً اور اوسکے وارث بھی مسلمان ہیں دارالحرب میں تو اوس پر سوا کھائے کے خطا میں اور کچھ واجب ہوگا اور امام شافعی

صلی
 صاحب مسلمان مال
 نہ خرید کر کافر مال
 ہو جاوے عورت اوسکی
 مسلمان خاوندی کے
 پاس ہوگی اور ستاسم
 مسلمان یا ذمی کو
 کفرہ اوسکے لگا کر پھر
 انتہی حال اگر سب
 کی دونوں چیزیں ہو
 کفرہ مال میں اوسکی
 جزیہ کی رہے گی
 منع مذکور

کے نزدیک قبل عین یہ قصاص و خطا میریت واجب ہوگی اور جو شخص کہل کر گنتی میں آکر مارا جائے اس کا کوئی وارث ہو یا کسی کا فوجی کہ جو ان کو مارا اسلا م میں آیا تھا اور اس کو ایف کیا تھا یا اس کو مارا تو اس کا مہم یا پینیکل اور کا خون نہ ہا ہا مل کر قوم سے تعلق اور اگر قصداً اور کو مارا تو اس کا قصاص میں ہر ذلالت باوجود یہاں تک معاف کرنا نہیں ہوتا ہوش کو اس وقت اختیار کرنا چاہئے کہ اس کا خون نہ ہو کہ اس کو معاف نہیں کیا

باب نمبر ۱۰ عشری اور خراجی اور حزی کے بیان میں

زمین عرب کی اور وہ زمین جہان کے بہت سے اسلامان ہو گئے ہوں یا غلبے کے طور پر فتوح ہو کر لشکر اسلام کو باستانہ ملی گئی اور زمین بھرے کی سب عشری جو **یوف** یعنی ایک کی پیداوار سی دس حصے میں سے ایک حصہ لینا چاہیے لیکن زمین عرب کی سوا سوا سطلے کے بھی اصلہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین سے خارج نہیں کیا عرب کی زمین سے اور جو زمین کہ اسلام لائے قابل اوسلے بالشرک اسلام میں باستانہ ملی گئی تو وہ زمین قبضہ میں مسلمانوں کے ہو اور مسلمانوں کی زمین سے عشر لیا جانا ہو اور لیکن زمین بھرے کی تو چاہیے تھا کہ خراج ہوں لیکن گھاسیہ نے فکر کیا اور سپر عشر کو اسوا سطلے قیاس تنو کہ ہو گیا **ص** اور جو ملک کہ غلبے سے جیتا ہو اور پھر وہاں کے باشندوں کو اسوا سپر قائم رکھا ہو یا امام نے انوکے ساتھ صلح کر لی ہو تو وہ خراجی جو **یوف** اور ایسی ہی زمین جو اور عراق کی اسوا سطلے کے روایت کیا ابو عبیدہ قاسم بن سلام نے لکنا بلا سوال میں ہر اہم ہجری سے کہ جس فتح کیا مسلمانوں نے سوا کو لیا انھوں نے واسطے عمرہ کے کہ تقسیم کر دیا سوا کہ ہے سچ ہو کہ ایک فتح کیا چنے اوس کو غلبے سے تو فرمایا حضرت عمرؓ کہ کیا ہوگا اوس کو واسطے جو معاہدے اور مسلمان آویگئے تو تمہر رکھا انھوں نے وہاں کے باشندوں کو اسوا اور ایک کر دنوں ہجریہ اور اوام کی زمینوں پر خراج باندھا اور ایسا ہی کیا عمر بن عباسؓ نے جس فتح کیا زمین بھر کو اور خراج

سکا ابن سعد نے طبقات میں اور تقریباً اسی سال میں اجتماع صحابہ پر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے امین کے اور شیوخ و موصوفین اور اہل کونین شخص بنی ہاشم کے اور حبیبیہ ملک بنو امیہ کے اور وہ زمین کے کھیتی باڑی کے متعلق ہوگی اور اگر زراعت کے متعلق ہوگا تو زراعت پر ہوگا اور مزاج کے حکمت عرفہ و سواد عاق پر ہوگا کھیتی باڑی کے جو زمین قابل زراعت ہو اور دھان پانی اور پھل کے پیداوار پر سے جو حبیبیہ کی ایک صنعت اور ایک نمونہ بن جائے اور اگر ملک کی زمین سے جو حبیب بنی ہاشم پر اور اگر ملک اور حبیب بنی ہاشم کے

کھڑے ہوں ان کی جہی میں دس مہم اور اسکے امین نسل غفران اور باغ وغیرہ جو اسکے سال کے مناسب ہو یا جو کتب
اور یہ سب ثابت ہو حضرت مختلف روایات میں اخراج کیا اور کہا ابو سعید کے کتاب الاموال میں اور عبدالرزاق اور ابن کثیر نے

صبر اور جرب جرب و شفت ہونا ہر نبی کا ساتھ کر کے ساتھ کر میں ہر نبی سے جتنا معاملہ ہو اور وہ ۲۷۰۰ ہوں ہیں اور اتنے کا ایک جرب ہونا ہر نبی اور کتب مقدسین کو کر کے کر کے اس کا ساتھ بھی کر کے ہونا اور اگر مساحت کا ساتھ بھی کر کے ایک

اُوکلی گھڑی ہوئی اور اہل حساب کے نزدیک گریچہ پیس اوگھل کا اور اوگھل چھبہ کا ہوتا ہی اس طرح کہ جسکے بطون ملے ہوں ایک

دوسرے سے فہم پہنچا کر شرح وقایہ میں ہرگز معتبر جریب میں گزر کر پاس ہر ص اور خراج میں آدھے سے بڑھ کر

نہ لپکا ہوا ہے اور جو گنجائش اہم قدر حصول کی نہ تو کم کر دیا جائے مگر زیادہ کی گنجائش کی صورت میں زیادہ نہ کیا جائے نزدیک

امام ابو یوسف کے اور زیادہ کہا جائے نزدیک امام محمد کے **ف** اور صحیح قول امام ابو یوسف کا ہی اور اسی پر فتویٰ ہی اور

مؤید ہر اسے وہ جو روایت لیا عبد الزہراق سے ابراہیم سے کہ ایسا ایل شخص پاس عمر لے لے اور کہنا کہ زمین حراج میں زیادہ نجاں

اوس سے جو مقرری اون پر فرمایا آپ نے کہ زمین راہ ہی کو طرف اٹکے یعنی جسے کچھ علاؤ زمین، جتنا مقرری ہو چکا اوسا ہی لین گئے
ص اور خراج گزار کی زمین پر پانی ہو چکا بند ہو جائے یا پانی زمین پر غالب ہو جائے یا کھیتی کو کوئی آفت ہو نیچے تو ان امور کو
 میں نہیں پر کچھ خراج نہیں گا اور اگر مالگے میں اپنی زمین کو بڑا رکھے یا مسلمان ہو جائے یا کوئی مسلمان زمین خرابی کو خرید کرے تو
 ان سب صورتوں میں خراج لازم ہوگا **ف** اس واسطے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے خرید لیا تھا زمین خراج کو اور خراج دیکار کرتے تھے
 کیا ہوئی نے نہ عرفہ میں کہ ابن مسعود اور خباب بن الارت اور سعید بن علی اور شریح ان سب کی تعین زمینیں خراج کی اور روت
 کیجاہن ایشیا یہ ہوتی نے اور عبد الرزاق نے اس باب میں چند آثار ذکر کیا اور کونہ لہی نے تحریر میں اور ابن امام نے فتح اللہ
 میں **ص** اور خراج نہ کیا اور عیشر زمین یعنی اوسکے بیلاوا میں خراج ہی کافی ہر عشر نہ لیا جائے اور امام شافعی کے نزدیک
 عشر ہی لیا جائے **ف** اور دلیل ہماری یہ کہ کسی نے غلکارا شہرین اور صحابہ میں سے جمع نہیں کیا عشر اور خراج ہر بار
 ہاے میں ہر کہ دلیل ہماری قول ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ یحییٰ بن عیسیٰ قال خراج فی ارضہ من قبل یعنی
 نہیں جمع ہوتے ہر عشر اور خراج زمین ہر سال کی اور اس میں شک کو روایت کیا ابن عدی نے بھی بن عیینہ سے **ثنا**
 ابن حنفیہ عن حنظل عن ابراہیم عن علقمہ عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 لا یجمع علی مسلم خراج و عشر اور کہ یہ روایت کیا جاتا ہی قول سے ابراہیم کے اور روایت کیا اوسکو ابو حنیفہ نے
 حاکم سے انھوں نے ابراہیم سے پھر ابیہی بن عیینہ اور باطل کیا اور اسکو اور طایا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی ہر عشر
 ظاہر ہو حال اوسکا ضعف میں کہ روایت کیا ہر ثقات سے موضوعات کو اور کہا ابن حبان نے کہ نہیں ہر کلام رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کا اور بھی ہر عیینہ و حال ہر بنا تا ہی حدیث کو نہیں حلال ہی روایت اوس سے اور کہا دارقطنی نے بھی یہ
 و حال ہی بنا تا ہی حدیث کو اور یہ تحت ہی امام ابو حنیفہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا اوسکو ابن ماجہ نے ہی موضوعات
 میں اور کہا یہ بھی نے کہ یہ حدیث باطل ہے اور بھی ہر ستم ہر ساتھ وضع کے انتہی لیکن روایت کیا ابن ابی شیبہ نے بھی ہے کہ کہا
 انھوں نے نہیں جمع ہوتا ہر عشر اور خراج کسی زمین میں اور ایسا ہی روایت کیا عکرمہ سے **ص** اور اگر سال میں دوبار پیداوار
 تو عشر ہی دوبار لیا جاوگا اور خراج دوبار نہ لیا جاوگا **ف** اور مروی ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اوسکو ابن ابی شیبہ
 نے **ف** لیکن جب خراج عاقبت ہر عیسیٰ مثلاً ربع پیداوار یا سہل اوسکا مقر ہو تو وہ مکر لیا جاوگا سہل عشر کے

فصل جزئی کے بیان میں

جزیہ دو قسم ہے ایک تہہ ہر طرفین کی رضا مندی سے مقرری ہو تو اوس سے کہ بار بار وہ دلیا جائے **ف** بیسیا کہ سلمیٰ کی
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بخران سے دو ہزار کپڑوں کے بونوں پر آجے سفرین اور آجے جب بن روایت کیا اوسکو
 ابو داؤد نے کتابا بخران میں **ص** اور ایک جزئیہ ہے کہ امام اپنی طرف سے اوسکو شروع کرے جب غالب ہو اون پر تو شروع کرے یا
 اہل کتاب ہر جو سی اور بت پرست پر جو کچھ کہنے والا ہو **ف** اور امام شافعی کے نزدیک بت پرست سے عہد کی بھی جسدہ
 دلیا جاوگا **ص** دولت دلتے ہر سال میں ۴۰ درم تو ہر حصینے میں چار درم ہوتے اور چھ کے مال کے لئے پر ۲۰۰ درم ہوتا
 اور فقیر ہر کما سکتا ہی بارہ درم سالانہ مقر کیا جائے اور امام شافعی کے نزدیک ہر مرد بالغ اور عورت بالغہ پر ایک نایزہ ہر کما

فقیر یمن یا غنی **ف** اس واسطے کہ روایت کیا ابو داود اور ترمذی اور نسائی نے معاف سے کہ بھیجا حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کے کہ کوکھ میں ہر بالغ سے ایک تیار کھاترمذی نے یہ حدیث حسن پر اور روایت کیا اسکا بن جابر صحیح میں اور عامر نے سند کہ یمن اور کہا کہ صحیح پر شرط بخاری مسلم پر اور یمن کا لاکھ اون سے اسکو اور عبدالرزاق کی روایت یمن پر ورنہ کل حکم اور کھانہ و دیگر کچھ اور ہم کہتے ہیں کہ یہ حدیث محمول پر اور صلح کے اور اس واسطے کہ حکم جاری لینے کا عورت بالغہ سے حال نکاح اور اس سے جزیہ نہیں لیا جاتا اور کہا ابو عبد اللہ نے کہ یہ حدیث منسوخ ہے اور دلیل ہماری یہ ہے کہ روایت کیا ابن ابی شیبہ نے کہ عمر بن خطاب نے جزیہ کو مالدار پر لایا تھا اور اس واسطے کہ ہم اور فقیر پر اور ابو یزید اس کے عوی غسان اور علی بن حسن اور عرب کے بہت پرست پر جزیہ نہیں لگاؤ اگر امام ابو حنیفہ نے جزیہ نہیں لگاؤ اس کے مال منیت ہو جائیگا اور نہ مرد پر اور نہ قبول کیا جیسا و یگانہ دونوں سے مگر اسلام ہا ملار اور امام شافعی کے نزدیک مستحکم عرب کو بھی غلام بنالینے کے **ف** اور دلیل ہماری ہدیہ میں مذکور ہے **ص** اور اس طرح جزیہ نہیں پر نصرانی گوشہ نشین چہرے کو عربی یمن راہب کہتے ہیں اور ان کے اور عورت اور غلام اور ان کے اور پانچ پر اور اس فقیر پر کچھ نہیں لگتا **ف** اور امام شافعی کے نزدیک ایسے فقیر سے لیا جائے اور دلیل ہماری یہ ہے کہ عثمان بن حنیف نے جزیہ نہیں پر کر کیا فقیر کے کسب پر وروے جماعت صحابہ کے اور ابن زبیر نے روایت کیا کہ حضرت عمر نے لکھا کہ نہ جزیہ لیا جائے نہ شیخ غالی سے **ص** اور جزیہ ساقط ہو جاتا ہے موت سے اور اسلام سے **ف** یعنی وہ کا اگر مسلمان ہو جائے تو جزیہ نہ پر کرے گا اور ایسا ہی اگر مر جائے اور امام شافعی کے نزدیک دونوں صورت میں رہتا ہے اور دلیل ہماری قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ نہیں پر مسلمان پر جزیہ لگاؤ اسکو ابو داود اور ترمذی نے ابن عباس سے اور طبرانی نے اس واسطے میں ابن عمر سے کہ جو شخص اسلام لائے تو نہیں پر جزیہ اور میر **ص** اور اگر ایک سال کا جزیہ ادا نہیں کیا اور دوسرا سال ہو گیا تو جزیہ پر ایک سال کا لیا جائے گا اسلئے کہ جزیہ ایک سال کا دوسرے میں آجاتا ہے نزدیک امام صاحب کے اور صاحبین کے نزدیک دوسال کا دینا پر لگایا **ص** اور زیار کا اور یوں کا معبد **ف** اور اس طرح ہندوؤں کا شوالہ **ص** دارالاسلام میں نہ بنایا جائے **ف** اس واسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں چھی کرنا ہے اسلام میں اور نہ بنا کر نیسے یعنی معبد ہو کاروایت کیا اسکو یحییٰ نے ابن عباس سے اور ضعیف کیا اسکو اور روایت کیا اسکو ابو عبد اللہ قاسم بن سلام نے اور وہی ہے حضرت عمر بن الخطاب سے بھی **ص** اور اگر لڑکا ہو گیا ہو تو اسکو سچے سے بنالیں اور وہی شخص مسلمانوں سے لباس اور سوار اور زین میں جدا کیا جائے اس طرح کہ گھوڑوں پر سوار نہ ہو اور تھیلوں کا استعمال نہ کرے اور ناگ مارا جو باندھے ہیں نہ کرے اور کوٹا ہر کے اور ایسے زین پر چڑھ جو بالان کی شکل کا ہو اور کھانے کی طرح رتن اور کھانے میں **ف** اور یمن اس طرح پر کیا کہ گوشہ نشین ہو کر حلیں اور جام میں اس طرح کہ ایسی زار بنیں جسکو مسلمان عورتیں پہنتی ہیں **ص** اور ان کے گھروں پر نشان نہ کر کیا جائے نہ کہ فقیر اور نہ واسطے دعا نہ لگین اور اگر وہی دارالاسلام کے متعلق یمن میں لڑائی کی تیاری سے جو چاہے یا دارالحرب میں چاہے تو خدا اسکو ٹوٹ جاوے گا اور وہ بن نہ کرے کہ ہو جائے **ف** اس طرح کہ اس کے مل کو دار الفتن نہ کرے کہ دینے **ص** لیکن اگر پورا خود ہو گا تو غلام بنایا جائے گا اور تیار کا خود ہو تو قتل کیا جائے گا

نزدیک نصف کا اور جو کاتبہ مذکور دار الحرب میں جاٹے پھر مالِ حرامیت پکڑا جائے اور قتل کیا جائے تو بدلہ کی نیت لگا کر لٹکا
اور جس قدر زائد بچے گا وہ کاتب کے وارثوں کو لٹکا اور جفا و نداد و خون مردہ پکڑ دار الحرب میں جا لیں اور مالِ ان کے
بیٹا ہو اور اس بیٹے کا بیٹا پید ہو پھر مسلمانوں کی فتح ہو اور یہ کیشے جاویں تو بیٹا اور پوتا مرد کا مالِ غنیمت ہو سکے اور بیٹے
مسلمان ہو چکے ہوں نہ ہوں کسی جاوگیں مگر پوتے پر نہ کی جاوگیں اور حسن بن زیاد کی روایت میں ہے کہ یہی حکم کیا جاوے گا اور جو
لو کا کا عاقل ہو اور سکارت ہو یا صحیح ہو جیسے اسلام اور صحیح ہی اور ایسے مرد اور عورت کے پر مسلمان ہو جائے نہ ہرگز ہستی کی جاوگیں
جان سے نہ مارا جائے گا اگر ان کا کر سے اسلام سے اور نام شافعی اور زفر کے نزدیک نہ او سکارت و جمع ہو اور نہ اسلام اور نہ ہر
دلیل یہ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اسلام لائے اور کین میں اور صحیح رکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام او سکارت و جمع ہو
کا اس بات سے شہور ہو کہ انھوں نے شعر **سُبْحَتُكَ عَلَى الْإِسْلَامِ طَرَا عُنْدَ كَمَا تَكَلَّفَتْ وَأَنَّ حِلْمَ**
ف ایسی بیٹہ ہستی کی بیٹے تھا رہے اور اسلام میں سب سے دران چالیدین لو کا تھا نہیں پونچھا تھا وقت احتلام کو
روایت کیا اسکو بھی سنے تو وضع کیا او سکوا اور ابن عسکر نے تاریخ حرمین اور نکالاجاری نے تاریخ حرمین عروہ سے کہ اسلام
حضرت علی اور وہ آٹھ برس کے تھے اور سند کہ ابن عسکر کی کہ وہ برس کے تھے اور فیصل کی اس تمام میں کہ ان تمام فتح القدر
میں

باب باغیوں کے بیان میں

جو قوم مسلمان بادشاہ اسلام کی فرمان برداری سے باہر ہو جاویں تو بادشاہ و کلو اپنی اطاعت کے لیے کہے اور جو شہر باغی
فرمان برداری میں ہو گیا ہو او سکودور کرے **ف** اس واسطے کہ حضرت علی نے ایسا ہی کیا خواج سے اور فرما کیا اسکو سنائی
نے سن کر بُری میں **ص** لو اگر وہ اکتھے ہوئے ایک کان میں جمع ہو وین تو بادشاہ کو درست ہو کہ اوٹنے والی شریعت کے اگر یہ
شرع مکرین اور امام شافعی کے نزدیک جب تک شرع مکرین تو بادشاہ شرع مکرے **ف** اور دلیل ہماری اصل میں مذکور جو
ص اور اگر کوئی نہایت کئی اور ایسی ہو کہ یہ لوگ اون کے ساتھ ملکر مضبوط ہو جائیں گے تب تو جو شخص ان باغیوں میں کاغذی ہو
او سکوا جان سے مار ڈالے اور جو جنگ او سکوا بھی کرے اور اگر ایسی جماعت اور نہ تو بدعتی کو مارے نہ بھالے کا پتہ کرے
اور ان کی اولاد کو قید کرے اور ان کے مالوں کو بائٹ نہ لیں بلکہ روک لھیں یہاں تک کہ وہ تو مکرین **ف** اس واسطے کہ روایت کیا
حاکم نے سند کہ ابن اور زبیر نے سند میں کہ شریعت میں سے اوٹنے نافع سے انھوں نے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ سنا سنا ہو تو کیا ہو کہ باغیوں میں اس بات کے کما انھوں نے الدار و رسول او سکوا خوب جانتا ہے فرمایا آپ نے کہ
ان کے تہمتی نہ مابین اور ان کے قید کی کو قتل مکرین اور ان کے بھلے کو بھیجا نہ مکرین اور ان کے مال کو تقسیم نہ مکرین اور ضعیف یا او سکوا
نے سبب کہ فریق حکم کے او ایسا ہی حکم کیا حضرت علی نے جنگ جمل میں کا اہل مکرین ابی شعیبہ نے اور عبدالرزاق نے **ف**
اور اگر غازیوں کو باغیوں کے گھوڑوں اور ہتھیاروں کی حاجت پڑے تو او کو کام میں لاویں اور اگر ایک لائی اپنے بیٹے یا بیٹی کو مارا
پیدا کوئی شکست ہو جائے تو قاتل کو کچھ نہ لازم ہوگا اور جو باغی کسی شہر قصبہ مکرین اور شہر وادوں میں سے کوئی شہر یا وستر نہ مکر
مار ڈالے بچو نہ فتح ہو تو شہر یا قاتل اور مکرین کے قصاص حرمین مارا جاوے گا اور اگر باغی کسی عدا کو قتل ہو جائے یا شہادت
میں ہو مار ڈالے اور باغی کو کتا ہو کہ میں اسکے مار ڈالنے میں حق پر ہوں یا عادل مار ڈالے باغی کو تو قاتل اگر قراہت ورثہ پانے کی

منقول سے لکھا ہو گا اور کادرت ہو گا اور جو باغی کہے کہ میں باطل پر ہوں جو حق تعالیٰ عادل کا وارث ہو گا اور اس نام بھی اور جو بیعت کے نزدیک اگر باغی عادل کو مار گیا کبھی اہل بیت نہ ہو گا بارہوی کہ اسی حقیقت کا دعویٰ کہ ہے کہ میں باطل پر ہوں اور اہل بیت کے نام نہ ہو گا۔ **ف** مثلہ جہاں دور و نوزن اور اہل عرب کے نام نہ ہو گا۔ **ص** اختیار و ان کا بیچنا کارہ و ہوا اور اگر کو بیعت نہ ہو کہ خرید و مال فقہ میں سے ہی ہو کر وہ زمین

کتاب اللقیط

اسمین فقط کایاں کی یعنی اوس کچے کا جوڑا ہوا ہے اور اوسکا والی معلوم نہ ہو **نص** ایسے بچے کا اور تھا لینا مسلمان کو تنگی
ف کیونکہ اسمین ایک بیان کی حفاظت ہے **نص** اور اگر اس کے نام سے ہوجائے کماخوف ہو تو اوقات اور تھا نا واجب ہوجاند
لفظ کے فقط کہتے ہیں پڑی چیز کو اور اوسکا بھی اور تھا نا وقت خوف نہ کہے کہ جب **نص** اور وہ بچہ آزار دہن ہوگا کہ جب
کوئی محبت قائم ہو اوسکے ملوک ہونے پر **نص** مسئلہ گاہدہ لاوے **نص** اور اوسکا خراج بیت المال میں ہونگا **نص** اسکا
کحضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اقطیعین لہما اوسکو اور وہ آزار دہاں ہمارے اوپر ہر نفقہ اوسکا روایت کیا اوسکو مالک نے نو مائین
اور شافعی نے مسندین اور عبدالرزاق کی روایت میں ہے کہ فقط اوسکا بیت المال میں سے اور ایسا ہی منقول حضرت علی
سے روایت کیا اور اوسکو عبدالرزاق نے **نص** اور اوسکے تصور میں کما تاوان بھی بیت المال میں سے دینگے اور میرزا
اوسکی وہن ہونگی **نص** اسواسطے کہ رزین کی روایت میں ہے کہ وہ باعمر رضی اللہ عنہ کہہ کر کہ اوسکا واسطے مسلمانوں کے ہر
وارث ہوگئے اوسکے اور بیت دینگے اوسکی طرف سے اور کمال اوسکو بخاری نے ترجمہ باب میں **نص** اور اور تھا نے **نص** سے
اوسکو کوئی سے نہیں سکتا اور اوسکا نسب ایک شخص اور دہ شخصوں سے ثابت ہوگا یعنی جو کوئی دعویٰ کرے کہ یہ میرا لڑکا ہے
نص اوس سے ثابت ہوگا دعویٰ وہ دون اور اگر دون مدعیوں میں سے کوئی ایسی نشانی بتائے جو اوس لڑکے میں
موجود ہو تو اوس شخص سے نسب ثابت ہوگا ورنہ دون برابر ہونگے اور اگر غلام اوسکا دعویٰ کرے گا تو نسب غلام سے ثابت ہوگا اگر
وہ بچہ آزاد ہوگا اور اگر مدعی دعویٰ کرے کہ میری قوم میں سے نسب ثابت ہوگا لیکن وہ بچہ مسلمان ہوگا بشرطیکہ وہ بچہ جس کے گمان اور
ہوگا خیر میں ملایا ہو اگر دوسریوں کے گمان میں پایا ہو تو مدعی ہوگا اور اگر اوس بچے کے ساتھ کچھ مال پایا ہے تو وہ اوس بچے
کی کا اور اوکلی صاحبوں میں ہر من کیا ہوگا قاضی کے حکم سے اور بعضوں کے نزدیک بغیر قاضی کے صرف کیا ہوگا اور بچے
کچھ کو کوئی شخص کچھ بچہ کرے تو اور تھا نے مالے کو لینا اوسکا درست ہے اور بھی جائز ہے کہ کچھ کو کسی پیشینہ میں لگا دے اور نہ جائز
لاو کا لکھ کر دے یا مالے کی ہر من کرے یا اوسکو لڑکے میں سے **نص** اور قدوری کی روایت میں کہ لڑکا دنا جانا جیسا یہ

کتاب اللقطہ

یہی بیسی بڑی ہوئی چیز ہانے کے بیان میں **ص** بڑی ہوئی چیز ہانت ہو جانے والے کے ہاتھ میں اگر گواہ کرے پانے والا سببات اسکو واسطے مخالفت کے اور پوچھا دینے کے طرف ہو اسکے مالک کے لیا ہوں اور پوچھنا ہو اسکے پاس سے تلف ہو گئی اس واسطے کہ ہانت کے تلف ہو جانے سے تاوان نہیں ہوتا **ص** اور اگر گواہ نہ کیا تو تاوان لازم نہ آجیگا **ف** اس واسطے کہ ہانت کے تلف ہو جانے سے تاوان نہیں ہوتا **ص** اور اگر گواہ نہ کیا تو تاوان لازم نہ آجیگا اگر تلف ہو جائے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے اور امام ابو یوسف کے نزدیک نہ ہا ہوگا اور جو پانے والے نے خود فرار کیا کہ منہ سے چیز کو نین واسطے لیا تھا تو اسکے نزدیک تاوان نہ ہا ہوگا اور گواہ کرنے کی صورت محکمہ کے ایسے مالک

جسکو تم کہو کہ گئی ہو یا نہ ہو، میرا ہمتا ہی تو میرا نشان ہے وہ اور اٹھا لئے والا اس چیز کو بتلاؤ اور بیان کرتا ہے جس میں کمال ہے
 کہ یا ہر ایک جہاں بہت لوگوں کا مجمع ہوتا ہوا اور آواز ہے کہ میں نے ایک چیز پڑی ہوئی یا نہیں اور اسے مالک کہیں نہیں جانتا
 تو سبکی ہو وہ میرے پاس آئے اور اسکا وصف بیان کرے تاکہ اسکو دے دوں اور اختلاف ہر مسئلے کے مدت میں
 تو سمجھیں یہ کہ اسکو کی مدت مقرر نہیں بلکہ جب مالک پائے والے کی رائے میں آئے کہ مالک اب باہر سے نہ کر گیا بتلاؤ
 امام محمد اور مالک اور اشعری نے اسکو اندازہ کیا ہے سا تھو ایک سال کے **ف** اس واسطے کہ زید بن خالد کی حدیث میں ہے کہ
 پیچھو اسکو ایک سال تک روایت کیا اسکو بجا رہی سلم نے اور ہائے میں ہے کہ اگر دس درم سے کم قیمت ہو تو اسکو کچھ دن
 بتلائے اور اگر دس یا زیادہ ہوں تو ایک سال تک بتلائے **ص** برابر یہ کہ وہ چیز چل کی ہو یا حرم کی **ف** اور امام شافعی
 کے نزدیک جب وہ چیز حرم کی ہو دسے نو اسکو بتلائے یہاں تک کہ اسکا مالک آئے اور دلیل لائے کہ میں حدیث الیٰ ہر چیز سے
 کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم کہ کے مالک میں کہ نہیں چلائے ہو تو اسکا مالک واسطے اسے مالک کے بتلائے
 اسکو بجا رہی سلم نے اور ہائے دلیل طلاق قولی و قولی **ف** اس واسطے کہ زید بن خالد کی حدیث میں کہ بتلاؤ اسکو ایک سال
ص اور جو چیز میں کسی میں کہ مدت تک باقی ہو میں میں جیسے کہ اسے کہنے ہوئے تو ایک بیان تک بتلائے کہ غنم کے
 بگڑنے کا نمونہ اس چیز کو غیرت کرتے ہے ہر مالک جیسے نو اسکو اختیار ہو یا اس کے غیرت کرتے ہو تو مدت رکھے جیسے
 پائے ثلاثتہ محبت سے اسے اور جس بجا پائے نہ گاؤں والی نہ اسکو مالک اختیار کرتا ہے اور امام مالک شافعی نے فرمایا کہ اگر وہ چارو
 اونٹ یا گائے ہو تو جو چارو دینا اسکا افضل ہے اور جو اسکو کھانا یا ہڈیاں ان حکم کے تحت ہو تو اسکا کم کے ان سے کھانا
 وہ اسکا مالک کے حق میں ہوگا اور وہ ٹھکان ہوئی چیز سے اگر انفع بن سکنا ہو تو خاص یا عام اسکو کرے اسے اور اس میں سے
 اسکا خرچ کرے جیسا کہ مالک کے حق میں اسکا اہل و عیال و دربار اس سے نہ نہایت ہو تو حکم ہوگا کہ وہ ہر
 خرچ کیا جائے اسکا واجب مالک آئے تو جو خرچ لے لیا جائے اور اگر زید واسطے مالک کے ہر ہوگا اور ہر خرچ کیا جائے **ف** اس
 مسئلہ ایسا ہوتا ہے جو کہ اسکا خرچ اسکی محبت سے بڑھ جائے **ص** تو جبکہ اسکی قیمت رکھ چھوڑے اور اٹھائے تو اسکو
 اختیار ہے کہ مالک سے جب تک بجا ضرر وصول نہ کرے تب تک اس میں چیز کو روک سکے تو اگر اسکو روک لکھنے کے وہ چیز تلف ہوگئی
 تو تلف اسکا ہوگا اور جو چل روک لکھنے کے تلف ہوئی تو اسکا ہوگا اور باقی چل چیز کو روک کر اس کے مال کے لئے نہ کرے جب تک
 وہ کہہ دے کہ اسکی قیمت نہ کرے اس کی قیمت اگر چاہے کہ اس کی قیمت اسکو دے اور اس کے مال کو گناہ نال ہو جائے
 تو اس کے لئے کہ اسکا مال اس کے مال میں اور اس کے مال میں اس کے مال میں اس کے مال میں اس کے مال میں اس کے مال میں اس کے مال میں
 تھا جو تو باقی چل چیز سے تلف نہ کرے کسی اجنبی خلیج کو غیرت نہ کرے اور اسکا مالک یا پھر دیوی اور اس کے خلیج ہونے اور غیرت نہ کرے

کتاب الاہل

ایسی بھاگے ہوئے غلام ہے بیان میں یہ کہ اسکا مستحب ہر شے ہے کہ اسکو دے اور جو غلام کہ اس کے مالک کا بھول گیا ہو تو اسکا
 پتہ نہ ملتا اسکا مالک اسکو بھول گیا ہے اور اسکا مالک اسکو بھول گیا ہے اور اسکا مالک اسکو بھول گیا ہے اور اسکا مالک اسکو بھول گیا ہے
 کو رست فرمائی کہ میں تم میں سے کسی کو دے گا اس کے فائدے سے کہ اگر اسکو دے گا تو اسکو چاہیے کہ اس کو دے گا اور اس کو دے گا

کہ جو جب کہ اوستے کو اگردا ہو کر میں اسکو اسلئے بلوایا ہوں کہ مالک کے پاس لیجاؤں اور جو مدت سفر سے کم فاصلے سے ہو کر لاؤ
تو اسی حساب سے اجرت ملے گی یعنی ایک دن کے فاصلے سے لاؤ گا تو پچاس پیسں میں کم کی تمہاری کاشانی تیرہ درم اور تو مائی
کا ستیج ہوگا اور روز کے فاصلے سے لائے میں چھپتیس درم اور وہ تہائی درم کا ستیج ہوگا اور امام شافعی کے نزدیک کچھ اجرت
نہیں لی اور بہار نیل انرا نہیں سمجھتا کہ ہوا کو انھوں نے فی غر غلام چالیس درم مقرر کیے روایت کیا اسکو عبد الزراق نے اور امام
مساجد ہاں اس اجرت دے دے اور وہ تین اہل بیوہ میں بیٹھنا منہ فی شہداء اور عبد الزراق نے **ص** اور جو کھلائے فالے کے اتنے
علامہ بھال جائے تو اوپر تان ہوگا **ف** اور قیمت تین ناؤں کی **ص** اور جو اوستے کو ان میں کیا تو اسکو کچھ نہ لیا گا اور کاجا کاجا
اس کے ساتھ سے تو تان دینا ناہنگ اور کاجا غلام بہن ہو اور بھال جائے اور اسکو کوئی کپڑا لائے تو اجرت بہن کے فے ہوگی اور یہ
جب کہ قیمت اس غلام کی بقدر رقم بہن کے کیا اوس سے کم ہوے اور جو رقم بہن سے قیمت اس کی زیادہ ہوے تو بقدر بہن کے
اجرت بہن بہن ہوگی اور باقی راہن بہن براہ بھالے ہوے غلام پر کچھ خرچ کر نہ کا حکم ایسا ہے جیسے نقطہ بر خراج کر کے **ف** یعنی اگر
قاضی کے حکم سے اوپر خرچ کر لیا تو وہ مالک کے فے قرض ہوگا ورنہ نہ مالک کا سلوک ہوگا اور مالک پر کچھ نہ لازم آوے گا +

کتاب المفقود

[illegible]

یادیکہ ہر ایک اوستہ سے اپنے مال کو نہ ملائے ہر طرح درست ہوا اس شریکۃ میں جو نہ شخص کوئی چیز مال لیا تو ملا فقیر کا صرف
 اوستہ شریک سے کیا جاوے گا دوسرے شریک سے نہ ہوگا اسلئے کہ اس شریک میں کفالت نہیں ہاں شریک جو دھمچر کے تابع کو ہے
 اوستہ میں سے دوسرے شریک سے اوستہ حصے کے کوافق ہجرا دوسرے یعنی جتنا اوستہ کی طرف سے اسنے اپنے مال میں سے دیا ہو
 وہ اوستہ سے ہجرت اور یہ شریک اور شریک معاوضہ دونوں دونوں ہوں یا اشرفی اور عیسوں کے ہجرت چاہل ہوا جو یا مذہبی سونچنے کے
 ٹکڑوں کے جن پر سکے ہو اگر لوگوں میں اس کا لین دین جاری ہو دوسرے نہیں یعنی شریک معاوضہ ملو بخان میں چاہیے کہ
 دونوں شخص روپ خواہ شرفی خواہ غیر سکے کی بولی ان جو مروج ہوں خواہ عیسے مروج ملاوین مرنہ درست ہوگی **ف** اس اور اگر شخص
 اس طرح کرے کہ ہر ایک اپنا آدھا مال دوسرے کے آدھے مال کے برابر ملے بیچ قائل اور شریک معاوضہ یا خان کر توجہ دے
ف اور یہ جو شریکۃ میں جس صورت میں کی جائے ہو یا برائے ملاوین اور اسباب ملاوین منظور ہو **ب** اگر کل مال شریک کا
 یا مال ایک شریک کا قبل شریک کر کے کسی چیز کے مال کو جو جائے تو شریک باطل ہوگی اور وہ مال جو مالک ہوا صاحب مال کا ہوگا اگر
 مال علی قیل کیا ہو برابر ہو کر اوستہ کے ہاتھ سے مالک ہو یا دوسرے شریک کے ہاتھ سے اور جو وہ مال علی قیل کیا ہو تو وہ سب
 شریکوں کا ہوگا اور جو وہ دونوں شریکوں میں سے ایک اپنے مال کے عوض میں کچھ اسباب خریدے اور خریدنے کے لئے دوسرے کا
 مال تلف ہو جائے تو وہ اسباب خریدے ہو یا جو وہ دونوں میں سے شریک ہوگا اور جسے مول لیا ہو وہ اپنے شریک کے حصے کے کوافق قیمت
 اسباب کی اس سے لینا اور قبل خریدنے کے تلف ہو جائے اور پھر دوسرے شریک اپنے مال سے کوئی چیز خریدے تو جس کا
 مال تلف ہو یا جو اوستہ اگر دوسرے شریک کو وقت شریک کے کو اس طرح بنایا ہو مثلاً کہ یا ہو کہ جو چیز تو اپنے مال سے خریدنا ہو
 اوستہ آدھا میرے واسطے خریدنا یا تو اب وہ اسباب جو خریدے ہو یا جو وہ دونوں میں سے شریک ہو یا جو اوستہ مول لیا ہو اپنے شریک کے
 حصے کے کوافق اوستہ سے قیمت ملے گی اگر اوستہ دوسرے شریک کو قبل خریدنے یا اساتہ دخل اسباب لیا ہو
 ہو یا جو کچھ خریدے ہو اور شریک معاوضہ یا خان کے دونوں شریکوں میں سے ہر ایک کو آدھا یا شریک مال شریک کو ہجرت جتنا
ف یعنی کل انصاف اپنا ہوا کہ **ف** کسی کے حوالے کرے یا انصاف کے یا معاشرت پر دوسرے مالک کو وکیل کیے اور وکیل
 کے ہاتھ میں ملے یا رانات کے ہوگا یعنی اگر کسی زیادتی کے مالک ہو یا شریک تو اسے شریک ہونا چاہیے شریک شریک
 شریک صانع اور فقیر اور اسکی صورت ہو کہ وہ کارگیر تھا اور روزی خواہ ایک روزی اور ایک مگر روزی اس شریک میں نہ ہو
 شریک کا کہیں کہیں اور روزی جو کہ نہ اسکو دونوں ہاٹ لیا کریں یا کام دونوں برابر کریں لیکن اگر نہ ہو کہ نہ مالوت
 اور ایک کو ایک مال اور اس شریک میں اگر ایک شخص کوئی کام نہ کر لیا وہ دونوں کو یا یا یا نہ ہو گا یا کام نہ کرے کہ نہ شریک سے
 مطالبہ ہو چکی ہو کام کا اور اسی طرح ہر ایک کو ہونا چاہیے کہ کام کویت لے لے اس اجرت طلب کیے اور جو کام لینے والا ہو کہ اجرت
 لینے دے دوسرے تو ہری ہو یا جو کا جو کام لیا ہو دوسرے دونوں میں شریک ہوگی اگر یہ کام ایک ہوا ہو جو بھی شریک شریک تھا
 شریک دوجہ یا اسکی صورت ہو کہ وہ شخص دونوں کے شریک ہوں اس طرح کہ اپنے اعتبار سے مال خریدیں اور ان میں سے
 لوگوں سے جان بچان ہوئے کہ جس سے مال بطور قرض خریدیں اور بچیں اور نقد کچھ دیکھیں اور ملے ہوتے مال کے
 کہ کے باقی ہو کچھ بڑے او سکوا تہ لین اور اس میں ہر ایک دوسرے کا وکیل اور کفیل ہو گا یہ شریک ہونا چاہیے کہ نہ مالوت

بطور عام اگر بعضا بعض کے لئے مال خریدیں یا ایک مال ایک کو اور دو تہائی دوسرے کے لئے اس طرح خریدیں جو بعض ہی طرح ہوگا اور زیادتی کی شرط باطل ہوگی اگر کسی نے مال خریدیں اور دوسرے کے لئے تو بعض بھی بعضا بعض ہوگا اگرچہ اقرار میں بعض ایک یا دہ ٹھہرے

فصل شرکت نہیں جائز اگر مال ایک اور گھاس بیج کو بیٹھا اور شکر کرے تو بیٹھنے کو کچھ کسب کیا ہو یا کسی کا ہوگا اور جس چیز کو دوسرے نے ساتھ کیا ہو تو پورا ہی آدھی آدھی ہوگی اور دوسرے نے ساتھ کیا ہو اس قدر ضروری واجب ملے گی جتنا اس کو دوسرے نے ساتھ کیا ہوگا گھاس کے نزدیک اور نامہ ادب سے کے نزدیک اس چیز کی آدھی قیمت سے زیادہ اس کو ضروری نہیں ملے گی اور اس طرح جائز نہیں شرکت باقی کھینچنے میں یا ایک کا بیج تھا تو دوسرے کی کھینچنے سے اس کا بیج بھی بیکار ہوگا اور اس پر دوسری چیز کی اجرت لازم ہوگی

ف یعنی سھا اگر بیج اس کا تھا اور کچھ مال دوسرے کی تو کچھ مال کی اجرت دینا ہوتا اور اگر ایک مال اور دوسرے کا تھا تو بیج کی اجرت اس کو دینا ہوگی **ص** اور بیج ورت میں شرکت فاسد ہو جائے تو بیع مال اس قدر گناہنا شرکت میں کہ بیج ورتی ایک شرکت نے زیادہ غور لیجئے تو شرکت فاسد ہوگی اور بیع ہندو ملک کے ہوگا تو شرکت اگر آدھوں آدھوں تھا تو بیع آدھا آدھا ملے گا اور بیج زیادہ کی باطل ہوگی اور شرکت دونوں بیجوں میں سے کسی کے مرہم سے یا نہ ہو کر دارالحرب میں بیٹھے سے جب قاضی حکم اس کے لئے کا کرے باطل ہو جائی یا جو بیج کو بیٹھا تو بیج کو بیٹھانے سے دوسرے کے مال کی کوہہ ہوں اور اس کی اجازت کے لئے بیج ایک نے دوسرے کو اپنے مال کی کوہہ دینے کی اجازت دینا اور دونوں نے ایک ساتھ مال کی تو ایک نے دوسرے کے حصے کا سامان ہوگا اور جو ایک نے لگا اور دوسرے نے بیچھے دی تو بیچھے کی اصل شمس کے لئے کی جائے گا اور ان کے بیج ہوگا اگرچہ ان کے بیج اول سے واقع نہ ہو جائیں گے تو ایک بیج لے کر دوسرے واقع ہوگا تو بیج کا اور جو خاصیت کے ہوگا ان میں سے ایک نے دوسرے کو صحبت کرنے کے لئے ایک کو بیٹھی خریدنے کی اجازت دینی اور دوسرے کو بیٹھنے کی اجازت دینی اور مال سے بیج میں سے اس کی قیمت دی تو بیٹھی اس پر خریدنے کے لئے کی ہوگی اور بیج کے لئے بیج نہ دینے کی اجازت دینے کو بیٹھی بیج کی اور بیج میں سے ایک نے بیج کو بیٹھی خریدنے کے لئے لکھنا

کتاب الوقف

مات کے میں ہو کہ کوئی شخص کسی چیز کو اپنی ملک میں روک کر دے اور اس کا بیع نہ کرے جیسے عادیہ میں ہوتا جو **ف** اور یہ عجب امام ابوحنیفہ کا اور دلیل اس کی یہ کہ روایت ہے ان میں سے کہ کہا انھوں نے سننا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب ابراہیم بن سوہب نے اس کو اور دوسرے اور عین فراتس کے منع کیا آپ نے جس سے روایت کیا اس کو اس کی ہی نے منع معانی الاثنین اور روایت کیا اس کو اور قطنی نے اس کو اسناد میں اس کی عبادت میں اس کو اور عبادی اور سکا دونوں میں نے بین اور روایت کیا اس کو اس میں ان میں سے کہ تو فاحضرت علی کہ کہا انھوں نے نہیں جہیز فراتس سے اللہ تعالیٰ کے اور مطلب اس کا یہ کہ زمین کو بیٹھنے والے کو کھانا ہر روز موت مالک کے قہر سے دوسرے ورثہ کے اور فراتس سے مراد حضرت ورثہ کے اور بیج روایت کیا ابن ابی شیبہ نے فراتس سے کہ کہا انھوں نے آئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور بیچتے تھے روکی ہوئی چیز کو اور کھانا کو بیٹھی نے تو تفصیل اس کی فتح القدر میں **ص** اور صاحبین کے نزدیک وقف اس کو کہتے ہیں کہ روک کر کھانا بیچ کر

استغاثی کی تکمیل اور دلیل اور روایت حضرت عثمانؓ کی کہ اواسط ایشیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب
 ارادہ رکھتے تھے وہ وقت کرنے کا ایک مین کے کہ قصد کرنے اور نہ بھیجے جائے اور نہ بھیجے جائے اور نہ میراث ہووے
 روایت کیا اوسکو امام محمد نے باسناد صحیح اور صحیح مسلم والونخص اور فتویٰ صاحبین کے قول پر جو امام صاحب کے
 مذہب کے موافق اگر کسی نے وقف کیا کسی چیز کو فقیروں پر یا مستائیل جنس غیر کے یا مسافرانہ واسطے مسافروں کے یا قاف
 اور تیرے کا مکان بنایا یا اپنی زمین کو فقیروں کو یا مالک وقف کرنے والے کی اوس سے بنیاد کی اگرچہ اوسکو موت پر مشکا
 کہ اگر مین جانوں تو وقف کیا اوسکو صحیح قول مین **ف** اور ایک روایت مین امام سے مالک جاتی رہی **خص** مگر یہ کہ حاکم اوسکی
 مالک جاتے تھے نہ حکم کرنے یا مسجد بنانے اور سہما و سکا ہوا کرنے اور لوگوں کو اوسمیں نماز پڑھنے کی اجازت دینے اور
 ایک شخص بھی اوسمیں نماز پڑھنے تو مالک اوسکی جاتی رہی اگرچہ اوس جس کے سوا ایک نہ تھا نہ ہو جس کے امور کے واسطے بنایا گیا ہو
 اور جو شخص بنا کر اوس کے نیچے نہ تھا نہ اور کاموں کے لیے بنایا یا اپنے گھر کے اندر مسجد بنائی اور اوسمیں لونڈا کو یا قویہ ملک سے اوسکی رہی
ف تو اوسکا بیچارہ دست ہو گا اور اوس سے ترکہ دوسرے وارثوں کو یا پھر گاہی وقفی مسجد کے مکر مین ہوگی **ص** اور امام
 کے نزدیک مالک نے وقف کرنے کی قطع زبان کئے گئے سے کہ سینہ اوسکو وقف کیا جاتی رہی جو امام محمد کے نزدیک جب جاتی ہو کہ اوسکو
 متولی کے پرکھنے اور وہ اوس پر قصد کرے تو درست ہو وقت شائع کا یعنی ایک مہانی یا نصف مین کا یا تیس مین کے جب کہ
 قسمت کی صحیح امام ابو یوسف کے نزدیک اور فتویٰ اسی پر اور امام محمد کے نزدیک جائز نہیں ہو اگر وقف کیا شائع کو اسی مین
 کو وہ قابل قسمت کے ہو تو جائز ہے سب کے نزدیک مگر مسجد اور تیس مین جائز نہیں اور اگر اوقف وقف کے بعد اوسکو اپنی خاک واپس
 کر لے یا وقف کی ولایت اپنی طرف کرے کہ متولی خود سے تو درست ہو **ف** امام ابو یوسف کے نزدیک یا امام محمد کے نزدیک
 دلیل ابو یوسف کی یہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کلمات سے اپنے صدق سے اور یہیت اس لفظ سے نہیں لے لیں گی واپس
 ابن ابی شیبہ نے نصف مین کے جو صلی اللہ علیہ وسلم کلمات سے وقف مین سے لیتا بلکہ اوقات و متوکنا و مین نہ لیا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو صحیح کرے ہر اپنی ذات اور اہل اور اولاد اور خاد و سپہ و قریہ واسطے اوس کے دیا گیا اوسکو
 ابن ماجہ نے مقدم مین بعدی کرپ سے اور روایت کیا اوسکو نسائی نے کہ جو کلمات تو اپنے نفس کو تو دوسرے واسطے
 اور نکالا اوسکو حاکم اور داؤد طحاوی نے بہت سے طرق سے اور الفاظ مختلفہ سے لیکن اگر وہ خیانت کر یا ہو تو وقف
 کو اوس کے ماتحت سے نکال لینا جائز ہے اگرچہ اوس نے شرط کر لی ہو کہ موقوف کو میرے ماتحت سے نہ نکالیں **ک** **خص**
 اور جو کسی نے شرط کر مین کے وقف کرنے وقت کہ جب چاہوں اس مین کے بدلے اور کو وقف کروں تو جائز ہے امام ابو یوسف
 کے نزدیک اور اس پر فتویٰ مین یا جاوید گاہ کیونکہ اس مین بہت ملے کے فساد ہوئے مین اور ہمارے زمانے کے ظالم حاکم اکثر مسلمان
 کے وقفوں کو باطل کر دیتے مین **ف** تو اب فتویٰ امام محمد کے قول پر جائز ہے کہ شرط باطل ہو اور وقف جائز ہو **ص**
 یہ بھی ضرور ہو کہ وقف کی صورت انجام کو ایسی کرے کہ وہ قطع ہو جائے بلکہ جاری ہے **ف** مثلاً اگر اس کو گود
 وقف کرے چکا کسی زمانے مین ہونا ممکن ہو تو یہ کہہ کے ان لوگوں کے نہ ہونے کے بعد وقت کے فقیروں یا باطل کو اکانف
 یا نہیہ کر کہ جو وقف باری ہے **ص** اور امام ابو یوسف کے نزدیک فقیروں کے وقف صحیح ہو جاوید گاہ اور جو بے لگاوتی

وقت کیا ہونے تو فقیروں پر صرف کیا جائیگا اور صحیحی وقت عقار کا **ف** یعنی غیر منقول کا جیسے میں **ص**
 نہ منقول کا **ف** امام صاحب کے نزدیک **ص** اور امام محمد کے نزدیک بائری وقت کرتا اور نہ ہی منقول کا جس کے
 وقت کے کاموں جیسے تراویح اور صلاوات اور آیات اور آیت اور اسکے کہے اور ٹائی اور گچی اور صحیف
 اور اسی پر عمل کر کے شہر کے وقت غیر منقول کا واسطے جائز ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسی
 نے وقت کیا اور اسکا جیسے حضرت عمرؓ نے ایک مین کو اور یحییٰ بن عوام نے ایک گھر کو روایت کیا اسکو ابراہیم نے کتاب
 غریب الحدیث میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مین کو واسطے مسافروں کے روایت کیا اسکو بخاری نے
 اور وقت منقول کا امام محمد کے نزدیک واسطے جائز ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فلاں نے روک دیا انی ہذا
 کو اور گھوڑوں کو خدا کی راہ میں روایت کیا اسکو بخاری نے مسلم نے زیادہ کیا صاحب دایہ نے کہ دو رکھ لکھا علیہ السلام نے ہونے کو
 اپنی الد کی راہ میں اور گھوڑوں کو **ص** اور جب وقت صحیح ہوا تو بعد اسکے کسی ملک میں نہ آوے گا اور وہ جو بعض تباہی
 نے جائز رکھا ہے وقت کو جب غراب ہو جائے اور گرنے لگے واسطے عارت کرنے باقی کے تو صحیح ہے کہ جائز ہونے میں جائز ہے
 قسمت کرنا شاع کا ہی وقت کے امام ابو یوسف کے نزدیک تو جس شخص نے ایک زمین میں شریک کو وقت کیا تو نزدیک
 امام ابو یوسف کے جائز ہے کہ اسکا راستہ لے اپنی شریک کے ساتھ اور وہ سرے شریک کے جیسے اسکو دیکھ کر لے اور
 اگر انی ساری زمین میں سے آہی کو وقت کیا تو واقعی اسکو قسمت کرے اور جو وقت کے فقیروں پر ہو تو اس کے
 حاصل کو اول اسکی ہمت اور ہمتی میں صرف کرے گے گو وقت نہ لے اس بات کی شرط ہے کہ اگر اگر وقت کوئی کا جائز
 اور ایک شخص میں ہر وقت کیا ہو اور کہا ہو کہ بعد اسکے فقیروں کے لیے ہوا تو اسکی تعمیر میں شخص کے لیے ہوا اور وہ
 مرست کو سب سے غنیمت ہے تو قائم اس مکان کو کرے ویکر کرے اس سے اسکی تعمیر کرے اور وہ تعمیر کے پھر اسکی تعمیر کے
 اور اگر وقتوں کو نہ ہاں ہے تو اسکی لڑائی جو ناخیر ہوا و سبکی تعمیر میں آگیا ہے اگر ضرورت ہو تو اسکو کچھ دینا
 وقت حاجت کے اسکو صرف کرے اور اگر نہ قابل صرف کرنے کے ہو تو اسکو چھین اور قیمت اسکی وقتوں کی تعمیر میں

صرف کرے اور وقت کے مستحقین کو تقسیم کرے فقط

مشکوٰۃ فی قطع تاریخ تمام کتاب از مناجیح احکام شاعر نامی دولت والا لکھی حافظ قرآن اور دانا قصیدہ
 مختص ناجی ساکن قلعہ ترچیا پلی

بعض نداد و نہ کوئی مکان	عطا یافت یہ حدیث صحیح الزمان	ازان جاہل و فرزند علی گھر	بترتیب سامی ہر یک شہر
چراغ ہدایت بیع الزمان	زبور و محمد و حمید الزمان	باخلاق احسان فرید الزمان	سعادت قرنی سعید الزمان
انہم و کائنات و حیدر الزمان	وحید زمانہ و حیدر الزمان	نکو سیرت نیک خلق ترن	بعلوم و عمل شہداء انجمن
بہ تدبیر و دانش از طبعی ہر	بسمان نظیرت و نظم و نثر	چو گرد و بہ قول عقد و گشا	نڈا یاد و عقل کل مر سب
بکلی سال چار و خیال	رسد پل چلی حیرت و احوال	گواہست نور اللہ راہ پر	چو باور ناری ما و بین

شود طبعش عالم و گزیر ازین بیاد و عاقل و داجیا بسی زندہ دارش با طبع کرم چو سالی سخی در آمد بکار	بقدر لیاقت نماید حصول اجابت نماید بحیب الدعا بجستار فقہیان کجی منتظم شعر دیم باز ہر نقطہ دار	بوصفش نمودن رقم فی شمار خدا با از علم رازندہ دار سنن تہم آن شرح اردو سخن سفسل از لیا ذریں شیعہ	گواہی شمس است وقت نہار ز نورش ن خلق گذرہ دار چو دین بجای استحاب ترن کلیاتی مستہ رما خیز نو
---	---	---	---

ایضا از شاعر ممدوح

لکھی شرح ابن سبیح الزمان	مورے زندہ دل جس سے چرچوں	لکھا سال انعام ناجی فصیح	یہ شرح شرح وقایہ سبیح
ایضا از شاعر ممدوح			
نور الدیار یہ پہ صانع جوان پیر	تالین شد بخت سال عجب ظہیر	برضو رحمت حاجی نو گوہر	نایاب گاہ ویر مانہ چاک دیر
میر غلام گلشن تاریخ چین			

قطعات تاریخ از سنان کج فکر شاعر کج نامورخ بی ہمتا محمد علی لکھی صاحب شہی صغدا و فرمدار المہام کج گویا
متخلص بدلائع الصق مولانا محمد علی صاحب شہی

ملہ
عفی عنہ فیہ طبع قابل ہند
نقد المذکر ۱۲

تو نہ تیر شاہ عالی گھر	دکن کی جو دولت چہ مستحکم	تو حضرت کے عہد کو مومنین	گفرن گت سے ہر دلی گونا
وزیر فلک و جنتار ملک	کہ ہوا آفتاب منور چین	اسطوہ فائنات سکندر وقا	خوش انہاں مہر مہاروت
منازل انکا توجہ زور پیرین	فلا ملوان لے کج نامہ چکان	زین اس عہدین کس ان	بواہلیم علم اسکے برگین
محمد امین الدین او کجا ہوا نام	قادر ہون کجا چرخ بخت	مستحق حور چہ چین قدر دان	اوصاف کج ہر چہ چین
وہ چین اس ماف کے توشہ دان	انظر اینا عالم سن رطبتین	مدد کج ساز مارا راوی کج	وہ چین تہار و نخل ترین
محمد صغیر الدین اعلیٰ جناب	برادرین اسکے علم بستین	مستحق فوارے کے عداوت	اگر کس کے گھنے میں سن چین
عبادت فتنہ کے پوچھو نہ بات	شکار ملک شیرین نازا گلین	ہین مسوان و شلوہ سب ادعاہ	وہ چین ہر سہری در مستین
اوصین کی توبہ کا ہر بار	کہ پیشی میں ہر ہمتاہ راہین	محمد حیدر الزمان اسکے پاس	خوش نہاد ہر بار کسین
بہت خوبیاں کجا سب و سب	ہین غر شراف کے چو چین	خدا دیا اولو بیسا کمال	ہین شل کج ہر سب چین
شریت کے بیان کج ہر سہر سہو	وہ اہل اقیقت کجی چین	جو شرح وقایہ ہر کج	مسائل کج ہر سہر چین
کیا محمد او سکار و در چین	ہر وقت بہ اوکی ہزار چین	مسائل عبارت کلام اوکی	ہر ایک سطر و سب نہایت گونا
لکھا تاریخ کجی والا نے سال			

ایضا از شاعر ممدوح

لکھا جب کہ نور الدیاریہ مکمل	ہنابہر حیدر الزمان نے بقدرت	لکھا سال والا نے کیا توبہ کمال	یہ شرح شرح نور ہدایت
ایضا از شاعر ممدوح			
وحیدان زمان میں یکہ تبار	وہ افضل کے میں اللہ جبار	مسیحائے زمان میں انکے والد	نفاذ کیا کوئی جو ہر جبار

فروع برق سے جلاکار زدن	طبیعت کا فکری نور افشان کر دینا	وہ دنیا سے صانع سے ہر شے	وہ سہا سے سارے سے ہر شے
کتابت جو شرح و قافیہ	مسائل جسکے میں جو کچھ	کیا جو ترجمہ ہندی میں اور کا	فصاحت اور کچھ اور کچھ
صنائے سے ہر کچھ سے نصرت	ہر اک سطر اور کچھ ہندی	مسائل کی عبارت وہ سلسل	نہ ہندی ہندی ہندی ہندی
	لکھا والا سال میں کچھ	ہوا اور لاہور میں کچھ	

قطعہ نائین از فکر شاعر بختی ازلی غلام محمد علی صاحب تخلص باقصی از تلمیذ انجیر محمد زکی صاحب قلم	روح در قالینا الفاظ و معانی	از بی تاریخ طبعش نصیب کچھ	کتابت شرح و قافیہ کچھ
قطعہ تالیف از تاریخ انجیر محمد علی صاحب قلم	پسندیدہ جناب میر محمد زکی صاحب تخلص بہ ترکی		

حق الگاہ علم و عمل سنگاہ	زیر زمانہ وحید الایمان	نمائندہ نشان عقل وحدت	بلاغت کلام و فصاحت بیان
بہر کسے جو کچھ بہر کسے در	زیر پرورش دیای طبع روان	تخریص داد و ستد کمال	مقالہ شریعت ہر ہر بیان
قدس باین غفوان شباب	تحفظ باین بجز بسیران	اطاعت گذار و عبادت شہا	بکمال کمال الاستحسان
مگر حیدر بابا و جہان غلہ	کہ میں حسین ایستے گل چرخ	نہیں در کچھ کونسا علم و فن	بسی شہر و کونسا کونسا
دیکھن اوج دین و دوزخ و ستا	فعلی اسلام سے لگنا	وہی ولایت بھی حصہ میر	طاعتت ابتدا کا انسان
علم میں جو کچھ میر اور علی	تو وصل نبی و علی شویان	اتھی کچھ نبی و علی	یہ الی سب سے تاقیام چہاں
خلق دنیا و وہ دیوان سے	کہ شہرہ نظر آ آسمان	سین تم حق فہم روشنہ نہیں	رعیت پناہ وعدالت نشان
سکندر نے پایا اسطورہ	مگر حکم و حکمت ہو اب توان	یوہیں حکم ارکان میں یک نام	ہر اک حکم میری رک را زدان
پس تو میر حسین کا کبر	نور کبرت علم کیو لکھ بیان	ہو میں ہی قدرت الی نہیں	وحید الزمان بھی وسیع الزمان
لکھی بدوسن میری ہمار کچھ	کھلے جس سے ادب تر نشان	بہلا کس سے ہواں قطعہ کچھ	یعنی عقود اور یہ اردو زبان
یہ دفتر تو کایات و خوب کار کا	ہدایت کے نکتے ہیں پر نور نشان	ہوئی ہوئے طبع و طبع و طبع	بفضل خداوند کون سا نشان
بجائے گراں دل ایل و خوش	بنائیں اس آئینے کو چرخ	رکھی لکھ یہ تاریخ تمام طبع	عبدالرحیم و قافیہ کچھ
	گلی بیات و زبر کا بھی نشان	کچھ شرح و قافیہ ہندی زبان	

قطعہ نائین از فریہ الزمان برادر خود و مولوی وحید الزمان از کترین شاگردان مدرسہ عالیہ سرکار عالی تعلیم یافتہ
مولانا مولوی محمد نصر اللہ خان صاحب تخلص اصد

بہر میر محبوب علی شہ	کہ در طبع خدا و شرح لاییت	عجب دیوان او خدا ملک است	ہنر و خلق پرور باور است
باصلاح کمو در عدل و حسن	دل شہیدگان از ورعایت	چنان افزودہ قد عالم ان	کہ کجا بخشید و ذیل حمایت
جہان شادان و حسن انکاش	خدا دارد پروا نام حمایت	و حیدر و یکتا ہے زمانہ	نوشته شرح و حسن پایت
بفضل حق شود و مشیول عالم	خلایق را از در گرد و ہدایت	چشمش بافت انجام و بدایت	بقلم کمال تاریخش سرایت

	شود با تقدیر آن نورالهدایت	اگر چه گشت یافت از طبع	
<p>قطعه تالیف طبع کتاب از شایخ افکار شاعر نامی مورخ لائانی منشی محمد عبدالکریم صاحب الاخلاق الفاضل جناب لائانی مولوی محمد مهدی صاحب اصف تبریز میرالدین بیاضی معاد</p>			
<p>جناب بعد از این شاکر نظامی طبعش در بهشت اقلیم چه طبعش در کتابخانه بهشت اگر آید بجای آن که نیکش سطورش در کتابخانه</p>	<p>بسا شاکر که صاحب جاه بلطیف مصطفای یافت از راه چه طبعش در بهشت اقلیم همه گویند از این صاحب جاه نظامی طبعش در کتابخانه</p>	<p>بنا از این ختم شد علم و فضیلت نظامی طبعش در بهشت اقلیم چه طبعش در کتابخانه بهشت اگر آید بجای آن که نیکش سطورش در کتابخانه</p>	<p>از و هستند این مخلوق آگاه مداد و کاغذش به هم چسبیده نادر دانی خود قطعه کو تاه بطور دلکش احسن مبله رای این اهل حق همین راه</p>
<p>۲ ۶۱۳</p>			
<p>خاتمه الطبع احمد و المان که دوسری جلوه نورالهدایتی ترجمه از کتابخانه و تالیف تصنیف غریب و آوان بولوی محمد وحید از این صاحب سلسله اولاد صاحب اتمام امید و اخضران محمد شمس الدار حسن بن حاجی محمد روشن خان افاض مدینه جلاله العالیه طبع نظامی واقع کانپور عتبات اوسط ریج الاخره ۱۳۵۲ هجری قمری چاپ کرطیاری بولی</p>			
<p>و چه مهر کی نهانست چه پر</p>			
<p>واسطه سندس با آن که کتاب تحبیبی بولی اسطیع نظامی واقع کانپور عتبات اوسط ریج الاخره ۱۳۵۲ هجری قمری چاپ کرطیاری بولی</p>			
<p>استهتبار</p>			
<p>یہ کتاب بموجب قانون ثبت و تصدیق امین جہتیری کو ثبت سری طبع بولی کوئی شخص با اجازت اشخاص دیگر تصدیق یا کفر</p>			
<p>محمد علی محمد حسن بن حاجی محمد روشن خان افاض مدینه جلاله العالیه محمود علی محمد حسن بن حاجی محمد روشن خان افاض مدینه جلاله العالیه</p>			

۲۱	۲۰	۲	۱۷	۴۴
۲۲	۲۳	۳	۱۸	۴۵
۲۳	۲۴	۴	۱۹	۴۶
۲۴	۲۵	۵	۲۰	۴۷
۲۵	۲۶	۶	۲۱	۴۸
۲۶	۲۷	۷	۲۲	۴۹
۲۷	۲۸	۸	۲۳	۵۰
۲۸	۲۹	۹	۲۴	۵۱
۲۹	۳۰	۱۰	۲۵	۵۲
۳۰	۳۱	۱۱	۲۶	۵۳
۳۱	۳۲	۱۲	۲۷	۵۴
۳۲	۳۳	۱۳	۲۸	۵۵
۳۳	۳۴	۱۴	۲۹	۵۶
۳۴	۳۵	۱۵	۳۰	۵۷
۳۵	۳۶	۱۶	۳۱	۵۸
۳۶	۳۷	۱۷	۳۲	۵۹
۳۷	۳۸	۱۸	۳۳	۶۰
۳۸	۳۹	۱۹	۳۴	۶۱
۳۹	۴۰	۲۰	۳۵	۶۲
۴۰	۴۱	۲۱	۳۶	۶۳
۴۱	۴۲	۲۲	۳۷	۶۴
۴۲	۴۳	۲۳	۳۸	۶۵
۴۳	۴۴	۲۴	۳۹	۶۶
۴۴	۴۵	۲۵	۴۰	۶۷
۴۵	۴۶	۲۶	۴۱	۶۸
۴۶	۴۷	۲۷	۴۲	۶۹
۴۷	۴۸	۲۸	۴۳	۷۰
۴۸	۴۹	۲۹	۴۴	۷۱
۴۹	۵۰	۳۰	۴۵	۷۲
۵۰	۵۱	۳۱	۴۶	۷۳
۵۱	۵۲	۳۲	۴۷	۷۴
۵۲	۵۳	۳۳	۴۸	۷۵
۵۳	۵۴	۳۴	۴۹	۷۶
۵۴	۵۵	۳۵	۵۰	۷۷
۵۵	۵۶	۳۶	۵۱	۷۸
۵۶	۵۷	۳۷	۵۲	۷۹
۵۷	۵۸	۳۸	۵۳	۸۰
۵۸	۵۹	۳۹	۵۴	۸۱
۵۹	۶۰	۴۰	۵۵	۸۲
۶۰	۶۱	۴۱	۵۶	۸۳
۶۱	۶۲	۴۲	۵۷	۸۴
۶۲	۶۳	۴۳	۵۸	۸۵
۶۳	۶۴	۴۴	۵۹	۸۶
۶۴	۶۵	۴۵	۶۰	۸۷
۶۵	۶۶	۴۶	۶۱	۸۸
۶۶	۶۷	۴۷	۶۲	۸۹
۶۷	۶۸	۴۸	۶۳	۹۰
۶۸	۶۹	۴۹	۶۴	۹۱
۶۹	۷۰	۵۰	۶۵	۹۲
۷۰	۷۱	۵۱	۶۶	۹۳
۷۱	۷۲	۵۲	۶۷	۹۴
۷۲	۷۳	۵۳	۶۸	۹۵
۷۳	۷۴	۵۴	۶۹	۹۶
۷۴	۷۵	۵۵	۷۰	۹۷
۷۵	۷۶	۵۶	۷۱	۹۸
۷۶	۷۷	۵۷	۷۲	۹۹
۷۷	۷۸	۵۸	۷۳	۱۰۰
۷۸	۷۹	۵۹	۷۴	۱۰۱
۷۹	۸۰	۶۰	۷۵	۱۰۲
۸۰	۸۱	۶۱	۷۶	۱۰۳
۸۱	۸۲	۶۲	۷۷	۱۰۴
۸۲	۸۳	۶۳	۷۸	۱۰۵
۸۳	۸۴	۶۴	۷۹	۱۰۶
۸۴	۸۵	۶۵	۸۰	۱۰۷
۸۵	۸۶	۶۶	۸۱	۱۰۸
۸۶	۸۷	۶۷	۸۲	۱۰۹
۸۷	۸۸	۶۸	۸۳	۱۱۰
۸۸	۸۹	۶۹	۸۴	۱۱۱
۸۹	۹۰	۷۰	۸۵	۱۱۲
۹۰	۹۱	۷۱	۸۶	۱۱۳
۹۱	۹۲	۷۲	۸۷	۱۱۴
۹۲	۹۳	۷۳	۸۸	۱۱۵
۹۳	۹۴	۷۴	۸۹	۱۱۶
۹۴	۹۵	۷۵	۹۰	۱۱۷
۹۵	۹۶	۷۶	۹۱	۱۱۸
۹۶	۹۷	۷۷	۹۲	۱۱۹
۹۷	۹۸	۷۸	۹۳	۱۲۰
۹۸	۹۹	۷۹	۹۴	۱۲۱
۹۹	۱۰۰	۸۰	۹۵	۱۲۲
۱۰۰	۱۰۱	۸۱	۹۶	۱۲۳
۱۰۱	۱۰۲	۸۲	۹۷	۱۲۴
۱۰۲	۱۰۳	۸۳	۹۸	۱۲۵
۱۰۳	۱۰۴	۸۴	۹۹	۱۲۶
۱۰۴	۱۰۵	۸۵	۱۰۰	۱۲۷
۱۰۵	۱۰۶	۸۶	۱۰۱	۱۲۸
۱۰۶	۱۰۷	۸۷	۱۰۲	۱۲۹
۱۰۷	۱۰۸	۸۸	۱۰۳	۱۳۰
۱۰۸	۱۰۹	۸۹	۱۰۴	۱۳۱
۱۰۹	۱۱۰	۹۰	۱۰۵	۱۳۲
۱۱۰	۱۱۱	۹۱	۱۰۶	۱۳۳
۱۱۱	۱۱۲	۹۲	۱۰۷	۱۳۴
۱۱۲	۱۱۳	۹۳	۱۰۸	۱۳۵
۱۱۳	۱۱۴	۹۴	۱۰۹	۱۳۶
۱۱۴	۱۱۵	۹۵	۱۱۰	۱۳۷
۱۱۵	۱۱۶	۹۶	۱۱۱	۱۳۸
۱۱۶	۱۱۷	۹۷	۱۱۲	۱۳۹
۱۱۷	۱۱۸	۹۸	۱۱۳	۱۴۰
۱۱۸	۱۱۹	۹۹	۱۱۴	۱۴۱
۱۱۹	۱۲۰	۱۰۰	۱۱۵	۱۴۲
۱۲۰	۱۲۱	۱۰۱	۱۱۶	۱۴۳
۱۲۱	۱۲۲	۱۰۲	۱۱۷	۱۴۴
۱۲۲	۱۲۳	۱۰۳	۱۱۸	۱۴۵
۱۲۳	۱۲۴	۱۰۴	۱۱۹	۱۴۶
۱۲۴	۱۲۵	۱۰۵	۱۲۰	۱۴۷
۱۲۵	۱۲۶	۱۰۶	۱۲۱	۱۴۸
۱۲۶	۱۲۷	۱۰۷	۱۲۲	۱۴۹
۱۲۷	۱۲۸	۱۰۸	۱۲۳	۱۵۰
۱۲۸	۱۲۹	۱۰۹	۱۲۴	۱۵۱
۱۲۹	۱۳۰	۱۱۰	۱۲۵	۱۵۲
۱۳۰	۱۳۱	۱۱۱	۱۲۶	۱۵۳
۱۳۱	۱۳۲	۱۱۲	۱۲۷	۱۵۴
۱۳۲	۱۳۳	۱۱۳	۱۲۸	۱۵۵
۱۳۳	۱۳۴	۱۱۴	۱۲۹	۱۵۶
۱۳۴	۱۳۵	۱۱۵	۱۳۰	۱۵۷
۱۳۵	۱۳۶	۱۱۶	۱۳۱	۱۵۸
۱۳۶	۱۳۷	۱۱۷	۱۳۲	۱۵۹
۱۳۷	۱۳۸	۱۱۸	۱۳۳	۱۶۰
۱۳۸	۱۳۹	۱۱۹	۱۳۴	۱۶۱
۱۳۹	۱۴۰	۱۲۰	۱۳۵	۱۶۲
۱۴۰	۱۴۱	۱۲۱	۱۳۶	۱۶۳
۱۴۱	۱۴۲	۱۲۲	۱۳۷	۱۶۴
۱۴۲	۱۴۳	۱۲۳	۱۳۸	۱۶۵
۱۴۳	۱۴۴	۱۲۴	۱۳۹	۱۶۶
۱۴۴	۱۴۵	۱۲۵	۱۴۰	۱۶۷
۱۴۵	۱۴۶	۱۲۶	۱۴۱	۱۶۸
۱۴۶	۱۴۷	۱۲۷	۱۴۲	۱۶۹
۱۴۷	۱۴۸	۱۲۸	۱۴۳	۱۷۰
۱۴۸	۱۴۹	۱۲۹	۱۴۴	۱۷۱
۱۴۹	۱۵۰	۱۳۰	۱۴۵	۱۷۲
۱۵۰	۱۵۱	۱۳۱	۱۴۶	۱۷۳
۱۵۱	۱۵۲	۱۳۲	۱۴۷	۱۷۴
۱۵۲	۱۵۳	۱۳۳	۱۴۸	۱۷۵
۱۵۳	۱۵۴	۱۳۴	۱۴۹	۱۷۶
۱۵۴	۱۵۵	۱۳۵	۱۵۰	۱۷۷
۱۵۵	۱۵۶	۱۳۶	۱۵۱	۱۷۸
۱۵۶	۱۵۷	۱۳۷	۱۵۲	۱۷۹
۱۵۷	۱۵۸	۱۳۸	۱۵۳	۱۸۰
۱۵۸	۱۵۹	۱۳۹	۱۵۴	۱۸۱
۱۵۹	۱۶۰	۱۴۰	۱۵۵	۱۸۲
۱۶۰	۱۶۱	۱۴۱	۱۵۶	۱۸۳
۱۶۱	۱۶۲	۱۴۲	۱۵۷	۱۸۴
۱۶۲	۱۶۳	۱۴۳	۱۵۸	۱۸۵
۱۶۳	۱۶۴	۱۴۴	۱۵۹	۱۸۶
۱۶۴	۱۶۵	۱۴۵	۱۶۰	۱۸۷
۱۶۵	۱۶۶	۱۴۶	۱۶۱	۱۸۸
۱۶۶	۱۶۷	۱۴۷	۱۶۲	۱۸۹
۱۶۷	۱۶۸	۱۴۸	۱۶۳	۱۹۰
۱۶۸	۱۶۹	۱۴۹	۱۶۴	۱۹۱
۱۶۹	۱۷۰	۱۵۰	۱۶۵	۱۹۲
۱۷۰	۱۷۱	۱۵۱	۱۶۶	۱۹۳
۱۷۱	۱۷۲	۱۵۲	۱۶۷	۱۹۴
۱۷۲	۱۷۳	۱۵۳	۱۶۸	۱۹۵
۱۷۳	۱۷۴	۱۵۴	۱۶۹	۱۹۶
۱۷۴	۱۷۵	۱۵۵	۱۷۰	۱۹۷
۱۷۵	۱۷۶	۱۵۶	۱۷۱	۱۹۸
۱۷۶	۱۷۷	۱۵۷	۱۷۲	۱۹۹
۱۷۷	۱۷۸	۱۵۸	۱۷۳	۲۰۰
۱۷۸	۱۷۹	۱۵۹	۱۷۴	
۱۷۹	۱۸۰	۱۶۰	۱۷۵	
۱۸۰	۱۸۱	۱۶۱	۱۷۶	
۱۸۱	۱۸۲	۱۶۲	۱۷۷	
۱۸۲	۱۸۳	۱۶۳	۱۷۸	
۱۸۳	۱۸۴	۱۶۴	۱۷۹	
۱۸۴	۱۸۵	۱۶۵	۱۸۰	
۱۸۵	۱۸۶	۱۶۶	۱۸۱	
۱۸۶	۱۸۷	۱۶۷	۱۸۲	
۱۸۷	۱۸۸	۱۶۸	۱۸۳	
۱۸۸	۱۸۹	۱۶۹	۱۸۴	
۱۸۹	۱۹۰	۱۷۰	۱۸۵	
۱۹۰	۱۹۱	۱۷۱	۱۸۶	
۱۹۱	۱۹۲	۱۷۲	۱۸۷	
۱۹۲	۱۹۳	۱۷۳	۱۸۸	
۱۹۳	۱۹۴	۱۷۴	۱۸۹	
۱۹۴	۱۹۵	۱۷۵	۱۹۰	
۱۹۵	۱۹۶	۱۷۶	۱۹۱	
۱۹۶	۱۹۷	۱۷۷	۱۹۲	
۱۹۷	۱۹۸	۱۷۸	۱۹۳	
۱۹۸	۱۹۹	۱۷۹	۱۹۴	
۱۹۹	۲۰۰	۱۸۰	۱۹۵	

